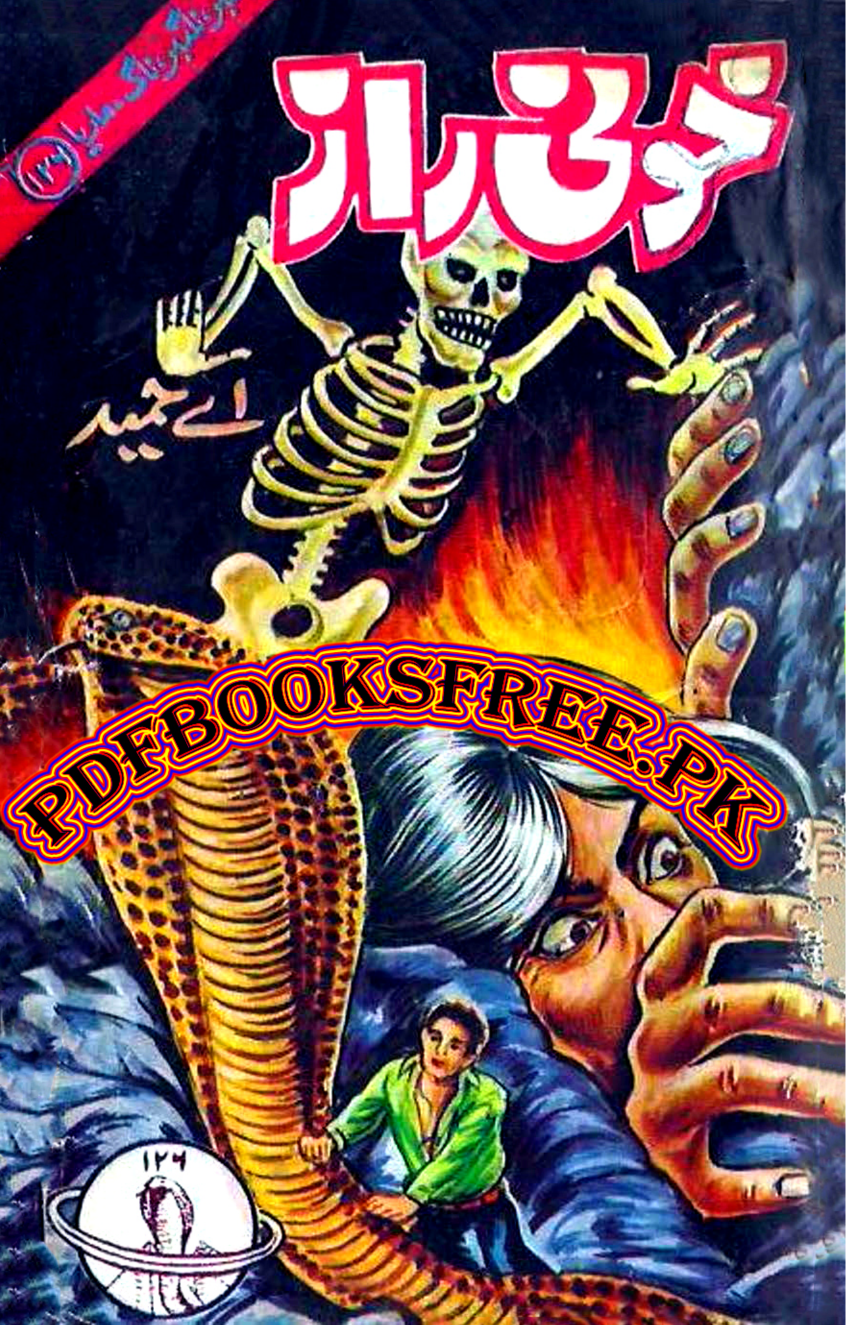
خونی راز
اے حمید
PDFBOOKSFREE.PK
١٢٦

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب

- ولدلی عفریت کی تباہی
- فرعونی سانپ کا منکا
- موت کی اگربتی
- لاوے کا اہرام
- خونی راز

ولدلی عفریت کی تباہی

تھیوسانگ اکیلا اندھیرے جنگل میں چلا جا رہا تھا۔
اس کی منزل جنگل کے درمیان میں واقع ولدلی ٹاپو کا وہ آسیب زدہ ویران مندر تھا جہاں جانے کے بعد ماریا غائب ہو گئی تھی۔ ناگ دیوتا کے وفادار اور شیش ناگ کے باغی ہرشش ناگ نے تھیوسانگ کو جنگل کی طرف بھیجا تھا اور کہا تھا کہ وہ کھاڑی کی دلدل کے پاس پہنچ کر اس کا انتظار کرے۔

تھیوسانگ، کو ماریا
کی بہت فکر لگی تھی۔ جبکہ ناگ تین چٹانوں والے زیر زمین شیش ناگ کے طلسم سے کھلے سمندر میں چھوٹی چٹان کے نیچے مردہ اژدھا کے پیٹ میں بچھو کی شکل میں بے حس پڑا تھا۔
تھیوسانگ جب دلدلی ٹاپو کے قریب آیا تو بڑی احتیاط سے چلنے لگا۔ رات سنسان اور اندھیری تھی۔ جنگل کے تاریک درخت خاموش کھڑے تھے۔ تھیوسانگ کو دلدل میں آدھا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ڈوبا اور ایک طرف کو جھکا ہوا پرانا مندر نظر آیا۔ وہ دلدل کے کنارے ایک جگہ جھاڑیوں میں چھپ کر بیٹھ گیا۔ اسے ہرش ناگ کا انتظار تھا۔ چاروں طرف موت ایسی خاموشی چھائی تھی۔ مندر اندھیرے میں کسی بھوت کی طرح نظر آ رہا تھا۔ دلدل کی سطح جیسے ہولے ہولے سانس لے رہی تھی۔ تھوڑی دیر گزری ہو گی کہ تھیوسانگ کو سرسراہٹ کی آواز سنائی دی۔ اس نے پلٹ کر پیچھے دیکھا۔ ہرش ناگ پھن اٹھائے گھاس میں چلا آ رہا تھا۔ وہ تھیوسانگ کے پاس کنڈلی مار کر بیٹھ گیا۔ پھر بولا۔

"اس مندر میں انسانی عفریت کالوس کا ٹھکانہ ہے اور وہ اس رات بچھو سے ڈسوانے ضرور آئے گا۔ مجھے یقین ہے کہ عفریت کالوس ماریا کو اپنے طلسم کی مدد سے بے قابو کر کے دلدل کے نیچے لے گیا ہے یا اس نے اسے مندر میں کسی جگہ دفن کر دیا ہے۔"

تھیوسانگ نے کہا۔

"تمہاری رائے میں مجھے ماریا کو بچانے کے لیے کیا کرنا چاہیے۔ اور اس کے بعد مجھے اس عفریت کو ہلاک بھی کرنا ہے تاکہ اس کے مردہ پیٹ

کی سخت کمان کو گھسا کر ناگ کو دوبارہ اصلی شکل میں لایا جائے۔"

ہرش ناگ بولا۔

"یہ دونوں کام اگرچہ مشکل ہیں۔ لیکن ہمیں سب سے پہلے ماریا کو عفریت کے چنگل سے چھڑانا ہے۔ اس کے بعد اسے ہلاک کرنے کے بارے میں کوئی ترکیب سوچیں گے۔"

تھیوسانگ نے کہا۔

"میرے پاس ایک غیر معمولی طاقت ہے جس سے کام لے کر میں عفریت کو چھوٹے سے چوہے کے برابر کر سکتا ہوں۔ صرف انگلی سے چھونے کی دیر ہو گی۔"

ہرش ناگ کہنے لگا۔

"تم بھول رہے ہو کہ عفریت کالوس ایک طلسمی عفریت ہے۔ اس پر شیش ناگ کے خاص طلسم کا اثر ہے۔ ہو سکتا ہے تم اسے انگلی سے چھونے لگو تو ——— تم پر اس کے طلسم کا اثر ہو جائے۔ اس لیے تمہیں نہایت سوچ سمجھ کر کام لینا ہوگا۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھیوسانگ چُپ ہو گیا۔ وہ کچھ سوچ رہا تھا۔ پھر کہنے لگا۔

"ہرشس ناگ! کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ ہم بجائے یہاں بیٹھنے کے آسیبی مندر کے اندر جاکر عفریت کاوس سے مقابلے کی تیاری کریں؟"

ہرشس ناگ نے کہا۔

"ہمیں کچھ سوچ کر اندر جانا ہوگا"

تھیوسانگ کہنے لگا۔

"ہرشس ناگ! تم نے کہا تھا کہ تم مجھے کوئی خاص ترکیب بتاؤ گے۔ وہ کون سی ترکیب ہے؟"

ہرشس ناگ نے اپنا پھن اونچا کر کے تاریک دلدل کو دیکھا۔ پھر بولا۔

"تھیوسانگ! ایک ترکیب موجود ہے مگر اس میں خطرہ بہت ہے۔ ہو سکتا ہے ہم میں سے کسی کی جان چلی جائے"

تھیوسانگ نے اب ہرشس ناگ کو اپنے بارے میں صاف صاف بتایا کہ وہ خلائی مخلوق ہے اور وہ صرف اسی صورت میں مر سکتا ہے کہ اس کے ہاتھوں کی کوئی بھی انگلی کاٹ دی جائے۔ ہرشس ناگ نے اپنے پھن کا رخ تھیوسانگ

کی طرف کر دیا۔

ہلکی سی پھنکار مار کر بولا۔

"مجھے تم پر پہلے ہی شک تھا۔ کیونکہ تمہارے جسم سے مجھے اس دنیا کے انسانوں کی بو نہیں آرہی تھی۔ یہ تو بڑی خوشی کی بات ہے۔ لیکن میرے بھائی۔ تم اس دنیا کے جادوگروں کو نہیں جانتے اور شیش ناگ کا طلسم بے حد تباہ کن ہوتا ہے۔ ممکن ہے اس طلسم کے اثر سے تمہاری انگلیاں ہاتھوں سے جھڑ جائیں۔ پھر تو تمہارا زندہ رہنا مشکل ہوگا"

تھیوسانگ نے کہا۔

"تو پھر تم جو ترکیب مجھے بتانے والے تھے وہ بتاؤ۔ تاکہ میں اس پر عمل کرنے کے بارے میں سوچوں"

ہرشس ناگ بولا۔

"شیش ناگ کے پاس رہ کر میں نے دیکھا ہے۔ کہ اس کے طلسم کا توڑ صرف ایک طریقے سے ہوتا آیا ہے۔ وہ طریقہ یہ ہے کہ جس پر اس کا طلسم کیا گیا ہو اس کی گردن میں روہنی پودے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کا ایک کانٹا آدھے سے زیادہ چبھو دیا جائے یہی وہ بات ہے جو میں تمہیں بتانا چاہتا تھا"
تھیوساگ نے پوچھا۔
"کیا ردھنی کا پودا اس جنگل میں مل جائے گا؟"
ہرش ناگ بولا۔
"میں تلاش کر کے یہاں اس کی ایک شاخ لا سکتا ہوں"
تھیوساگ نے ہرش ناگ سے کہا کہ وہ جتنی جلدی ہو سکے ردھنی پودے کی کانٹے دار شاخ جنگل سے تلاش کر کے لے آئے۔ ہرش ناگ اسی وقت جنگل کے اندھیرے میں غائب ہوگیا۔ تھیوساگ کی نظریں خاموش دلدل پر لگی ہوئی تھیں۔ ہرش ناگ کو گئے دس پندرہ منٹ ہی ہوئے ہوں گے کہ دلدل اوپر نیچے ہونے لگی۔ عفریت کالوس دلدل سے باہر آرہا تھا۔ تھیوساگ ہوشیار ہوگیا اور اس نے اپنے آپ کو جھاڑیوں کے پیچھے چھپا لیا۔
چند لمحوں بعد دلدل میں سے انسانی عفریت کالوس کا بھیانک اور دلدل میں لتھڑا ہوا سر باہر نکلا۔ پھر آہستہ آہستہ وہ آدھے سے زیادہ دلدل سے باہر آگیا۔ اندھیرے

میں وہ ایک بھوت معلوم ہو رہا تھا۔ تھیوساگ سانس روکے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ عفریت کالوس نے دلدل کے اندر ہی اندر ہی چلنا شروع کر دیا۔ اس کا رُخ ویران مندر کی سیڑھیوں کی طرف تھا۔ آہستہ آہستہ وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھ رہا تھا۔ تھیوساگ کو معلوم تھا کہ عفریت کالوس مندر میں بچھو سے ڈسوانے جا رہا ہے۔
عفریت کالوس دلدل سے نکل کر سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ اس کا اونچا لمبا سارے کا سارا جسم دلدل میں شرابور تھا۔ اور وہ کسی بہت بڑے دلدلی عفریت کی طرح رک رک کر قدم اٹھاتا سیڑھیاں چڑھ رہا تھا۔ پھر وہ مندر کے دروازے میں داخل ہو گیا تھیوساگ نے پلٹ کر دیکھا۔ ہرش ناگ ابھی تک نہیں آیا تھا۔ تھیوساگ کو عین اس وقت فضا میں ہلکی پھنکار کی آواز سنائی دی۔ ہرش ناگ آرہا تھا۔ اس کے منہ میں کسی پودے کی شاخ تھی۔ تھیوساگ نے اسے بتایا کہ عفریت کالوس مندر میں جا چکا ہے۔ ہرش ناگ نے روہنی پودے کی شاخ نیچے رکھ دی اور جلدی سے پوچھا۔
"کیا ماریا بھی جسمانی حالت میں اس کے ساتھ تھی؟"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھیوسانگ نے بتایا کہ عفریت اکیلا ہی تھا۔ ہرشش ناگ نے کہا۔

"میرے ساتھ آؤ۔ پہلے اس شاخ کا کانٹا توڑ کر اپنے پاس رکھ لو۔"

تھیوسانگ نے پودے کی ٹہنی پر سے ایک نوکیلا کانٹا توڑا اور اسے اپنی جیب میں رکھ لیا۔ ہرشش ناگ اسے دلدل کے کنارے پر لے آیا اور بولا۔

"تھیوسانگ! ماریا کو بچانے کا سنہری موقع ہے۔ ماریا اس وقت جسمانی حالت میں دلدل کے اندر بے ہوش پڑی ہے۔"

تھیوسانگ بڑے جوش کے ساتھ بولا۔

"میں دلدل میں اترتا ہوں۔"

ہرشش ناگ کہنے لگا۔

"تم اسے دلدل کے اندر اتنی تیزی سے تلاش نہ کر سکو گے۔ جس کی اس وقت ضرورت ہے۔ یہ کام میں کروں گا۔ تم اسی جگہ بیٹھو۔"

اس سے پہلے کہ تھیوسانگ ہرشش ناگ کو روکتا وہ دلدل میں اتر کر غائب ہو چکا تھا۔ ہرشش ناگ ایک غیر معمولی طاقت رکھنے والا سانپ تھا۔ اس کے پاس

کوئی طلسم تو نہیں تھا۔ مگر طاقت تو بہت زیادہ تھی۔ وہ دلدل کی تاریکی میں کسی عورت کے جسم کی بو سونگھتا دلدل کے اندر ہی اندر بڑھنے لگا۔ سانپ ہونے کی وجہ سے وہ بڑی تیزی سے نرم دلدل میں سے گزر جاتا تھا۔ اسے کسی عورت کی بو آنے لگی تھی۔ ضرور یہ ماریا کے جسم کی بو تھی۔ آخر وہ اس جگہ پہنچ گیا۔ جہاں دلدل کی تہہ میں ماریا جسمانی حالت میں دلدل میں ڈوبی بے ہوش پڑی تھی۔ ہرشش ناگ نے اپنے آپ کو اس کے بازوؤں کے نیچے رسی کی طرح لپیٹا اور اسے کھینچ کر دلدل میں کنارے کی طرف رینگنے لگا۔

اس وقت ہرشش ناگ اپنی غیر معمولی طاقت سے کام لے رہا تھا۔ وہ بہت جلد ماریا کو کھینچ کر کنارے پر لے آیا۔ تھیوسانگ نے ماریا کو پکڑ کر دلدل سے باہر نکال لیا۔ ماریا کا سارے کا سارا جسم دلدل میں لتھڑا ہوا تھا۔ وہ بے ہوش پڑی تھی۔ تھیوسانگ نے پریشانی سے کہا۔

"ہرشش ناگ! اب اسے ہوش میں کیسے لایا جائے؟ اس پر دلدل کی تہہ جمی ہوئی ہے۔"

ہرشش ناگ نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"روہنی پودے کا ایک کانٹا ماریا کی گردن
میں چبھو دو۔ اس پر عفریت کالوس کے
طلسم کا اثر ختم ہو جائے گا۔"

ایک کانٹا تھیوسانگ کی جیب میں تھا۔ ہرش ناگ
نے کہا کہ وہ اسے عفریت کالوس کے لیے محفوظ رکھے۔
تھیوسانگ نے پودے میں سے دوسرا کانٹا توڑا اور
اسے ماریا کی گردن میں آدھے سے زیادہ چبھو دیا۔ ماریا کے
بے ہوش جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور وہ غائب
ہو گئی۔ پھر ماریا کی آواز آئی۔

"تھیوسانگ! میں اپنی اصلی حالت میں آ گئی ہوں۔"

تھیوسانگ نے خوش ہو کر کہا۔

"ماریا! خدا کا شکر ہے کہ تم عفریت کے طلسم
سے آزاد ہوئیں۔ اب ہمیں عفریت کو ختم
کرنا ہے۔"

ماریا نے ہرش ناگ سے پوچھا کہ عفریت کالوس
کہاں ہے۔ ہرش ناگ اور تھیوسانگ نے باری باری
ماریا کو ساری صورتِ حال بتا دی۔ اور اسے کہا کہ
عفریت کالوس کسی نئے بچھو سے اپنے آپ کو

ڈسوانے مندر کے اندر گیا ہوا ہے۔ ماریا ایک بار پھر مندر
میں جانے پر تیار ہو گئی تھی۔ مگر ہرش ناگ نے اسے روک
دیا اور کہا۔

"تم عفریت کالوس کی طلسم کی زد میں آ سکتی
ہو۔ تمہیں اسی جنگل میں رہنا ہو گا۔ یہ کام
میں اور تھیوسانگ انجام دیں گے۔"

پھر اس نے تھیوسانگ کی طرف دیکھ کر کہا

"تھیوسانگ! کیا تم عفریت کالوس کی گردن
میں روہنی کا طلسمی کانٹا چبھونے کے لیے تیار
ہو؟"

تھیوسانگ بولا۔

"کیوں نہیں؟ میں اس منحوس عفریت کو ہمیشہ
کے لیے ختم کرنے اور ناگ کو نجات دلانے کے
لیے بڑے سے بڑا خطرہ بھی مول لے سکتا
ہوں۔"

ہرش ناگ نے کہا۔

"مجھے تم سے یہی امید تھی۔ دوست وہی ہوتا
ہے جو مشکل میں دوست کی مدد کرے۔ اب
یہ بتاؤ کہ کیا تم اپنے آپ کو چھوٹا کر سکتے ہو؟"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"کیوں نہیں" تھیوسانگ بولا "میں اگر اپنی خاص انگلی سے بھی نیت کر کے اپنے جسم کو چھوؤں تو میں بھی چھوٹا ہو جاؤں گا"

"تو پھر فوراً چھوٹے بن جاؤ" ہرش ناگ نے ہدایت کی۔

ماریا بولی۔

"مگر عفریت کاوس طلسمی عفریت ہے ہرش! تھیوسانگ کو ایسا نقصان بھی پہنچ سکتا ہے جس کا کہیں کوئی علاج نہ ہو"

ہرش ناگ بولا۔

"ماریا بہن! مرد لوگ اس طرح نہیں سوچا کرتے"

تھیوسانگ نے بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"ہرش ٹھیک کہتا ہے ماریا۔ ہمیں اپنی جان پر کھیل کر بھی ناگ کو سمندر کی تہوں سے نکالنا ہے۔ میں چھوٹا ہونے لگا ہوں۔ ہرش ناگ۔ مگر تمہارا منصوبہ کیا ہے؟"

ہرش ناگ کا منصوبہ یہ تھا کہ وہ تھیوسانگ کو چھوٹا کرنے کے بعد اپنے ساتھ لے کر سمندر میں جائے گا۔

جہاں عفریت کاوس بچھو سے ڈسوانے کے بعد فرش پر پڑا آرام کر رہا ہو گا۔ تھیوسانگ وہاں اس کی گردن میں کانٹا چبھونے کی کوشش کرے گا۔ ماریا بولی۔

"اگر تھیوسانگ پر کوئی طلسم چل گیا تو تھیوسانگ بھی ہمارے ہاتھ سے نکل جائے گا"

ہرش ناگ بولا۔

"یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تھیوسانگ پر عفریت کاوس کے طلسم کا کوئی اثر نہ ہو۔ کیونکہ تھیوسانگ خلائی مخلوق ہے۔ اور اس دنیا کا باشندہ نہیں ہے؟"

ماریا نے جلدی سے کہا۔

"لیکن اس سے پہلے تھیوسانگ پر اس دنیا کے طلسم اثر ہوتا رہا ہے"

تھیوسانگ نے بیچ میں پڑتے ہوئے کہا۔

"ماریا تم کن باتوں میں پڑ گئی ہو۔ خطرے مول لینا ہی ہماری زندگی ہے۔ تم اس جنگل میں اسی جگہ درختوں کے پیچھے چھپ کر بیٹھی رہو۔ میں انشاء اللہ اس عفریت کو تہہ تیغ کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہرشش ناگ بولا۔

"ہمارے پاس وقت بہت کم ہے تھیو! عفریت کالوس کسی بھی وقت مندر سے باہر آ سکتا ہے۔ ایک بار وہ دلدل میں گھس گیا۔ تو پھر اس پر حملہ کرنا مشکل ہو جائے گا۔"

تھیوسانگ نے کہا۔

"میں اپنے آپ کو چھوٹا کرنے لگا ہوں۔"

ماریا اور ہرشش ناگ اسے دیکھ رہے تھے تھیوسانگ نے اپنے ہاتھ کی ایک انگلی کو اپنے سینے کے قریب لا کر دل میں اپنے چھوٹے ہو جانے کی نیت کی اور انگلی اپنے سینے سے لگا دی۔ ان کے دیکھتے دیکھتے تھیوسانگ ایک چھوٹے سے ٹڈے جتنا ہو گیا۔ ہرشش ناگ نے کہا:

"تھیوسانگ میں یہ طلسم پہلی بار دیکھ رہا ہوں۔"

تھیوسانگ کی باریک آواز سنائی دی۔

"ہرشش ناگ! اب دیر نہ کرو۔ ماریا۔ تم اسی جگہ رہنا اگر خطرہ محسوس کرو تو فوراً اپنے مکان پر چلی جانا۔ وہاں کیٹی موجود ہے۔"

ماریا نے کہا۔

"میں تم لوگوں کو اس مصیبت میں اکیلا چھوڑ

کر نہیں جا سکتی۔ میں اسی جگہ تمہاری راہ دیکھوں گی۔"

ہرشش ناگ نے اب اپنی طاقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے چھوٹے سے تھیوسانگ کو اٹھا کر اپنے پھن پر بٹھایا۔ اور دلدل پر تیزی سے رینگتا ہوا مندر کی طرف چل دیا۔ اندھیرے میں ماریا اگرچہ دور تک دیکھ سکتی تھی لیکن ہرشش ناگ اتنی تیزی سے دوڑا تھا۔ کہ وہ پھر اسے نظر نہ آیا۔

ہرشش ناگ تھیوسانگ کو اپنے پھن کے اوپر بٹھائے مندر کی سیڑھیاں چڑھ کر اندر اندھیری راہ داری میں آ گیا۔ یہاں سے رینگتے ہوئے اس نے دیوار کے طاق میں سے دوسری طرف دیکھا۔ تو عفریت کالوس کو کوٹھڑی کے فرش پر بالکل سیدھا لیٹا پایا۔ بچھو ابھی تک اس کے منہ پر بیٹھا اسے تھوڑی تھوڑی دیر بعد ڈس رہا تھا۔ یہ ایک نیا بچھو تھا اور اس کا سائز بھی چھوٹا تھا۔ شاید اسی لیے عفریت کالوس اس سے بار بار ڈسوا رہا تھا۔ یہ منظر تھیوسانگ نے بھی دیکھا۔ ہرشش ناگ نے تھیوسانگ کے کان میں سرگوشی کی۔

"تمہیں اپنی زندگی کا سب سے خطرناک کام

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کرنا ہوگا۔ عفریت کالوس مدہوشی کے عالم میں ہے۔ میں تمہیں نیچے اتارتا ہوں۔ اس کے بعد تمہیں جو کچھ کرنا ہے۔ تم خوب جانتے ہو۔"

تھیوسانگ نے آہستہ سے باریک آواز میں کہا۔

"میں تیار ہوں۔"

ہرش ناگ بڑی احتیاط سے کوٹھڑی کی تاریکی میں تھیوسانگ کو اپنے پھن کے ساتھ چمٹائے طاق میں سے دوسری طرف رینگتا ہوا کوٹھڑی کے کونے میں آگیا۔ اس نے تھیوسانگ کو نیچے اتار دیا۔ اور خود اندھیرے میں چھپ کر بیٹھ گیا۔ تھیوسانگ کو عفریت کالوس اس وقت ایک پہاڑ کی طرح نظر آرہا تھا۔ کیونکہ تھیوسانگ خود بہت چھوٹا ہو گیا تھا۔ روہنی پودے کا کانٹا اس کی جیب میں تھا۔ تھیوسانگ ایک ٹڈے کی طرح چاروں ہاتھ پاؤں پر عفریت کی طرف رینگنے لگا۔

وہ دیوار کے ساتھ رینگتا عفریت کالوس کے سر کی طرف آگیا۔ دلدل ابھی تک عفریت کے سارے جسم سے چمٹی ہوئی تھی۔ اور اس کا سر تو دلدل میں بھرا ہوا تھا۔ تھیوسانگ نے جیب سے باریک کانٹا نکال کر اپنے

دونوں ہاتھوں میں تھام لیا تھا۔ یہ چھوٹا سا کانٹا اسے ایک نیزہ معلوم ہو رہا تھا۔ وہ سانس روک کے پھونک پھونک کر قدم رکھتا عفریت کی گردن کے قریب آ گیا۔ عین اس وقت بچھو کی نظر تھیوسانگ پر پڑ گئی۔ بچھو نے دو تین بار عفریت کے ہونٹوں پر ڈنک چلایا۔ شاید وہ اسے ہوشیار کرنا چاہتا تھا۔ مگر بچھو کے زہر کی وجہ سے عفریت کالوس اور مدہوش ہو گیا۔ اس کے ہونٹ سے غرغراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔ بچھو اب تھیوسانگ پر حملہ کرنے کے لیے اور آگے بڑھا۔ اگرچہ تھیوسانگ کو بچھو کا زہر کچھ نہیں کہہ سکتا تھا۔ لیکن وہ خوامخواہ بچھو سے الجھ کر بنا بنایا کھیل بگاڑنا نہیں چاہتا تھا۔ وہ تیزی سے پیچھے ہٹ کر عفریت کالوس کے پیٹ کے پاس اندھیرے میں چھپ گیا۔ بچھو اس کے قریب سے ہو کر آگے نکل گیا۔ تھیوسانگ تیزی سے عفریت کی گردن کی طرف لپکا۔ اب عفریت کو بھی کچھ ہوش آگیا تھا۔ اس نے اپنا ایک درخت جتنا بڑا بازو اٹھا کر اپنے دلدلی ہاتھ کو اپنے منہ پر رکھا اور اس کے حلق سے ایک چیخ سی نکلی۔ وہ بچھو کو بلا رہا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بچھو بھاگ کر اس کے پیٹ کے اوپر سے رینگتا عفریت کے ہونٹوں پر آ کر بار بار ڈسنے لگا۔ وہ حقیقت میں اسے ہوشیار کر رہا تھا۔ مگر عفریت کالوس دوبارہ مدہوش ہو گیا۔ تھیوسانگ کے لیے یہ نادر موقع تھا۔ عفریت کی گردن پر دلدل کے کیچڑ میں ایک خالی جگہ سے اس کی گردن نظر آ رہی تھی۔ تھیوسانگ دلدل کے چھپے ہوئے بلبلے پر چڑھ گیا اور اس سے پہلے کہ عفریت کالوس کو خبر ہوتی اس نے دونوں ہاتھوں میں تھاما ہوا کانٹا ایک نیزے کی طرح پوری طاقت سے عفریت کالوس کی گردن میں گھسیڑ دیا۔

کانٹے کا گردن کے اندر گھسنا تھا کہ ایک دھماکے کے ساتھ عفریت کا جسم اوپر کو اچھلا اور چھت سے ٹکرا کر نیچے گر پڑا۔ تھیوسانگ بھاگ کر ہرش ناگ کے پاس آ گیا۔ ہرش ناگ بھی سہما ہوا تھا۔ عفریت کالوس کا جسم بار بار فرش پر سے اچھلتا۔ اوپر چھت کے ساتھ جا کر زور سے ٹکراتا اور پھر دھڑام سے فرش پر گر پڑتا۔ سات آٹھ مرتبہ ایسا ہوا تو عفریت کالوس کے ہاتھ پاؤں مڑنے لگے۔ وہ فرش پر سیدھا پڑا تھا۔ پہلے اس کے ہاتھ جسم سے الگ ہو گئے پھر ٹانگیں

الگ ہو گئیں۔ اور اس کا جسم ساکت پتھر بن کر رہ گیا۔

ہرش ناگ خوشی سے چلایا۔

"تھیوسانگ تم نے میدان فتح کر لیا ہے۔ اب تم اپنے اصلی قد کاٹھ میں آ جاؤ"

تھیوسانگ نے دوسری انگلی اپنے جسم سے لگائی اور وہ پورے انسانی قد میں ہرش ناگ کے پاس موجود تھا۔ وہ بھی اس کامیابی پر بے حد خوش تھا۔ اس نے کہا۔

"ہرش ناگ اب ہمیں اس کے پیٹ کی کھال کا ٹکڑا چاہیئے"

ہرش ناگ بولا۔

"اس کا انتظار کرو۔ عفریت کا پیٹ سخت ہو رہا ہے"

تھیوسانگ نے کہا۔

"میں ماریا کو بلاتا ہوں"

اور وہ اُچک کر طاق پر چڑھا اور پھر دوسری طرف راہ داری میں کُود گیا۔ وہ بے فکر ہو کر راہ داری میں بھاگتا ہوا مندر کے دروازے پر آیا اور جنگل کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

طرف منہ کر کے چلایا۔

"ماریا! آجاؤ۔ عفریت کا کام تمام کر دیا گیا ہے"

ماریا نے یہ آواز سنی تو بجلی کی سی تیزی کے ساتھ فضا میں پرواز کرتی تھیوسانگ کے پاس آگئی۔ تھیوسانگ کو اس کی تیز خوشبو آنے لگی۔

"کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔ تھیو؟" ماریا نے بے تابی سے پوچھا۔

"چل کر اپنی آنکھوں سے عفریت کی لاش دیکھو"

تھیوسانگ ماریا کو لے کر اندھیری کوٹھڑی میں آ گیا۔ وہ بچھو کہیں غائب ہو چکا تھا۔ ماریا نے عفریت کی ٹوٹی پھوٹی لاش دیکھی۔ اور خوشی سے چلائی۔

"زندہ باد ہرش ناگ!"

ہرش ناگ نے کہا۔

"تھیوسانگ زندہ باد۔ اگر یہ ہمت سے کام نہ لیتا تو اس وقت شاید ہم دونوں میں سے ایک بھی یہاں موجود نہ ہوتا"

ہرش ناگ عفریت کی لاش پر چڑھ گیا۔ پھر

اس نے عفریت کی لاش کے پیٹ پر سے کھال کا ایک ٹکڑا منہ سے کاٹا اور تھیوسانگ کے پاس لے آیا۔ تھیوسانگ نے اسے ہاتھ میں لے کر دبایا تو وہ سخت ہو رہا تھا۔ ہرش ناگ بولا۔

"یہ تھوڑی ہی دیر میں پتھر کا ٹکڑا بن جائے گا۔ یہی وہ طلسمی پتھر ہو گا جس کے گھِسنے سے ناگ دیوتا پر کیا گیا طلسم ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ٹوٹ جائے گا۔ آؤ۔ اب یہاں سے نکل چلتے ہیں"

ماریا، تھیوسانگ اور ہرش ناگ باولی والے مکان میں آ گئے۔ یہاں جب کیٹی کو ان کے زبردست کارنامے کا پتہ چلا تو وہ بے حد خوش ہوئی۔ ہرش ناگ بولا۔

"میرے دوستو! اب مجھے اجازت دو۔ کیونکہ عفریت کی موت کی شیش ناگ کو ضرور مل جائے گی اور پھر وہ نہ جانے کیا کر بیٹھے۔ میں اس کی نگرانی کرنا چاہتا ہوں۔ تاکہ اگر وہ کوئی خطرناک قدم اٹھائے تو تم لوگوں کو ہوشیار کر دوں۔ اب تم فوراً

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کھلے سمندر والی چٹان پر پہنچو اور مردہ اژدہا
کے پیٹ سے ناگ کو نکال کر یہ عفریت کے
پیٹ کا ٹکڑا اس کے جسم سے گھساؤ۔ ناگ زندہ
ہو جائے گا۔"
کیٹی نے کہا۔
"مگر ہرش ناگ! ابھی ہمیں شیش ناگ کو بھی
اپنے راستے سے ہٹانا ہے۔"
ہرش ناگ بولا۔
"اس کی ترکیب عظیم ناگ دیوتا تمہیں خود بتائے
گا۔"
یہ کہہ کر ہرش ناگ تیزی کے ساتھ وہاں سے چلا گیا۔
ماریا نے کیٹی سے کہا۔
"کیٹی! تم اور تھیوسانگ اسی جگہ ٹھہرو گے۔
اب آگے میرا کام شروع ہوتا ہے۔ میں
ناگ کو آزاد کرانے جاؤں گی۔"
تھیوسانگ نے ماریا کے ساتھ جانے پر اصرار کیا۔
مگر ماریا بولی۔
"تمہارے جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔
تھیو بھائی! میں بڑی آسانی سے یہ کام اکیلی

ہی کر سکتی ہوں۔ لاؤ عفریت کی لاش کا
ٹکڑا مجھے دے دو۔ ہمیں صبح ہونے سے پہلے
پہلے یہ کام کر ڈالنا چاہیے۔ کہیں شیش ناگ
کوئی دوسرا چکر نہ چلا دے۔"
ماریا نے عفریت کی لاش کا پتھر نما ٹکڑا لیا اور
فضا میں پرواز کر گئی۔
رات ڈھلنے لگی تھی۔ آسمان پر ستارے پھیکے پڑ
رہے تھے۔ آسمان پر پو پھٹنے کی نیلی نیلی روشنی پھیل
چکی تھی۔ ماریا فضا میں بلند ہوتے ہی کسی جیٹ ہوائی
جہاز کی رفتار سے کھلے سمندر میں اس مقام پر پہنچ
گئی۔ جہاں چھوٹی سی چٹان سمندر سے باہر نکلی ہوئی
تھی۔ ماریا سمندر میں اتر گئی۔ چٹان کے نیچے سمندر
میں مردہ اژدہا کا جسم پتھر بن چکا تھا۔
ماریا نے اس کے جسم پر عفریت کی لاش کا ٹکڑا رگڑ
دیا مردہ اژدہا کا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور اندر
سے ناگ جو بچھو کی شکل میں تھا ظاہر ہو گیا۔ وہ ابھی
تک بے حس تھا اور تیر نہیں سکتا تھا۔ ماریا نے
جلدی سے اسے اٹھایا اور اس کے جسم پر بھی لاش
کا پتھر رگڑ دیا۔ پتھر کی رگڑ لگتے ہی ناگ پلک جھپکتے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں دوبارہ سانپ کی شکل میں آگیا۔ وہ ماریا کے ہاتھوں میں تھا اور غائب تھا۔ اسے ماریا کی تیز خوشبو آرہی تھی، اس نے کہا۔

"ماریا! تم آگئی ہو؟"

ماریا نے کہا۔

"میں ہی نہیں آئی۔ سب آئے ہوئے ہیں۔ اور تمہارا انتظار ہو رہا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ تم اس طلسم کے چکر سے نکلے۔ میرے ساتھ چلو۔"

ماریا ناگ کو لے کر سمندر سے باہر نکل کر چٹان پر آگئی۔ اس وقت سورج نکلنے میں تھوڑی دیر تھی۔ ناگ نے کہا۔

"میں عقاب بن کر تمہارے ساتھ اڑوں گا۔"

ماریا نے کہا۔

"نہیں۔ تمہیں ہمارے گھر کا پتہ نہیں ہے۔ تم سانپ کی شکل میں ہی رہو۔ میں تمہیں اپنی کلائی میں لپیٹ کر لیے چلتی ہوں۔"

ماریا نے ناگ کو اپنی کلائی کے گرد لپیٹا اور فضا میں بلند ہو کر تیز رفتاری سے باولی والے مکان

کی طرف اڑنے لگی۔ مکان میں سب سے پہلے کیٹی کو ناگ کی خوشبو آئی۔ اس نے اچھل کر کہا۔

"تھیوسانگ! مجھے ناگ کی خوشبو آرہی ہے۔ وہ آگیا ہے۔"

ناگ کی خوشبو اب تھیوسانگ نے بھی سونگھ لی تھی۔ وہ دونوں کمرے سے نکل کر مکان کے صحن میں آگئے۔ سورج کی روشنی اب چاروں طرف پھیل چکی تھی۔ انہیں ماریا کی خوشبو بہت قریب آتی محسوس ہوئی۔ ماریا نے آواز دی۔

"ناگ میرے ساتھ ہے۔"

دوسرے ہی لمحے ناگ انسانی شکل میں ان کے سامنے کھڑا مسکرا رہا تھا۔ کیٹی اور تھیوسانگ اپنے اپنے پیارے دوست اور بھائی ناگ سے لپٹ گئے۔ اس کے بعد مکان کے اندر بیٹھ کر تھیوسانگ نے ناگ کو شروع سے لے کر آخر تک سارے واقعات سنا دیے۔ ناگ کو عنبر کے بارے میں فکر ہوا۔ ماریا نے کہا۔

"ناگ! عنبر کو ہم بہت جلد تلاش کر لیں گے لیکن سب سے پہلے ہمیں شیش ناگ کو ہمیشہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کے لیے ختم کرنا ہے۔ کیونکہ وہ تمہاری جگہ
ناگ دیوتا بن بیٹھا ہے۔"
تھیوسانگ نے کہا۔
"زمین اور سمندر کے سارے سانپ اب اسی
کا حکم مانتے ہیں۔"
ناگ کچھ سوچ کر بولا۔
"ہرش ناگ اس سلسلے میں میری مدد کر سکتا
ہے۔ ہمیں اسے بلانا ہوگا۔"
ماریا نے کہا۔
"میں اس کے ٹھکانے کو جانتی ہوں۔ میں ابھی
اس کے پاس جا کر تمہارا پیغام پہنچاتی ہوں۔"
ناگ کہنے لگا۔
"ماریا! تمہیں بڑی احتیاط سے جانا ہوگا۔ شیش ناگ
کو تمہاری ذرا سی بھی خبر ہو گئی تو وہ تمہیں اپنے
طلسم میں گرفتار کر سکتا ہے۔"
ماریا نے کہا۔
"مجھے شیش ناگ کے استھان پہ جانے کی
ضرورت نہیں۔ میں باولی کے پانی کے اندر ہی اندر
سے ہرش ناگ کی جگہ پہ پہنچوں گی۔ تم بے فکر رہو۔"

ماریا کے جانے کے بعد کیٹی نے کچھ فکرمند ہو کر کہا۔
کہ ہمیں ماریا کو اکیلی نہیں بھیجنا چاہیے تھا۔ ناگ بولا۔
"میں اس کے پیچھے جاتا ہوں۔" تھیو سانگ نے فوراً اس
کا ہاتھ پکڑ لیا۔
"خدا کے لیے تم اس طرف کا رُخ نہ کرنا۔ شیش
ناگ تو تمہاری جان کا دشمن بنا بیٹھا ہے۔ تم یہیں
رہو۔ اور ماریا وہاں کئی بار آ جا چکی ہے۔ وہ ہرش
ناگ کے پاس آسانی سے پہنچ جائے گی۔"
ماریا باؤلی کے پانی میں اتر کر زمین کے اندر ہی اندر
پانی کے قدرتی بڑے پائپ میں سے گزرتی تیزی کے ساتھ
اس کنوئیں کے پانی کی تہہ میں نکل آئی جس کے اوپر خشک
پتھروں کی تہہ تھی۔ اس کنوئیں کا پانی کافی نیچے زمین کے اندر
جا کر تھا۔ ماریا کنوئیں کے پتھروں میں سے نکل کر ہرش ناگ
کے بل کی طرف بڑھی۔ ہرش ناگ وہاں نہیں تھا۔ اس کا بل
خالی پڑا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فرعونی سانپ کا مٹکا

ہرشش ناگ کنوئیں میں کہیں نہیں تھا۔
ماریا واپس ہونے لگی تو اسے ایک ناگن کی آواز سنائی دی۔ وہ اپنے بچے کو ساتھ لیے کنوئیں کے بڑے سوراخ میں سے اندر داخل ہو رہی تھی۔ اور اس سے باتیں بھی کر رہی تھی۔

"جب تمہیں میں نے منع کیا تھا۔ تو تم اس کوٹھڑی میں کیوں گئے؟ اگر شیش ناگ دیوتا کو معلوم ہو جاتا تو ہم پر قیامت ٹوٹ پڑتی"

ناگن کے بچے نے سوال کیا۔

"ناگن ماتا! ہرشش ناگ کو وہاں برف کی تھیلے میں کیوں بند کر کے رکھا گیا ہے؟"

ناگن نے کہا۔

"کیونکہ اس نے شیش ناگ دیوتا سے غداری کی ہے۔ مگر تم چپ نہیں رہو گے؟ خبردار جواب

کچھ پوچھا"

ناگن اپنے چھوٹے سانپ بچے کو ساتھ لیے اپنے بل میں گھس گئی۔ ماریا نے ہرشش ناگ کے بارے میں یہ خبر سُنی تو تیزی کے ساتھ کنوئیں کے اندر ہی اندر سے ہوتی ہوئی سیدھی ناگ کیٹی اور تھیوسانگ کے پاس آئی۔ اور ساری بات بیان کی۔ ناگ فکر مند ہو گیا۔ کہنے لگا۔

"شیش ناگ نے اسے میری مدد کرنے کے الزام میں یہ سزا دی ہے۔ اسے بچانا ہمارا فرض ہے"

کیٹی نے کہا۔

"ہم شیش ناگ کو کیسے ختم کر سکتے ہیں۔ ناگ اس کے پاس بڑے خطرناک طلسم ہیں"

ناگ نے اپنا سانولا چہرہ اوپر اٹھایا اور بولا۔

"طلسم کا اثر غفلت میں ہوتا ہے۔ جب انسان ہوشیار ہو اور اپنے بچاؤ کے لیے پوری طرح سے تیار ہو تو طلسم بے اثر ہو جاتا ہے"

تھیوسانگ بولا۔

"ماریا پر تو طلسم بے اثر نہیں ہوا۔ یہ بھی ہوشیار تھی اور اپنا بچاؤ بھی کر سکتی تھی"

ناگ نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"تم بھی ٹھیک کہتے ہو تھیو۔ کبھی کبھی طلسم کی طاقت ہماری طاقت سے آگے نکل جاتی ہے۔ مگر میں پھر بھی کہوں گا کہ انسان میں بڑی طاقت ہوتی ہے۔ طلسم اور جادو کا اثر صرف ا[illegible] ہے۔ جب انسان [illegible] کمزوری آ [illegible]؟"

ماریا کہنے لگی۔

"ہرش ناگ کو جو سزا دی گئی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ شیش ناگ کو ناگ کی رہائی اور ملکہ عفریت کی موت کا پتہ چل گیا ہے۔"

"ہاں۔" ناگ بولا۔ "اور ہرش ناگ کو برف کے محل میں بند کر دینے کی جو سزا دی گئی ہے۔ وہ زیادہ سے زیادہ دو روز تک زندہ رہ سکتا ہے۔"

تھیوسانگ نے کہا۔

"ناگ! ہمیں ہرش ناگ کو بچانا چاہیئے۔ اس نے تمہاری رہائی کے سلسلے میں ہماری بہت مدد کی ہے اور وہ تمہارا وفادار ہے۔"

ناگ بولا۔

"میں ہرش ناگ کی ضرور مدد کروں گا۔ اور شیش ناگ کو اس کی بغاوت کی پوری پوری سزا دوں

گا۔"

کیٹی کہنے لگی۔

"میں شیش ناگ کو مارنے جاتی ہوں۔"

ناگ نے اس کی طرف دیکھا۔ اور کہا۔

"کیٹی! تم شیش ناگ کی طاقت سے واقف نہیں ہو۔ ہمیں سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا ہوگا۔"

"وہ قدم ہمیں جلدی اٹھانا چاہیئے۔" ماریا بولی۔ "نہیں تو شیش ناگ ہمارے خلاف کوئی دوسرا حملہ شروع کر دے گا۔ اور ہرش ناگ بھی مر جائے گا۔"

ناگ بے چینی سے کمرے میں ٹہلنے لگا۔ اچانک وہ رکا۔ اس کا چہرہ ایک خیال سے چمک رہا تھا۔ ماریا اور کیٹی اس کی طرف دیکھ رہی تھیں۔ تھیوسانگ نے پوچھا کہ اس کے دماغ میں کون سی تجویز آئی ہے۔ ناگ ان کے پاس آکر قالین پر بیٹھ گیا اور بولا۔

"اس وقت شیش ناگ نے زمین اور سمندر کے سارے سانپوں کو اپنے قبضے میں کر رکھا ہے۔ مگر اس کا حکم ان سانپوں پر نہیں چل سکتا جو مر چکے ہیں۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ماریا کیٹی اور تھیو سانگ حیرانی اور دلچسپی سے ناگ کا منہ تکنے لگے۔ مُردہ سانپوں کے بارے میں انہوں نے اس سے پہلے کبھی اس کے منہ سے کوئی بات نہیں سُنی تھی۔ ماریا بولی۔

"مگر مُردہ سانپ ہماری کیا مدد کر سکتا ہے؟"

ناگ نے کہا۔

"اگر مُردہ سانپ فرعون مصر کا سانپ ہو تو بڑا فرق پڑ جاتا ہے"

ہر کوئی خاموش ہو گیا۔ فرعون مصر کا سانپ کی بات انہوں نے اس سے پہلے کبھی نہیں سُنی تھی۔ تھیو سانگ نے کہا۔

"اگر عنبر یہاں ہوتا تو اس سلسلے میں ہماری ضرور مدد کر سکتا تھا۔ کیونکہ اس کا تعلق براہِ راست فرعون مصر کے خاندان سے ہے"

ناگ نے کہا۔

"میں ناگ دیوتا ہوں۔ زندہ سانپوں پر اگر میرا اس وقت حکم نہیں چلتا تو مُردہ سانپ ضرور میری مدد کریں گے۔ کیونکہ مُردہ سانپ جانتے ہیں کہ میں حق پر ہوں۔ اور شیش ناگ نے مجھ سے

غذا آدمی کی ہے"

ماریا نے سوال کیا۔

"مگر فرعون سانپ کو مرے تو صدیاں گزر گئی ہیں۔ وہ تمہاری کیسے مدد کرے گا؟"

ناگ بولا۔

"ہم سانپوں میں خاص خاص منتر ہوتے ہیں فرعون سانپ کا بھی ایک خاص منتر ہے جسے صرف میں ہی جانتا ہوں۔ میں اس منتر کا چلّہ کر کے فرعون سانپ کو حاضر کر سکتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ میری مدد کرے گا"

"اس چلّے کو کتنے دن لگیں گے ناگ" کیٹی نے پوچھا۔

ناگ نے کہا۔

"یہ چلّہ صرف ایک منٹ کا ہے۔ چونکہ میں ناگ دیوتا ہوں اس لیے میں ایک منٹ کے عمل سے فرعون سانپ کو حاضر کروں گا۔ تم ایسا کرو کہ اس کمرے کے بیچ میں پردہ کھینچ دو۔ میں چاہتا ہوں کہ فرعون سانپ کو یہ احساس نہ ہو کہ یہاں میرے سوا دوسرے لوگ بھی ہیں"

کیٹی اور تھیو سانگ نے اسی وقت کمرے کے کونے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں ایک پردہ گرا دیا اور ناگ کی ہدایت کے مطابق اس پردے کے پیچھے چھپ کر بیٹھ گئے۔ ناگ نے ماریا کو ہدایت کی تھی کہ وہ بھی پردے کے پیچھے ہی رہے اور باہر نہ آئے۔ اب ناگ نے دروازے کھڑکیاں بند کر دیں۔ وہ کمرے کے بیچ میں موم بتی روشن کر کے، عود اور ہرمل کی خوشبوئیں سلگا کر بیٹھ گیا۔ آنکھیں بند کر لیں اور خاص منتر پڑھنا شروع کر دیا۔ ماریا، کیٹی اور تھیو سانگ پردے کے چھوٹے چھوٹے سوراخوں میں سے ناگ کو دیکھ رہے تھے۔ موم بتی کی روشنی میں ناگ کا چہرہ ایک دم تانبے کی طرح تمتمانے لگا۔ اس کی آنکھیں سرخ ہو گئیں۔ معلوم ہوتا تھا کہ وہ فرعون سانپ کو چھ ہزار سال پیچھے کے زمانے سے بلانے کے لیے اپنے علم اور جسم کی ساری طاقت خرچ کر رہا ہے۔

پھر ناگ کے منہ سے پھنکار کی آواز نکلی اور اس نے دھیمی مگر بوجھل اور پر اسرار آواز میں کہا۔

"فرعون سانپ! میں تمہارا استقبال کرتا ہوں۔ مجھے معاف کر دینا کہ میں نے تجھے ہزاروں برس کی پُر سکون نیند سے بیدار کیا۔ مگر مجھے اس وقت تمہاری اشد ضرورت پڑ گئی ہے۔"

ماریا، کیٹی اور تھیو سانگ نے دیکھا کہ کمرے کی چھت سے نیلے رنگ کی روشنی کی ایک دھار پھوٹ کر نیچے گرنے لگی۔ پھر ایک سیاہ رنگ کا سانپ جس کے جسم پر سرخ دھاریاں تھیں۔ اور سر پہ فرعونوں کی طرز کا نیلے نگینوں سے جڑا ہوا چھوٹا سا تاج رکھا تھا آہستہ آہستہ اس نیلی روشنی میں نیچے آنے لگا۔ اس نے ناگ کے سامنے آ کر کنڈلی مار لی اور بولا۔

"تم ناگ دیوتا ہو۔ تم جب اور جس زمانے میں چاہو ہمیں ایک آواز دے کر ہی بلا سکتے ہو تمہاری خدمت ہمارا فرض ہے اور ہم اپنا فرض کبھی نہیں بھولتے۔ مجھے بتاؤ۔ میں تمہاری کیا خدمت کر سکتا ہوں"

ناگ نے کہا۔

"شیش ناگ مجھ سے چھوٹے درجے کا سانپ ہے۔ اس نے بغاوت کر دی ہے اور اپنے طلسم کے زور سے ناگ دیوتا بن بیٹھا ہے۔ ناگ دیوتا بنتے ہی اس نے بے انصافی اور ظلم شروع کر دیا ہے۔ وہ سانپوں کو گھناؤنی سزا دیتا ہے۔ اور ان سے ایسے کام کرواتا ہے جو ناجائز

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اس غدار کو اس کی بغاوت کی سزا دی جائے۔ اور زمین اور سمندر کے سانپوں کو اس کے ظلم سے نجات دلائی جائے اور میں پھر سے ناگ دیوتا بن کر سانپوں کے حقوق کی حفاظت کروں۔"

فرعون سانپ نے کہا۔

"ناگ دیوتا! میں یہ سن کر حیران ہوا ہوں کہ شیش ناگ اب ناگ دیوتا بن گیا ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔ یہ ہمارے قانون کی خلاف ورزی ہے۔ شیش ناگ کو اس جرم کی سزا ملے گی۔"

ناگ بولا۔

"مگر شیش ناگ کے پاس کئی ایک خطرناک طلسم ہیں۔ اس نے مجھے بھی اپنے طلسم سے کئی ماہ تک بچھو بنائے رکھا تھا۔"

فرعون سانپ نے کہا۔

"ناگ دیوتا! ہم فرعون سانپوں کے سامنے اس کا طلسم بے کار ہے۔ ہمارا طلسم ہم سے شروع ہوتا ہے۔ وہ کون سا طلسم ہے جس کا

ہمیں علم نہیں۔ اور جس کا ہمارے پاس توڑ نہیں۔ تم بے فکر ہو جاؤ۔ شیش ناگ اب زندہ نہیں رہ سکے گا۔ ایسے ظالم سانپ کو جو دوسرے سانپوں پر ظلم کرے زندہ نہیں رہنے دیا جائے گا۔ میں تمہیں اپنا خاص منکا دیتا ہوں۔ اس منکے کو اپنے منہ میں رکھ کر تم شیش ناگ کے سامنے جاؤ گے تو اس کا کوئی طلسم تم پر اثر نہیں کر سکے گا۔ تم اسے بڑی آسانی سے شکست دے سکو گے۔"

اور پھر فرعون سانپ نے اپنے منہ سے نیلے رنگ کا ایک چمکیلا منکا اگل دیا۔ ناگ نے وہ منکا اٹھا لیا۔ فرعون سانپ کہنے لگا۔

"جب تم شیش ناگ کو ختم کر چکو گے تو اس کے دوسرے دن یہ منکا اپنے آپ غائب ہو کر میرے پاس پہنچ جائے گا۔ اب میں جاتا ہوں۔"

اتنا کہہ کر فرعون سانپ آہستہ آہستہ اوپر اٹھنے لگا۔ اور پھر چھت پر جا کر غائب ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی نیلی روشنی بھی غائب ہو گئی۔ ماریا، کیٹی اور تھیوسانگ فوراً پردے سے باہر نکل آئے۔ تھیوسانگ نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"ناگ! اب شیش ناگ کا مقابلہ کرنا تمہارے لیے مشکل نہیں ہوگا۔"

ناگ نے نیلا منکا انہیں بھی دکھایا اور کہا۔

"یہ فرعون مصر کے زمانے کے سانپوں کا خاص منکا ہے۔ اس کی ایک تاثیر یہ بھی ہے کہ اگر کوئی آدمی اسے پانی میں ڈال کر وہ پی جائے تو وہ فرعونوں کے اس مردہ شہر میں پہنچ جائے گا۔ جہاں مرے ہوئے فرعون شہزادیاں، شہزادے اور ان کے محلوں میں رہنے والے مردہ لوگ موت کے بعد کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔"

"کتنی عجیب بات ہے۔" کیٹی کے منہ سے نکل گیا ناگ نے کہا۔

"ہاں، مگر یہ منکا ہمارے لیے بہت قیمتی ہے۔ مجھے ابھی شیش ناگ کے پاس جانا ہوگا۔ ہمارا دوست ہرش ناگ سخت اذیت میں ہے۔"

ناگ نے ماریا نخیو سانگ اور کیٹی کو اسی مکان میں رہنے کی ہدایت کی۔ فرعون سانپ کا منکا اپنے منہ میں ڈالا اور مکان سے نکل کر سیدھا سمندر کنارے والی چٹانوں کی طرف روانہ ہوگیا۔

شام ہو رہی تھی۔ سمندر کی لہریں دور دور سے آ کر چٹانوں سے ٹکرا رہی تھیں۔ ناگ نے سانس اندر کو کھینچا اور ایک سمندری سانپ کی شکل اختیار کر کے سمندر میں چھلانگ لگا دی۔ وہ پانی کے نیچے ہی نیچے سمندر کی اندھیری تہوں میں پہنچ گیا جہاں چٹانوں کی بنیاد تھی جس کی پتھریلی دیوار پر زنگار کی موٹی تہہ جمی ہوئی تھی۔ ان چٹانوں کی دیوار کے نیچے ایک سرنگ اندر کو جاتی تھی۔ ناگ کو اس سرنگ میں سے شیش ناگ کی بو آ رہی تھی۔ وہ پانی سے بھری ہوئی سرنگ کے اندر تیرتا آگے ہی آگے نکل گیا۔ کافی دور جا کر سرنگ ایک طرف کو گھوم گئی۔ پھر پانی اترنا شروع ہوگیا۔ اور ایک مقام پر پانی بالکل ہی غائب ہوگیا۔ سرنگ کے فرش پر چھوٹے چھوٹے بے شمار رنگین پتھر بکھرے ہوئے تھے۔ شیش ناگ کی بو اب تیز ہو گئی تھی۔ سرنگ ایک سنگ سرخ کے دروازے پر جا کر ختم ہو گئی۔ ناگ نے دروازے میں جھانک کر دیکھا۔ دوسری طرف ایک عالی شان دالان تھا۔ جس کے نیلے اور سیاہ ستون چھت تک گئے ہوئے تھے ناگ نے پہلا کام یہ کیا کہ اپنے اصلی سانپ کے روپ میں آگیا۔ فرعون سانپ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لگا منکا اس کے منہ میں ہی تھا۔ ناگ کو اس فرعونی منکے کی گرمی اپنے منہ میں محسوس ہو رہی تھی۔

ناگ سنگ مرمر کے دالان میں دیوار کے ساتھ لگ کر رینگتا ہوا ایک زینے کی طرف آیا جو اس دالان سے ہی نیچے جاتا تھا۔ اس زینے کی سیڑھیاں بھی سنگ مرمر کی تھیں اور دیواروں پر سرخ پتھر لگے ہوئے تھے۔

ناگ کو سانپوں کی دھیمی دھیمی سرگوشیاں سنائی دیں۔ زینے سے اترنے کے بعد ناگ نے دیکھا کہ سامنے ایک ہیرے جواہرات جڑا ہوا تخت بچھا ہے جس کے اوپر چھت کا سایہ ہے۔ تخت کے سامنے سیپ کے پیالوں میں کتنے ہی سانپ کنڈلی مارے بیٹھے ایک دوسرے سے دھیمی آواز میں باتیں کر رہے تھے۔ ناگ کو محسوس ہوا کہ اس کی بو ان تک نہیں پہنچ رہی تھی۔ شاید اس کی وجہ وہ فرعونی منکا تھا جو ناگ نے منہ میں چھپا رکھا تھا۔ ورنہ سانپ کی موجودگی کو سانپ فوراً محسوس کر لیتا ہے۔

ناگ ایک طرف چھپ کر بیٹھ گیا۔ اتنے میں سانپ ایک دم چپ ہو گئے۔ پھر سامنے والی دیوار میں جو دروازہ تھا اس کا جالیوں والا پردہ ایک طرف ہٹ گیا اور شیش ناگ کی سواری داخل ہوئی۔ شیش ناگ

اپنے پانچ پھن دار چہروں کے ساتھ چوکی پر کنڈلی مارے بڑی شان سے بیٹھا تھا۔ اس کی چوکی کو سات بڑے سانپوں نے اپنے پھنوں پر اُٹھا رکھا تھا اور وہ فرش پر رینگتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے۔ شیش ناگ تخت پر آ کر بیٹھ گیا۔ اسے بھی ناگ کی بو نہیں محسوس ہوئی تھی۔ یہ بات ناگ کے لیے تسلی بخش تھی۔

ناگ بڑے غور سے شیش ناگ کو دیکھ رہا تھا۔

شیش ناگ کے بڑے منہ کا پھن اوپر کو بلند ہوا۔ پھر اس رعب دار چھنکار والی آواز آئی۔

"ناگن کے اس بچے کو پیش کیا جائے جو ہمارے غدار ہرشن ناگ کی کوٹھری میں داخل ہوا تھا"

ناگ چونکا۔ ماریا نے اسے بتایا تھا کہ ایک ناگن کے بچے کی زبانی اسے معلوم ہوا تھا کہ ہرشن ناگ کو یہ سزا ملی ہے کہ اسے برف کے تھیلے میں بند کر دیا گیا ہے۔ یہ ناگن کا بچہ غلطی سے اس کوٹھڑی میں داخل ہو گیا تھا۔ جس میں ہرشن ناگ برف کے تھیلے میں ڈال کر رکھا گیا تھا۔ یہ خبر کسی طرح شیش ناگ تک پہنچ گئی تھی۔ اور وہ ناگن کے بچے کو اس غلاف ورزی کی سزا دینا چاہتا تھا۔ اسی وقت ناگن اور اس کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بچے کو پیش کر دیا گیا۔

ناگن بے چاری کا بُرا حال تھا۔ وہ جانتی تھی کہ شیش ناگ دیوتا ایک ظالم سانپ ہے اور وہ اس کے بچے کو وہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔

اس نے فوراً ہی اپنا سر زمین پر لگا دیا اور رحم کی بھیک مانگتے ہوئے بولی۔

"عظیم ناگ دیوتا! میرے بچے سے غلطی ہو گئی ہے۔ اسے معاف کر دیا جائے۔"

ناگن کا بچہ بھی گھبرایا ہوا تھا۔ شیش ناگ نے زور دار پھنکار ماری اور کہا۔

"تمہارے بچے نے ہمارے قانون کے خلاف بات کی ہے۔ اسے سزا دی جائے گی۔"

پھر شیش ناگ نے حکم دیا کہ ناگن کے بچے کی گردن اُڑا دی جائے۔ ناگن ماں کا دل تڑپنے لگا۔ وہ اپنے بچے سے لپٹ گئی۔ لیکن اسی لمحے دو سانپ آگے بڑھے۔ وہ ناگن کے بچے کی گردن اپنے منہ میں لے کر کاٹنے ہی والے تھے کہ دربار میں ایک عجیب پھنکار کی آواز گونج اُٹھی۔ اس آواز میں ایک دبدبہ اور رُعب تھا۔ سب کی نظریں اس آواز کی طرف اُٹھ گئیں۔ شیش ناگ بھی

اِدھر دیکھنے لگا۔

اس طرف سے ناگ نکل کر سامنے آ گیا۔ شیش ناگ نے ناگ کو دیکھا تو اس کا خون کھول اٹھا۔ غصّے کے مارے اس کے پانچوں منہ پھنکارنے لگے۔ اس کے ہر منہ سے خوفناک آوازیں بلند ہوئیں۔

"ناگ! تم محض ایک معمولی سانپ ہو۔ میں ناگ دیوتا ہوں۔ تمہاری موت تمہیں یہاں کھینچ لائی ہے۔"

ناگ بڑے سکون سے کنڈلی مارے اپنا سیاہ چوڑا پھن اُٹھائے بیٹھا تھا۔

اس نے کہا۔

"شیش ناگ! میں تمہاری موت بن کر یہاں آیا ہوں۔ اب ان سانپوں کو تمہارے ظلم و ستم سے نجات ملنے والی ہے۔"

ناگ نے ایک زبردست پھنکار کے ساتھ لپک کر ناگن بچے کو اپنے ساتھ لگا لیا۔ اور کہا۔

"تم اب کسی سانپ اور اس کے بچے پر ظلم نہیں کر سکو گے۔"

شیش ناگ تو غصّے سے کانپنے لگا۔ اس کے ایک منہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے تیز شعاع نکل کر ناگ پر پڑی۔ مگر ناگ کے منہ میں
فرعون سانپ کا منکا موجود تھا۔ شعاع اس کے جسم کے
قریب آکر غائب ہو گئی۔ ناگ نے کہا۔

"تمہارا کوئی طلسم کام نہیں کر سکے گا۔ اس لیے
کہ تم ظالم ہو۔ اور ظالم کا طلسم ایک سچے
انسان کے سامنے بے اثر ہو جاتا ہے"

شیش ناگ کے سارے پھن دس فٹ بلند ہو
گئے۔ اس کے ہر پھن کے منہ سے شعلے نکل نکل کر
ناگ پر گرنے لگے۔ مگر ناگ اپنی جگہ پر بیٹھا رہا۔ شعلے
اس سے ایک گز پیچھے رہ کر بھسم ہوتے جاتے تھے۔
جب شیش ناگ نے اپنا ہر وار خالی جاتے دیکھا
تو چلا کر سانپوں کو حکم دیا۔

"ناگ کے ٹکڑے اڑا دو"

اس وقت ناگن ماں نے اپنا سر اٹھا کر سانپوں سے
کہا۔

"میرے بھائیو! ناگ ہمارا ہمدرد ہے۔ وہ
میرے بچے کو بچانے آیا ہے۔ یہی ہمارا
اصلی ناگ دیوتا ہے۔ ہمیں شیش ناگ کے ظلم
کے خلاف بغاوت کر دینی چاہیئے۔ کوئی اس

ظالم کا حکم نہ مانے"

شیش ناگ کی چیخ بلند ہوئی۔ سارا دربار لرز گیا۔
اس نے کہا۔

"جس نے میرا حکم نہ مانا میں اسے جلا کر راکھ
کر دوں گا"

ناگ نے کہا۔

"سچائی کو جھوٹ پر فتح مل چکی ہے۔ اب تم
کچھ نہیں کر سکتے۔ اپنی موت کے لیے تیار
ہو جاؤ۔ میں اب تمہیں معاف نہیں کروں گا"

اور ناگ نے ایک زبردست پھنکار ماری اور ایک
دم سے ایک بہت بڑے اژدہا کا روپ بدل لیا۔
یہ اژدہا اتنا بڑا تھا کہ اس کا سر چھت سے لگ
رہا تھا۔ شیش ناگ اگرچہ ناگ دیوتا بن بیٹھا تھا۔
مگر اس میں اتنی طاقت نہیں تھی کہ وہ کوئی روپ
بدل سکتا۔ ناگ اژدہا نے نیچے جھک کر شیش ناگ
کو اپنے کھلے جبڑوں میں جکڑ لیا۔ اور دو تین جھٹکے دیئے۔
شیش ناگ کا جسم دو ٹکڑے ہو گیا۔ ایک ٹکڑا اژدھا
کے منہ میں ہی رہا اور دوسرا ٹکڑا سنگ مرمر کے
فرش پر گر کر تڑپنے لگا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ناگ اژدہا نے دوسرے ٹکڑے کو بھی منہ میں دبوچ لیا اور پھر شیش ناگ کو اپنے دانتوں میں پکڑ کر تین بار جھٹکے دیئے اور نیچے فرش پر اس کی تڑپتی ہوئی لاش کے ٹکڑے رکھ کر اس پر پھونک ماری۔ ناگ کی پھونک آگ کا ایک لمبا شعلہ تھا۔ شیش ناگ کے جسم کے ٹکڑوں کو آگ لگ گئی اور وہ جل کر راکھ کی ڈھیری بن گیا۔ سارے سانپ خوشی سے نعرے لگانے لگے۔ ناگ پھر سے اپنے اصلی سیاہ سانپ کی شکل میں آگیا۔ دربار کے سارے سانپ ناگ دیوتا کے آگے جھک گئے۔

"عظیم ناگ دیوتا کی جے ہو"

ناگن ماں نے اپنا بچہ ناگ کے سامنے رکھ دیا۔ جواب بڑا خوش تھا۔ ناگ نے ناگن کے بچے کو پیار کیا اور ناگن سے کہا۔

"اچھی بہن! خدا کی مدد سے میں نے تیرے بچے کو ظالم کے ظلم سے بچا لیا۔"

پھر ناگ کے حکم سے ہرش ناگ کو برف کے تہخانے سے نکال کر اس کے سامنے لایا گیا۔ چار سانپ آگے بڑھے۔ انہوں نے اپنی گرم پھنکاروں سے ہرش ناگ کے

ٹھنڈے برف جسم کو فوراً گرمی پہنچائی کہ پھر سے زندہ کر دیا۔ ہرش ناگ نے ناگ دیوتا کو تخت پر بیٹھے دیکھا تو خوش ہو کر سر جھکا دیا۔ ناگ نے کہا۔

"ہرش ناگ! تم نے بُرے حالات میں بھی ظلم کے آگے سر نہیں جھکایا۔ بہادر اور باکردار لوگ ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔ وہ ظلم کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اور سچائی پر آنچ نہیں آنے دیتے۔ میں ناگ دیوتا اعلان کرتا ہوں کہ آج سے ہرش ناگ شیش ناگ بن کر اس تخت پر بیٹھے گا"

سارے سانپ خوشی سے پھنکاریاں مارنے لگے۔ ہرش ناگ نے ناگ دیوتا کی تعظیم کی اور کہا۔

"عظیم ناگ دیوتا! میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ میں نے جھوٹ کا ساتھ نہیں دیا۔ قدرت نے مجھے اس کا یہ انعام دیا ہے۔"

ناگ نے ہرش ناگ کو خود شیش ناگ کا تاج پہنایا اور اسے تخت پر بٹھایا۔ سب سانپوں نے ناگ دیوتا کی جے ہو۔ شیش ناگ کی جے ہو کے نعرے لگائے۔ ناگ نے ان سے اجازت لی اور چٹانی سمندر سے نکل باؤلی والے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مکان کی طرف چل پڑا۔ فرعون سانپ کا منکا ابھی تک اس کے منہ میں تھا۔ اسے دوسرے روز اپنے آپ غائب ہونا تھا۔ مکان پر آکر ناگ نے تھیو سانگ، ماریا اور کیٹی کو جب شیش ناگ کی تباہی کی داستان سنائی تو وہ خوشی سے تالیاں بجانے لگے۔ ناگ نے اپنے منہ سے منکا نکال کر ایک پیالے میں رکھ دیا اور کہا۔

"یہ فرعون سانپ کی امانت ہے۔ اسے کوئی ہاتھ نہ لگائے۔"

فرعون سانپ کے منکے کا رنگ نیلا تھا۔ اور پیالے کا رنگ بھی نیلا تھا۔ ایک نظر دیکھنے سے معلوم نہیں ہوتا تھا کہ پیالے میں فرعون سانپ کا منکا پڑا ہے۔ کیونکہ اس کا اپنا نیلا رنگ پیالے کے نیلے رنگ کے ساتھ مل گیا تھا۔ اب وہ اس شہر سے نکلنے کا پروگرام بنانے لگے۔ وہ اب عنبر کی تلاش میں جانا چاہتے تھے۔

ماریا کا خیال تھا کہ ہندوستان کے اس شہر کو چھوڑ کر ملک روم کی طرف کوچ کیا جائے۔ کیونکہ عنبر ہو سکتا ہے وہاں کسی مصیبت میں گرفتار ہو۔ جبکہ کیٹی کی رائے تھی کہ ملک دمشق کا رخ کیا جائے۔ صرف تھیو سانگ کی

تجویز تھی کہ شہر قرطاجنہ چلا جائے۔ مگر کسی کو یہ معلوم نہیں تھا کہ عنبر ملک سوریہ کے شہر میں ملوخ مندر کے باہر بت بنا کھڑا ہے اور آتے جاتے لوگ اس پر مٹی پھینکتے ہیں کیونکہ عنبر نے ان کے سب سے بڑے دیوتا ملوخ کے بت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا۔

آخر یہ فیصلہ ہوا کہ ملک دمشق ہی کی طرف چلا جائے۔ دمشق ملک سوریہ کی سرحد پر تھا۔ وہاں سے زیادہ دور نہیں تھا۔ انہوں نے کوچ کرنے کی تیاریاں شروع کر دیں۔ ان کا پروگرام یہ تھا کہ کورومنڈل کی بندرگاہ سے کسی بادبانی جہاز میں سوار ہو کر سفر کریں گے۔ رات گئے تک وہ عنبر کا سراغ لگانے کے بارے میں آپس میں صلاح مشورہ کرتے رہے۔ انہوں نے سفر کی پوری تیاریاں کر لی تھیں۔ آدھی رات کے بعد وہ یونہی آرام کرنے کے لیے مکان میں ادھر ادھر پڑ گئے۔ اس رات بڑی گرمی تھی۔ ناگ اور تھیو سانگ تو مکان کے باغیچے میں گھاس پر لیٹ گئے۔ جبکہ ماریا نے کہا کہ وہ سمندر کی ٹھنڈی ہوا میں اڑتی ہوئی رات گزارے گی۔ کیٹی نے کہا۔

"میں کمرے میں ہی قالین پر لیٹتی ہوں۔ کیونکہ مجھے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کمرے کی فضا میں سکون ملتا ہے۔"

چنانچہ کیٹی کمرے میں قالین پر لیٹ گئی۔ اس نے شمع بجھا دی تھی۔ لیکن اس رات گرمی اور حبس کچھ زیادہ ہی بڑھ گیا تھا۔ کچھ دیر لیٹے رہنے کے بعد کیٹی کو سخت گرمی کا احساس ہوا۔ اس سے پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا تھا۔ اصل میں یہ اس فرعونی منکے کا اثر تھا جو اسی کمرے میں تپائی پر صراحی کے پاس نیلے پیالے میں پڑا تھا۔ اس منکے میں سے گرمی کی دھیمی دھیمی شعاعیں خارج ہو رہی تھیں۔ کمرے میں گرمی اس منکے کی شعاعوں کی وجہ سے تھی۔ کیٹی کو اپنا حلق خشک ہوتا محسوس ہوا تو اس نے سوچا کہ اٹھ کر پانی پینا چاہیئے۔ شاید اس سے کچھ سکون ملے۔

کیٹی اٹھی۔ اس نے صراحی میں سے پانی انڈیل کر پیالے میں ڈالا۔ اگرچہ وہ اندھیرے میں دیکھ سکتی تھی مگر پیالے میں پڑا ہوا نیلا فرعونی منکہ اس کو اس لیے نظر نہ آسکا کیونکہ نیلے منکے کا رنگ پیالے کے رنگ سے مل گیا تھا۔ کیٹی نے پیالے میں پانی ڈال کر اسے پی لیا۔ جب پیالے کا پانی ختم ہوا تو منکا لڑھک کر اس کے ہونٹوں کے پاس آ گیا۔

کیٹی کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔ اس نے ڈر کر پیالہ ہٹایا اور منکے کو دیکھا۔ اس سے بہت بڑی غلطی ہو گئی تھی۔ اس نے انجانے پن میں فرعونی سانپ کے منکے والا پانی پی لیا تھا۔ اِسے یاد آگیا۔ ناگ نے کہا تھا۔

"اس منکے کی ایک اور تاثیر بھی ہے۔ اگر اسے پانی میں ڈال کر وہ پانی پی لیا جائے تو وہ مرے ہوئے فرعونوں کی اس مردہ بستی میں پہنچ جائے گا جہاں مرے ہوئے فرعون بادشاہ مردہ شہزادیاں اور ان کے دربار کی کنیزیں اور اور غلام مردہ، محلوں میں دوسری زندگی بسر کرتی ہیں۔"

کیٹی نے چیخ مار کر ناگ اور تھیوسانگ کو بلانا چاہا مگر اس کے حلق سے آواز نہ نکل سکی۔ وہ باہر کو بھاگی مگر دروازے کے پاس ہی گر پڑی۔ اس نے اُٹھنے کی کوشش کی تو اس کے جسم نے حرکت کرنے سے انکار کر دیا۔ اس نے اپنے جسم پر نگاہ ڈالی۔ اس کی ٹانگیں غائب ہو چکی تھیں۔ پھر اس کے دونوں بازو بھی غائب ہو گئے۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ اس کا باقی جسم بھی غائب ہو گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

باہر کسی کو خبر نہ تھی کہ اندر کیٹی کے ساتھ کتنا بھیانک حادثہ گزر چکا ہے۔ باغیچے میں تھیوسانگ اور ناگ ٹھنڈی گھاس پر لیٹے آپس میں عنبر کے بارے میں باتیں کر رہے تھے۔ ماریا وہاں سے دُور سمندر کے اوپر ہوا میں چکر لگا رہی تھی۔ آہستہ آہستہ رات گزرتی جا رہی تھی۔ پھر مشرق کی طرف سے سورج نکلنے لگا۔ دن چڑھ آیا۔

اچانک تھیوسانگ نے ناک سکیڑی اور کہا۔

"ناگ! تم نے محسوس کیا؟ مجھے کیٹی کی خوشبو نہیں آ رہی ہے"

ناگ نے سانس روک لیا اور بولا۔

"ہاں۔ کیٹی کی خوشبو نہیں آ رہی۔ ہو سکتا ہے وہ بھی شہر کی سیر کو نکل گئی ہو۔ مگر ــــ مگر اگر وہ یہاں سے دُور بھی ہے جب بھی اس کی ہلکی سی خوشبو ضرور آنی چاہیئے"

ناگ ایک دم سے چونک کر اُٹھ کھڑا ہوا۔

"تھیوسانگ! میرے ساتھ کمرے میں آؤ"

تھیوسانگ بھی ناگ کے پیچھے دوڑا۔ انہوں نے کمرے میں جا کر دیکھا کہ کیٹی وہاں پر نہیں ہے۔ ناگ فوراً تپائی پر رکھے پیالے کی طرف بڑھا۔ فرعونی سانپ

کا منکا غائب تھا۔ ناگ نے پیالہ اُٹھا کر دیکھا۔ اس میں تھوڑا سا پانی ابھی موجود تھا۔ ناگ نے اپنا سر تھام لیا

"تھیوسانگ بہت افسوسناک حادثہ ہو گیا ہے۔ کیٹی نے منکے والا پانی پی لیا ہے"

تھیوسانگ پریشان ہو کر بولا۔

"تو کیا۔ کیا کیٹی اب؟؟"

ناگ نے گہرا سانس بھر کر کہا۔

"ہاں! وہ فرعونوں کی مردہ بستی میں پہنچ گئی ہے۔ فرعون سانپ نے مجھے یہی کہا تھا"

"مگر کیٹی نے ایسا کیوں؟" تھیوسانگ نے تعجب سے پوچھا۔

ناگ بولا۔

"کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ ہو سکتا ہے اسے منکے کی وجہ سے یہاں گرمی لگی ہو۔ اور اس نے صراحی میں سے پیالے میں پانی انڈیل کر پی لیا ہو"

تھیوسانگ کہنے لگا۔

"مگر کیا اسے اس میں پڑا ہوا منکا نظر نہیں آیا؟"

ناگ نے پیالہ تھیوسانگ کی طرف بڑھا کر کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"منکے کا نیلا رنگ پیالے کے نیلے رنگ سے رل گیا تھا۔ کیٹی اندازہ نہیں لگا سکی۔"

تھیوسانگ بولا۔

"اب کیا ہوگا؟ تم۔ تم فرعون سانپ کو بلاؤ اس سے کہو کہ کیٹی کو واپس لا دے۔"

ناگ تھیوسانگ کو لے کر کمرے سے باہر آگیا اور بولا۔

"شاید اب فرعون سانپ بھی ہماری کچھ مدد نہیں کر سکتا۔ میرا خیال ہے کہ یہ بات اس کے اختیار میں نہیں ہے۔ کیٹی اب مردہ فرعونوں کے قبضے میں چلی گئی ہے۔"

تھیوسانگ نے جھنجھلا کر کہا۔

"ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔ تم جس طرح بھی ہو فرعون سانپ کو بلاؤ۔ اسے کہو کہ ہماری بہن کیٹی ہمیں واپس کرے۔"

ناگ نے کہا۔

"فرعون سانپ نے مجھے پہلے ہی خبردار کر دیا تھا کہ منکے والا پانی کوئی نہ پیئے۔ کیٹی کو ہوشیاری سے کام لینا چاہیئے تھا۔"

تھیوسانگ کہنے لگا کہ فرعون سانپ کا وہ منحوس منکا

بھی غائب ہے۔ ناگ بولا۔

"اسے منحوس نہ کہو۔ اس کی وجہ سے میں نے شیش ناگ کو شکست دی ہے اور پھر منکے کو تو صبح ہوتے اپنے آپ غائب ہو جانا تھا۔"

اتنے میں ماریا بھی آگئی۔ جب اسے کیٹی کے ساتھ گزرے حادثے کا پتہ چلا تو وہ بھی پریشان ہو گئی۔ اس نے ناگ کو زور دے کر کہا کہ فرعون سانپ کو بلا کر کیٹی کے بارے میں پوچھا جائے کہ وہ کیسے واپس آسکتی ہے۔ ناگ فرعون سانپ کو بلانے کے لیے رضا مند ہو گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

موت کی اگربتی

ناگ فوراً عمل پڑھنے بیٹھ گیا۔

خاص عمل کرتے اور اشلوک پڑھنے کے بعد ناگ نے فرعون سانپ کو پکارا تو وہ اسی طرح چھت سے آتی نیلی روشنی کے ساتھ نیچے اتر آیا۔ ناگ نے سب سے پہلے تو اس کا شکریہ ادا کیا کہ اس کے منکے کی وجہ سے وہ شیش ناگ کو ختم کر کے ناگ۔ دیوتا بن گیا ہے۔ پھر اس نے کیٹی کے حادثے کا ذکر کیا۔ تو فرعون سانپ خاموش ہو گیا۔ اس نے اپنی گردن نیچے کر لی۔ کچھ دیر چپ رہنے کے بعد بولا۔

"تمہاری بہن نے اپنی زندگی کی سب سے بڑی حماقت کی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ وہ جہاں پہنچ چکی ہے۔ وہاں سے اب کبھی واپس نہیں آسکے گی۔"

ناگ نے گھبرا کر کہا۔

"نہیں نہیں فرعون سانپ — میرے دوست۔ تم نے پہلے بھی میری مدد کی ہے۔ اب بھی میری مدد کرو۔ اور میری بہن کیٹی کو واپس لادو۔"

فرعون سانپ کے منہ سے ایک پھنکار نکلی۔ اس نے گھبرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"مجھے کیٹی کے جرم میں شریک نہ کرو۔ میں ابھی مرنا نہیں چاہتا۔ مرنے کے بعد مردہ فرعون کی بستی میں جانے کے تصور ہی سے میرے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ میں نے تمہیں خاص طور پر منع کیا تھا۔ کہ میرے منکے میں کوئی پانی ڈال کر ہرگز نہ پینے۔ اب میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔"

فرعون سانپ آہستہ آہستہ اوپر کو اٹھنے لگا۔ تو ناگ نے بے چینی سے کہا۔

"میرے دوست! صرف اتنا بتا دو کہ ہم اسے کہاں جا کر تلاش کریں۔"

فرعون سانپ نے پھنکار ماری اور کانپتی آواز میں کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"اس بستی کو کوئی راستہ نہیں جاتا۔"
یہ کہا اور تیزی سے چھت کی طرف اُڑا اور غائب ہو گیا۔ ان دونوں کی گفتگو پردے کے پیچھے بیٹھے تھیوسانگ اور ماریا نے بھی سُن لی تھی۔ وہ پہلے سے زیادہ پریشان ہو گئے۔ پہلے تو یہ امید بھی تھی کہ شاید کیٹی کا کچھ سراغ مل جائے مگر اب تو فرعون سانپ نے انہیں بالکل ہی نا امید کر دیا تھا۔ ناگ الگ مایوسی کے عالم میں سر جھکائے بیٹھا تھا۔ ماریا بولی۔

"ہمیں فرعون سانپ کی باتوں پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیئے۔ ہم کوشش کر کے کیٹی جہاں گئی ہے وہاں سے اُسے واپس لا سکتے ہیں۔"

تھیوسانگ بولا۔

"لیکن ہمیں تو یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ کہاں چلی گئی ہے۔"

ناگ کچھ سوچ کر بولا۔

"اب صرف ایک ہی طریقہ ہے۔ ملک سوریہ میں ایک بہت پرانا اہرام ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس میں کسی نیک دل مصری راہب کی ممی دفن ہے۔ مجھے اس کے تابوت پر جا کر چلّہ

کرنا ہوگا۔ ہو سکتا ہے۔ نیک دل مصری راہب کی روح ہماری کچھ راہنمائی کر سکے۔ اور ہمیں فرعونوں کی مردہ بستی کے بارے میں کچھ بتا سکے۔"

ماریا اور تھیوسانگ نے ایک زبان ہو کر کہا کہ پھر ہمیں فوراً ملک سوریہ کی طرف روانہ ہو جانا چاہیئے۔ کیونکہ کیٹی کہیں بالکل ہی ہمارے ہاتھ سے نہ نکل جائے۔

چنانچہ وہ اسی وقت مکان کو چھوڑ شہر کی بندرگاہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ وہاں ایک بادبانی بحری جہا پر سامان لادا جا رہا تھا۔ معلوم ہوا کہ یہ جہاز ملک روم کی طرف تجارت کا سامان لے کر جا رہا ہے۔ راستے میں عتیکا کی بندرگاہ پر بھی ٹھہرے گا۔ عتیکا کی بندرگاہ سے سوریہ کا شہر ایک دن کے فاصلے پر صحرا میں تھا۔ ناگ نے کہا۔

"ہمیں اسی جہاز پر سفر کرنا ہوگا۔"

اس بادبانی جہاز کو دو روز بعد سفر پر روانہ ہونا تھا۔ مجبور ہو کر وہ وہیں بندرگاہ پر ایک جگہ بیٹھ کر انتظار کرنے لگے۔ دو دن وہیں گزارے۔ تیسرے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

روز صبح کے وقت وہ جہاز پر دوسرے مسافروں کے ساتھ سوار ہوئے اور کچھ دیر بعد جہاز نے لنگر اٹھایا۔ بادبان کھولے اور سمندر میں اپنے طویل سفر پر روانہ ہوگیا۔

اب ہم کیٹی کی طرف چلتے ہیں اور یہ پتہ کرتے ہیں کہ فرعونی مٹکے والا پانی پینے کے بعد اس پر کیا گزری؟ کیٹی فرعونی مٹکے والا پانی پینے کے ساتھ ہی فرش پر دروازے کے پاس گر پڑی تھی۔ پہلے اس کی ٹانگیں غائب ہوئیں۔ اور پھر اس کے بازو اور پھر باقی دھڑ بھی غائب ہوگیا تھا۔ اس وقت وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔ جب اسے ہوش آیا تو اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا۔ اسے ایک چھت نظر آئی جس پر انسانی کھوپڑیاں اینٹوں کی طرح لگی ہوئی تھیں۔ فضا میں ہلکی دھیمی نیلی روشنی پھیلی تھی۔ اور عجیب قسم کے لوبان کی بو آ رہی تھی۔ ایسی بو مردوں کے تابوتوں سے آیا کرتی ہے۔ کیٹی کو محسوس ہوا کہ وہ کسی ٹھنڈے فرش پر چت لیٹی تھی۔

اس نے محسوس کیا کہ اس کا جسم ثابت اور سالم ہے۔ اور وہ اٹھ سکتی ہے۔ دیکھ سکتی ہے۔ سوچ سکتی

ہے۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔ کیا دیکھتی ہے کہ وہ ایک تابوت نما کمرے میں ہے۔ دیواروں پر بھی انسانی ڈھانچوں کی ہڈیاں اور کھوپڑیاں لگی تھیں۔ کیٹی کے سرہانے کی طرف ایک سیاہ موم بتی جل رہی تھی۔ جس میں سے نیلے رنگ کی لَو نکل کر دھیمی دھیمی روشنی دے رہی تھی۔ کمرہ تنگ تھا اور بالکل خالی پڑا تھا۔ کیٹی نے سب سے پہلے اپنے جسم کا جائزہ لیا وہ بالکل ٹھیک تھی۔ اس کا لباس بھی نہیں بدلا تھا۔ کمرے میں کسی جگہ کوئی دروازہ یا روشن دان تک نہیں تھا۔ کیٹی اٹھ کر دیوار کے پاس گئی۔ دیوار میں انسانی بازوؤں پنڈلیوں اور شانوں کی ہڈیاں ساتھ ساتھ چن کر لگائی گئی تھیں۔ کمرے کی چاروں دیواریں ہی ایسی تھیں۔ چھت کے ساتھ لگی کھوپڑیوں کی آنکھوں کے سوراخ اپنے تاریک ڈیلوں سے کیٹی کو گھور رہے تھے۔ اس نے تنگ آکر زور سے آواز دی۔

"میں کہاں ہوں؟ یہاں کوئی ہے؟"

کیٹی کی آواز چھت کی کھوپڑیوں سے ٹکرائی تو جیسے ساری کی ساری کھوپڑیوں نے ان الفاظ کو بھاری اور ڈراؤنی آواز میں دہرایا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"میں کہاں ہوں؟ یہاں کوئی ہے؟"

کیٹی سہم کر دیوار کے ایک طرف لگ گئی۔ اس کا دل زور سے دھڑکنے لگا۔ اس قسم کے حالات سے کیٹی کبھی دوچار نہیں ہوئی تھی۔ اسے اتنا معلوم تھا کہ وہ فرعون کی مردہ بستی میں آگئی ہے۔ مگر یہ بستی کہاں تھی؟ اس بستی سے کیسے فرار ہوا جا سکتا ہے؟ کیٹی کو اِن سوالوں کے جواب چاہییں تھے۔ مگر اس وقت اِسے اس قبر نما کوٹھڑی سے نکلنے کی فکر تھی۔ اس نے ایک بار پھر چاروں دیواروں کا جائزہ لیا۔ وہ انسانی ہڈیوں کو ہاتھ لگا کر ٹٹولنے لگی۔ کہ شاید وہاں کوئی خفیہ کل ہو جس کے دبانے سے کوئی دیوار شق ہو جائے اور اِسے باہر نکلنے کا راستہ مل جائے۔ مگر انسانی ہڈیوں کو اس طرح ساتھ ساتھ جوڑ کر لگایا گیا تھا۔ کہ ان کے درمیان ذرا سی بھی جگہ نہیں چھوڑی گئی تھی۔

اچانک کیٹی کو بند کمرے کی فضا میں ایک عجیب قسم کی تیز بُو کا احساس ہوا۔ اس کی نگاہ اپنے آپ چھت کی طرف اُٹھ گئی۔ کیا دیکھتی ہے کہ چھت کے عین درمیان میں لگی انسانی کھوپڑی کے منہ میں سے دھوئیں کی ایک لکیر نکل کر کمرے میں پھیل رہی ہے۔ یہ تیز بُو اس دھوئیں کی تھی۔

کیٹی غور سے دھوئیں کی لکیر کو دیکھ رہی تھی۔ اس کا سر چکرانے لگا۔ اس کے پاؤں بھاری ہونا شروع ہو گئے۔ اس کی ٹانگیں کپکپانے لگیں۔ وہ فرش پر بیٹھ گئی۔ پھر اِسے اتنی کمزوری محسوس ہوئی کہ فرش پر سیدھی لیٹ گئی۔ جس طرح کہ وہ پہلے لیٹی ہوئی تھی۔ اس کی آنکھیں چھت پر انسانی کھوپڑی پر لگی تھیں۔ فضا میں ہلکا ہلکا دھواں بھر گیا تھا۔ اب کھوپڑی کے منہ میں سے دھواں نکلنا بند ہو گیا تھا۔

کیٹی کا جسم بے حس ہونے لگا تھا۔ اس نے ہاتھ پاؤں ہلانا چاہے۔ مگر وہ ایسا نہ کر سکی۔ اس نے اونچی آواز میں چلانے کی کوشش کی۔ مگر آواز اس کے حلق میں سانس بن کر رہ گئی۔ کیٹی اگرچہ کبھی آسانی سے خوفزدہ نہیں ہوتی تھی۔ لیکن اس بار اسے بھی دہشت کے مارے پسینہ آگیا۔ ایک تو اس کے ذہن پر یہ خیال سوار تھا کہ وہ کسی انجانی مردہ بستی میں آگئی ہے۔ دوسرے چھت کی کھوپڑیاں اسے اندھیری آنکھوں سے گھور رہی تھیں۔ اوپر سے یہ دھواں تھا جس نے اس کے جسم کو بے حس کر دیا تھا۔

سیاہ رنگ کی نیلی روشنی والی موم بتی اب اس کی بائیں جانب فرش پر لگی خاموشی سے جل رہی تھی۔ اس کی روشنی اتنی کم تھی کہ صرف اس کے ارد گرد تک پڑ رہی تھی۔ کیٹی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کو قدموں کی چاپ سنائی دی۔ یہ چاپ دو تین انسانوں کی تھی اور لگتا تھا کہ یہ لوگ بہت آہستہ آہستہ چل کر آ رہے ہیں۔ کیٹی سوچنے لگی کہ اس قبر نما کوٹھڑی میں تو کوئی دروازہ نہیں ہے۔ پھر یہ لوگ کدھر سے اندر داخل ہوں گے۔ وہ اپنی گردن اوپر نہیں اٹھا سکتی تھی۔ اس نے آنکھیں ذرا گھما کر اس طرف دیکھا جدھر سے اسے قدموں کی چاپ آتی محسوس ہو رہی تھی۔ دیوار میں ایک جگہ نیلی روشنی کا چھوٹا دائرہ بنا۔ پھر یہ دائرہ بڑا ہو کر ایک گول دروازے میں تبدیل ہو گیا۔

پھر اس گول دروازے میں سے ایک دوسری کے پیچھے تین عورتیں نمودار ہوئیں۔ ان عورتوں کے رنگ زرد تھے۔ جسم پر سفید کفن ایسی ایک چادر اس طرح لپٹی تھی کہ ایک بازو شانے تک ننگا تھا۔ بال کھلے تھے۔ آنکھیں کسی مردہ لاش کی مانند ٹکٹکی باندھے سامنے کی طرف دیکھ رہی تھیں۔ انہوں نے پاؤں میں چھوٹے بندروں کی کھوپڑیاں پہن رکھی تھیں۔ جو چلتے وقت آواز پیدا کرتی تھیں۔ کیٹی نے اس قسم کی مخلوق پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ اسے خیال آیا کہ یقیناً یہ مردہ عورتیں ہوں گی کیونکہ وہ مردہ بستی میں پہنچ چکی ہے۔

یہ عورتیں فرش پر چت لیٹی ہوئی کیٹی کے آس پاس کھڑی ہو گئیں۔ کیٹی کو ان کے سیاہ کفن میں سے ان مسالوں کی بو آ رہی تھی۔ جو قدیم مصر کے لوگ اپنے مردوں کے جسم پر لگایا کرتے تھے۔ کیٹی کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ یہ مردہ عورتیں اس کے ساتھ کیا سلوک کرنے والی ہیں۔ وہ کچھ بول بھی نہیں رہی تھیں۔ کچھ دیر وہ کیٹی کے پاس پتھر کے مجسموں کی طرح ساکت رہیں۔ پھر ان میں سے ایک کیٹی کے سرہانے کی طرف آ گئی اور حلق سے ایسی آواز نکالی جیسے وہ کسی لاش کے پاس کھڑی ہو کے بین کر رہی ہو۔ کیٹی کا دل لرز اٹھا۔ دوسری عورتوں نے آہستہ آہستہ اپنے چہروں پہ ہاتھ مارنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں کے بعد انہوں نے دبی دبی آوازوں میں بین اور واویلا کرنا بند کر دیا۔ پھر ان میں سے ایک عورت نے جو لمبی تڑنگی تھی کیٹی کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اٹھا کر اپنے کاندھے پر یوں ڈال لیا کہ کیٹی کے دونوں بازو اس کی کمر پر لٹکنے لگے۔ کیٹی نے محسوس کیا کہ وہ اپنے بازو اور ٹانگیں بالکل نہیں ہلا سکتی۔ یہ عورت آگے آگے تھی۔ دوسری دو عورتیں پیچھے پیچھے تھیں۔ وہ کیٹی کو لے کر ہڈیوں والی دیوار کے گول دروازے میں سے گزر گئیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دوسری طرف پہلے تو نیلی روشنی رہی پھر یہ روشنی اندھیرے میں تبدیل ہو گئی۔ اب کیٹی گھپ اندھیرے میں سے گزر رہی تھی۔ یہ عورتیں بہت دھیمی چال سے چل رہی تھیں۔ ان کے پاؤں میں جو بندروں کی کھوپڑیوں کی جوتیاں تھیں وہ چلتے وقت ایسی آوازیں پیدا کرتیں۔ جیسے بندر تکلیف سے آہستہ آہستہ کراہ رہے ہوں۔

کیٹی اس وقت یہی کر سکتی تھی کہ اپنے آپ کو حالات پر چھوڑ دے۔ اور یہ دیکھے کہ اس کے ساتھ یہاں کیا سلوک کیا جانے والا ہے۔ یہ پر اسرار آدھی مردہ آدھی زندہ عورتیں جیسے ایک کالی اندھیری سرنگ میں سے گزر رہی تھیں۔ کچھ دور چلتے رہنے کے بعد وہ بائیں جانب کو مڑیں اور دیوار میں بنے ہوئے ایک گول مگر تنگ دروازے میں سے جھک کر دوسری طرف آگئیں۔ کیٹی کی آنکھیں فرش پر تھیں۔ وہ اپنا سر اوپر نہیں اٹھا سکتی تھی۔ اس نے دیکھا کہ فرش پر پتھر یا اینٹوں کی جگہ انسانی کھوپڑیاں لگی ہوئی ہیں۔

یہاں بہت ہی دھیمی نیلی نیلی روشنی پھیلی ہوئی تھی اور فضا میں مشک کافور کی بڑی تیز بُو پھیلی ہوئی تھی۔ عورت ایک چبوترے کے پاس آکر رک گئی۔ دو عورتیں اس کے دائیں

بائیں آگئیں۔ چبوترے کے پیچھے طاق میں رکھی انسانی کھوپڑی کی ٹوٹی ہوئی ناک میں موم بتی جل رہی تھی۔ یہ موم بتی بھی سیاہ تھی اور اس کی روشنی کی لَو نیلی تھی۔ چبوترے کے سرہانے ایک طرف سیاہ کفن کی چادر تہہ کر کے رکھی تھی۔ کیٹی کو چبوترے پر لٹا کر عورتوں نے اس کے کپڑوں کی جگہ اسے سیاہ کفن کی چادر اسی طرح پہنا دی جس طرح ان عورتوں نے خود پہن رکھی تھی۔

ابھی تک ان عورتوں نے آپس میں ایک بات بھی نہیں کی تھی۔ دو عورتیں لمبی عورت کے اشارے پر کونے میں گئیں۔ وہاں نیلے اندھیرے میں لکڑی کا ایک مصری تابوت دیوار کے ساتھ کھڑا کر کے رکھا ہوا تھا۔ انہوں نے وہ تابوت اٹھا کر چبوترے پر رکھا۔ پھر کیٹی کو اٹھا کر اس چبوترے میں لاش کی طرح رکھ دیا۔ اب پہلی دفعہ وہ لمبی عورت بولی۔

"سارمی! تابوت میں موت کی اگر بتی سلگا دو۔"

جس عورت کا نام سارمی تھا وہ آگے بڑھی۔ موم بتی والے طاق میں سے ایک نسواری رنگ کی انسانی انگلی کے برابر اگر بتی اُٹھا لائی۔ اسے سلگایا اور کیٹی کے تابوت میں رکھ کر تابوت کو اوپر سے بند کر دیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کیٹی کو لمبی عورت کی آواز سنائی دی۔

"کل یہ مر جائے گی۔ اس کی لاش کو دوبارہ زندہ کریں گے۔ تب اسے مردہ فرعون کے حضور پیش ہونا ہو گا"

یہ عورتیں ہزاروں برس پہلے کے ملک مصر کی زبان میں بول رہی تھیں۔ کیٹی کے ذہن میں حالات کی ڈھندلی تصویر کچھ کچھ صاف ہو رہی تھی۔ وہ زندہ حالت میں ان مردوں کی بستی میں آگئی تھی۔ اب یہ موت کی فرشتیاں اسے مار کر دوبارہ زندہ کرنے کا تجربہ کرنے والی تھیں۔ اس کے بعد اسے اس بستی کے فرعون کے حضور پیش کیا جانے والا تھا جو خود ایک مردہ انسان تھا اور موت کے بعد اس مردوں کی بستی میں آباد تھا۔ سوال یہ تھا کہ یہ بستی کس دنیا میں ہے؟ آیا یہ کسی سیارے کی بستی ہے یا دنیا ہی کے کسی جزیرے میں واقع ہے؟ یہ وہ سوال تھے جن کے جواب کیٹی کے پاس نہیں تھے۔

اگربتی میں سے موت کی زہریلی خوشبو اٹھنے لگی تھی۔ مگر کیٹی خلائی مخلوق تھی۔ اس کے جسم میں آکسیجن کی کمی یا کاربن ڈائی آکسائیڈ کی زیادتی اسے ہلاک نہیں کر سکتی تھی۔ صرف اگربتی کی زہریلی بُو سے کیٹی کا جی خراب

ہو رہا تھا۔ ساری کی ساری موت کی اگربتی رات رات میں جل گئی۔ دوسرے روز کیٹی کو وہی قدموں کی آواز سنائی دی۔ یہ کھوپڑی کے چپوں کی چاپ تھی جو آہستہ آہستہ تابوت کی طرف بڑھ رہی تھی۔

ان کے خیال میں کیٹی مر چکی تھی۔ مگر کیٹی زندہ تھی تینوں کھلے بالوں اور سیاہ کفن والی عورتیں کیٹی کے تابوت کے پاس آکر رک گئیں۔ لمبی عورت نے سارمی سے کہا۔

"سارمی! تابوت کا ڈھکنا اُٹھاؤ"

کیٹی نے تابوت کے اندر آنکھیں بند کر لیں۔ سارمی نے ڈھکن اُٹھا دیا۔ اندر کیٹی آنکھیں بند کیے لیٹی ہوئی تھی لمبی عورت نے کہا:

"یہ مر چکی ہے۔ سارمی! اس کے بدن میں دوبارہ مردہ رُوح داخل کر دو"

سارمی نے کیٹی کے منہ کھول کر اپنے منہ سے اس کے حلق میں زور سے پھونک ماری۔ کیٹی کو چھینک آگئی۔ اس کی آنکھیں اپنے آپ کھل گئیں۔ لمبی عورت بولی۔

"سارمی! اس کے مردہ جسم میں مری ہوئی رُوح واپس آگئی ہے"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پھر اس نے کیٹی کی آنکھوں میں کاجل لگایا۔ کیٹی نے محسوس کیا کہ اس کے جسم کی توانائی واپس آگئی ہے اور وہ اپنے ہاتھ پاؤں ہلا سکتی ہے۔ مگر وہ اُسی طرح سیدھی بے حس و حرکت لیٹی رہی۔ ان مردہ عورتوں کے حکم کی پابندی کرنے میں ہی بھلائی ہے۔ صرف اسی طرح کیٹی ان لوگوں کے راز اور اپنے فرار کا کوئی طریقہ معلوم کر سکتی تھی۔

سارمی نے کیٹی کے چہرے پر کنول کے پھولوں کا پاؤڈر لگایا۔ بھنوؤں کو سیاہ روغن سے گاڑھا کیا اور اس کے ماتھے پر سانپ کا چھوٹا سا نشان بنانے کے بعد لمبی عورت سے کہا۔

"سوگھائی! تیرا مُردہ زندہ ہو گیا ہے"

لمبی عورت سوگھائی نے جھک کر کیٹی کو غور سے دیکھا کیٹی نے دو تین بار آنکھیں جھپکائیں مگر وہ جان بوجھ کر خاموش رہی اور کچھ نہ بولی۔ سوگھائی نے سارمی کی طرف دیکھ کر کہا۔

"سارمی! یہ فرعونوں کے زندہ شہر سے آئی تھی۔ تم نے اس کا نام نہیں بتایا"

سارمی نے کیٹی کے ہاتھ کی ہتھیلی کو کھول کر اس کی ہتھیلی کی رگوں کو انگلی سے گِنا اور بولی۔

"سوگھائی! اس کے ہاتھ کی رگیں بتاتی ہیں کہ

اس کا نام قسیطانی ہے اور یہ مصر میں فرعونوں کے باغ والے محل میں رہتی تھی"

کیٹی کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ کس قسم کی باتیں کر رہی ہیں۔ مگر سارمی نے اس کے نام سے ملتا جلتا قسیطانی کا نام دہرا کر ضرور اسے حیران کر دیا تھا۔ سوگھائی نے کہا۔

"مردہ عورت سے خود پوچھو کہ اس کا نام کیا ہے؟"

سارمی نے کیٹی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں اور سوال کیا۔

"تمہارا نام کیا ہے اے مردہ عورت! جو پھر سے زندہ ہو گئی ہے"

کیٹی نے آہستہ سے کہا۔

"قسیطانی"

سارمی نے مسکرا کر سوگھائی کی طرف دیکھا اور کہا۔

"میرا حساب کبھی غلط نہیں ہوا۔ کتنی ہی مردہ عورتوں کی ہاتھ کی رگیں پڑھ کر نام بتا چکی ہوں"

سوگھائی بولی۔

"چلو اسے مردہ رُوحوں کے زندہ گھر میں لے جا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کر رکھ دیں۔ آج فرعون کی موت کا دن ہے۔
وہ اپنی موت کی سالگرہ منا رہا ہے۔ اسے فرصت
نہیں ہوگی۔ اسے کل فرعون کے حضور پیش
کریں گے۔"

تینوں عورتوں نے سہارا دے کر کیٹی کو تابوت میں سے باہر نکالا۔ اور کھڑا کرنے کی کوشش کرنے لگیں۔ کیٹی جان بوجھ کر ایسی ادا کاری کر رہی تھی جیسے اسے کھڑے ہونے میں دقت پیش آ رہی ہے۔ لمبی عورت سوگھانی بولی۔

"مرنے کے بعد تازہ تازہ زندہ ہوئی ہے
ابھی اس پر موت کا اثر ہے۔ اسے قدم
قدم چلاؤ۔"

انہوں نے کیٹی کو سہارا دے کر چلایا۔ کیٹی نے چند ایک قدم لڑکھڑا کر اٹھائے پھر دھیمی رفتار کے ساتھ آہستہ آہستہ قدم اٹھا کر چلنے لگی۔ یہ عورتیں اسے تاریک سرنگ میں سے گزار کر ایک لمبے ہال کمرے میں لے آئیں۔ اس کمرے کی چھت میں بھی کھوپڑیاں لگی تھیں۔ دیوار کے ساتھ کالے پتھر کی پرانے زمانے کی ایک کرسی پڑی تھی۔ سارمی نے کیٹی کو اس کرسی پر بٹھا دیا اور دھیمی

آواز میں کہا۔

"قسیطانی! یہاں بیٹھی رہو۔ یہ مردہ گھر ہے۔
نئے آنے والے مردوں کو یہاں انتظار کرنا
پڑتا ہے۔"

کیٹی نے آہستہ سے سر ہلا دیا۔ سوگھانی، سارمی اور ان کی تیسری ساتھی عورت وہاں سے چلی گئیں۔ ان کے جانے کے بعد کیٹی نے پتھر کی کرسی پر بیٹھے بیٹھے ہال کمرے پر ایک نظر ڈالی۔ یہ کمرہ لمبائی کے رُخ پر تھا۔ اس کی چوڑائی کم تھی۔ چھت سیاہ کالی تھی۔ ایک طرف فاصلے پر چھوٹا سا محرابی دروازہ تھا جس میں سے نیلی روشنی آ رہی تھی۔ کیٹی سوچنے لگی کہ اسے نہ جانے کب تک اس جگہ پتھر بن کر بیٹھی رہنا گا۔ یہ عورتیں تو اسے مردہ سمجھ رہی ہیں۔ انہیں معلوم ہی نہیں کہ میں اصل میں زندہ ہوں۔ مگر وہ وہاں سے اُٹھ کر کوئی خوامخواہ کا خطرہ مول نہیں لینا چاہتی تھی اور نہ ہی چاہتی تھی کہ کسی کو اس کے زندہ عورت ہونے کا شک ہو۔ جب اسے وہاں بیٹھے بیٹھے کافی دیر ہو گئی تو کمرے میں جس طرف محرابی دروازہ تھا اس طرف ایک لمبا سایہ آگے بڑھا۔

کیٹی نے آہستہ سے گردن گھما کر اس طرف دیکھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اس کا اوپر کا سانس اوپر ہی رہ گیا۔ محرابی دروازے میں سے ایک ممی کی لاش آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی کمرے میں داخل ہو رہی تھی۔ اس ممی کے سارے جسم پر پٹیاں چپکی ہوئی تھیں۔ اس کا چہرہ بھی زرد رنگ کی پرانی پٹیوں میں چھپا ہوا تھا۔ صرف آنکھوں کی جگہ دو سوراخ تھے۔ یہ ممی کیٹی کے بالکل سامنے آکر کھڑی ہو گئی۔ کیٹی اسے سہمی ہوئی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

ممی نے اپنا ایک بازو اٹھایا۔ کیٹی کے کاندھے پر ہاتھ رکھا کاندھے پر سے سیاہ کفن سرکایا اور پھر آہستہ سے آگے ہو کر اپنا منہ کیٹی کی گردن پر رکھ دیا۔ کیٹی کے حلق سے ایک ہلکی سی چیخ نکل گئی۔ اسے اپنی گردن میں ایک نوکیلا دانت چبھتا ہوا محسوس ہوا۔ مگر ممی کے ہاتھ میں نہ جانے کون سا طلسم تھا کہ کیٹی کا سارا جسم برف کی طرح ٹھنڈا پڑ گیا تھا۔ اور وہ اپنی جگہ سے ذرا بھی حرکت نہیں کر سکتی تھی اسے محسوس ہوا کہ ممی اس کے جسم کا خون پی رہی ہے۔

پھر اچانک ممی نے اپنا چہرہ پیچھے ہٹا لیا۔ ممی کی آنکھوں کے سوراخ میں ایک نیلی چمک روشن ہو کر بجھ گئی۔ شاید ممی اس بات پر حیران تھی کہ کیٹی کے جسم میں خلائی مخلوق کا خون گردش کر رہا تھا۔ جو عام انسانوں کے خون سے مختلف

ہوتا ہے۔ ممی کے حلق سے ایک غراہٹ کی آواز نکلی اور وہ جدھر سے آئی تھی۔ ادھر کو چل دی۔ محرابی دروازے میں سے گزرتے وقت ممی نے گھوم کر کیٹی پر ایک نگاہ ڈالی اور پھر نیلی روشنی میں گم ہو گئی۔

کیٹی کو خیال آیا کہ کہیں اس ممی کو پتہ نہیں چل گیا کہ وہ اس دنیا کی مخلوق نہیں ہے بلکہ خلائی سیارے کی رہنے والی ہے؟ مگر یہ پتہ بھی چل جاتا تو وہ اس کا کیا بگاڑ سکتے تھے۔ جس بات کی کیٹی کو ضرورت تھی وہ وہاں سے فرار ہونے کا کوئی ذریعہ تلاش کرنا تھا۔ لیکن جب تک کیٹی کو یہ پتہ نہیں چلتا کہ وہ کس آبادی میں ہے اور یہ آبادی دنیا کے کس کونے میں ہے وہ وہاں سے کیسے اور کہاں فرار ہو سکتی تھی؟

کیٹی کو کچھ معلوم نہیں تھا کہ وہ رات کا وقت ہے کہ دن کا وقت ہے۔ ہال کمرے میں بس وہی محرابی دروازے کی طرف سے نیلی روشنی آ رہی تھی۔ کمرے میں گہری خاموشی چھائی تھی۔ ممی کو گئے جانے کتنی دیر گزر گئی۔ شاید رات آدھی گزر چکی تھی کہ وہی تین عورتیں ایک اور عورت کو سہارا دیے کہ چلاتی وہاں لائیں اور اسے کیٹی کے پاس ہی دیوار کے ساتھ کھڑے کر دیا اور واپس چلی گئیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کیٹی نے دیکھا کہ اس عورت نے بھی سیاہ کفن جسم پر لپیٹ رکھا تھا۔ اس کا رنگ بھی زرد تھا اور بال کھلے تھے۔ آنکھوں میں سیاہ کاجل لگا تھا اور چہرے پر کنول کے پھولوں کا برادہ ملا ہوا تھا۔ یہ ایک نوجوان لڑکی معلوم ہوتی تھی۔ یہ لڑکی بالکل سامنے دیوار کی طرف تک رہی تھی۔ کیٹی نے اس کی طرف چہرہ گھمایا اور کہا۔

"تم کہاں سے آئی ہو؟ تمہارا نام کیا ہے؟"

اس لڑکی کے ہونٹ حرکت میں آئے۔ اور دھیمی آواز میں بولی۔

"میرا نام گورانی ہے۔ میں دنیا میں فرعونوں کے خاندان کی آخری نشانی تھی۔ آج صبح میں مر گئی۔"

گورانی خاموش ہو گئی۔ کیٹی نے سوچا کہ اس لڑکی سے مزید بات کرنی چاہیئے۔ ہو سکتا ہے کچھ معلومات حاصل ہو سکیں۔ کیٹی نے کہا۔

"تم یہاں کیوں آئی ہو؟"

مردہ لڑکی گورانی کے حلق سے حیرت کی آواز نکلی۔

"کیا تم نہیں جانتی ہو کہ مرنے کے بعد ہم فرعون کے خاندان کی لڑکیاں اور لڑکے بوڑھے اور بوڑھیاں

کیٹی چپ ہو گئی۔

جب باقی کی رات بھی گزر گئی تو تینوں عورتیں کھوپڑیوں کی چپلیں گھسیٹتی ایک بار پھر نمودار ہوئیں اور قسیطانی اور گورانی کو ساتھ لے کر محرابی دروازے سے گزرنے کے بعد ایک بہت بڑا زینہ اترنے لگیں۔ کیٹی نے دیکھا کہ زینے کے نیچے ایک شاندار ہال تھا جو کسی بادشاہ کا دربار لگ رہا تھا۔ مگر اس کی چھت پر بھی انسانوں کی کھوپڑیاں لگی تھیں۔ ہال کمرے کے درمیان میں ایک تخت رکھا تھا جس پر سیاہ "بلی" کا بت پیچھے کی طرف کھڑا تھا۔ سامنے پتھر کی سیاہ کرسیوں پر ممیاں دم سادھے بیٹھی تھیں۔ ستونوں کے ساتھ انسانی ہڈیوں کے ڈھانچے ہاتھوں میں تلواریں پکڑے کھڑے تھے۔

تینوں عورتیں سیڑھیاں اتر کر رک گئیں۔ اب دو ممیاں ان کے پاس آئیں اور انہوں نے کیٹی اور گورانی کو دربار کی طرف چلنے کو کہا۔ کیٹی نے دیکھا کہ سارے ہال پر ایک ہیبت ناک سکوت چھا رہا تھا۔ تخت خالی پڑا تھا۔ اس کے پیچھے بلی کا جو بت تھا اس کی زرد آنکھوں سے روشنی کی تیز شعاعیں نکل رہی تھیں۔ کیٹی اور گورانی کو آمنے سامنے ممیوں کے پاس سیاہ پتھر کی کرسیوں پر بٹھا دیا۔ پھر کسی جانب سے گھنٹے کے بجنے کی آواز آئی۔ اور تخت والی بلی کے منہ سے ایک بھیانک چیخ بلند

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے پکڑ کر فرعون کے حضور پیش کر دیا۔ فرعون نے اس کی طرف غور سے دیکھا۔ پھر حکم دیا کہ گوراتی کے گناہوں کا حساب پیش کیا جائے۔ اب کتاب والے کاہن کی باری تھی۔ اس نے کتاب کا ایک صفحہ کھولا اور اسے پڑھتے ہوئے بولا۔

"عظیم فرعون! گوراتی کے گناہوں کی تعداد کافی لمبی ہے۔"

پھر اس نے ایک ایک کر کے گوراتی کے گناہوں کی تفصیل بیان کر دی۔ گوراتی خاموش کھڑی سنتی رہی۔ جب کتاب والا کاہن خاموش ہو گیا تو فرعون نے اپنی مردہ ملکہ کی طرف دیکھا۔ ملکہ نے آہستہ سے سر ہلایا۔ فرعون نے حکم دیا۔

"گوراتی کو ایک سال کے لیے برف کے جہنم میں پھینک دیا جائے۔"

گوراتی نے چیخ ماری اور رحم کی درخواست کی۔ فرعون نے ہاتھ اٹھا کر زور دار آواز میں کہا۔

"اسے لے جاؤ اور برف کے جہنم میں پھینک دو۔"

اسی لمحے کرسیوں پر بیٹھی ممیوں میں سے ایک ممی اٹھی۔ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی آگے بڑھی۔ گوراتی کو دبوچ کر اپنے کاندھے پر ڈالا اور دوسرے دروازے کی طرف لے گئی۔ گوراتی کی چیخوں کی آواز تھوڑی دیر گونجنے کے بعد خاموش ہو گئی۔ کیٹی نے یہ سب کچھ دیکھا تو گھبرا

گئی کہ خدا جانے اس کے ساتھ کیا سلوک ہو۔ اتنے میں فرعون نے کیٹی کی طرف اشارہ کیا۔ اور کہا۔

"یہ لڑکی ہمیں اپنے خاندان کی لڑکی نہیں لگتی۔ یہ یہاں کیسے آ گئی ہے؟"

کتاب والے کاہن نے کتاب کے ورق الٹے۔ پھر پڑھتے ہوئے بولا۔

"عظیم فرعون! اس کا نام قسیطانی ہے۔ اس نے آپ کے مقدس سانپ کی توہین کرتے ہوئے اس کے مٹکے کے پانی کو پی لیا تھا۔ یہ زندہ حالت میں ہماری دنیا میں آ گئی تھی۔ مگر ہم نے اسے موت کی اگربتی سے ہلاک کر دیا اور اب یہ اپنے جسم کی مردہ لاش ہے۔"

فرعون نے حکم دیا۔

"اس کا حساب کتاب پیش کیا جائے۔"

کتاب والے راہب نے فوراً صفحہ الٹا اور بولا۔

"عظیم فرعون! اس کے اعمال کا حساب کتاب تو بڑا لمبا ہے۔ مگر حیرانی کی بات ہے کہ یہاں کتاب میں جگہ جگہ اس کا نام کسی نے سازش کر کے مٹا دیا ہے۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

فرعون کا چہرہ غصے سے اور زرد ہو گیا۔

"کیا کہہ رہے ہو؟ یہ کس نے سازش کی تھی؟"

کتاب والا راہب سر جھکا کر بولا۔

"عظیم فرعون! یہ اسی لڑکی قسیطانی کی سازش ہو سکتی ہے۔ دوسرا کوئی یہ جرأت نہیں کر سکتا۔"

کیٹی کچھ نہیں سمجھ رہی تھی۔ کہ یہ کیا باتیں ہو رہی ہیں۔ کہاں کا حساب کتاب اور کہاں کی سازش۔ اس کے کون سے گناہ تھے جن کا حساب کتاب لیا جا رہا تھا۔ فرعون نے کتاب والے راہب کا یہ بیان سنا تو کیٹی کی طرف غضبناک آنکھوں سے گھور کر دیکھا اور حکم دیا۔

"اس مردہ عورت قسیطانی کے گناہوں کی سزا یہ ہے۔ کہ اسے قبریں کھودنے والوں کی بستی میں جلا وطن کر دیا جائے۔"

تخت کے پیچھے بلی کے مجسمے کے حلق سے ایک تیز چیخ کی آواز نکلی۔ فرعون نے اپنا عصا فضا میں بلند کر دیا۔

"بلی کے دیوتا کا بھی حکم یہی ہے۔"

کیٹی گھبرائی کہ یہ اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ اتنی دیر میں دو ممیاں کرسیوں سے اٹھ کر کیٹی کو اپنی مضبوط گرفت میں لے چکی تھیں۔ کیٹی نے محسوس کیا کہ ان کے

ہاتھوں کے لمس کی وجہ سے اس کی طاقت بے حد کمزور پڑ گئی ہے۔ ممیاں کیٹی کو لے کر دوسرے دروازے کی طرف بڑھیں۔ اس دروازے کی دوسری طرف ایک خالی تابوت فرش پر پڑا تھا۔ تابوت کھلا تھا۔ کیٹی کو اس تابوت میں ڈال کر اس کے ہاتھ سینے پر باندھ دیئے گئے۔

کیٹی ابھی تک اپنے اندر شدید کمزوری محسوس کر رہی تھی۔ ممیوں نے تابوت کا ڈھکنا بند کر کے اس میں میخیں ٹھونک دیں۔ پھر اسے کاندھوں پر رکھا اور اندھیری سرنگ ایک ویران وادی میں نکل آئی۔ جہاں ہر طرف گرے پڑے کھنڈر اور جھاڑیاں بکھری ہوئی تھیں۔

ان جھاڑیوں کے بیچ میں جگہ جگہ قبریں بنی ہوئی تھیں جن کے اوپر کالی بلیوں کے بت رکھے ہوئے تھے۔ ایک جگہ دو گورکن آہستہ آہستہ قبر کھود رہے تھے۔ ان گورکنوں کے چہرے ساکت اور زرد تھے۔ ان کی سفید آنکھیں پتھرائی ہوئی تھیں۔ ممیوں نے تابوت قبر کے پاس جا کر رکھ دیا۔ ایک ممی نے اپنی غرغراتی آواز میں کہا۔

"یہ گناہ گار قسیطانی کی زندہ لاش ہے۔"

ایک گورکن نے پتھرائی ہوئی آنکھوں سے ممی کی طرف

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دیکھا اور سر سے یوں اشارہ کیا۔ جیسے میں سمجھ گیا۔ اب تم جا سکتے ہو۔ دونوں میاں وہاں سے واپس چلی گئیں۔

قبریں کھودنے والے پھر اپنے کام میں لگ گئے۔ وہ پھاوڑے سے قبر کے اندر سے مٹی نکال نکال کر باہر پھینک رہے تھے۔ کیٹی تابوت میں خاموش بالکل سیدھی لیٹی تھی۔ اس کے ہاتھ اس کے سینے پر بندھے تھے۔ جانے کیا بات تھی کہ وہ اپنے جسم کو پتھر کی طرح محسوس کر رہی تھی۔ وہ اپنے سینے پر سے ہاتھ بھی نہیں اُٹھا سکتی تھی۔

قبریں کھودنے والوں نے جب قبر پوری طرح کھود لی۔ اور باہر نکل کر تابوت کو غور سے دیکھا۔ پھر اس کے نیچے رسّی ڈالی اور اسے آہستہ آہستہ قبر کے گڑھے میں اتارنے لگے۔ جب تابوت قبر کی تہہ میں جا کر ٹک گیا تو انہوں نے پھاوڑوں کی مدد سے تابوت پر مٹی ڈالنی شروع کر دی۔ تابوت پر مٹی کے ڈھیلے گرے تو کیٹی کو ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی اس پر بھاری پتھر پھینک رہا ہے۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے تابوت کو کھول کر باہر نکلنے کا ارادہ کیا۔ مگر اس کے بازو اس کے سینے پر جمے رہے۔ اپنی جگہ سے ذرا سی بھی حرکت نہ کی۔ کیٹی کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ یہ میں کس عذاب میں پھنس گئی ہوں۔ اس نے سوچا۔

قبریں کھودنے والے گورکنوں نے قبر کو مٹی سے بالکل بھر دیا۔ پھر اس کے اوپر کالی بلی کا ایک بت نصب کر دیا۔ ایک طرف کھڑے ہو گئے۔ اور تازہ بنی ہوئی قبر کو دیکھنے لگے۔ ایک گورکن نے مردہ بوجھل آواز میں کہا۔

"یہ مجھے زندہ عورت لگتی ہے۔"

دوسرے گورکن نے کہا۔

"یہ زندہ حالت میں مردوں کی اس بستی میں آئی تھی اسے یہاں آنے کے بعد مارا گیا ہے۔"

پہلا گورکن بولا۔

"یہ ابھی نہیں مری۔ یہ ابھی زندہ ہے۔"

دوسرا کہنے لگا۔

"اس قبر کے اندر مر جائے گی۔ شاید فرعون نے اسے اسی لیے یہ سزا دی ہے۔ مرنے کے بعد یہاں روحیں آزاد لاشوں کا روپ دھار کر رہتی ہیں۔ مگر یہ بدنصیب عورت یہاں بھی ایک مردہ لاش بن کر اس تابوت میں بند رہے گی۔ سات راتوں کے بعد جب قبر سے نکلے گی تو اس مرگھٹ کا بھوت بن گئی ہو گی۔"

پہلا گورکن بولا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"آؤ اب چلیں۔ ہمیں کچھ دوسری گناہ گار مُردوں کی قبروں میں بچھو ڈالنے ہیں۔"
دوسرے گورکن نے کہا۔
"اس عورت کو بچھوؤں کی سزا نہیں ملی۔ یہ خوش قسمت لاش ہے۔"
یہ کہہ کر دونوں گورکن پھاوڑے کاندھوں پر رکھ کر ایک طرف آہستہ آہستہ چل پڑے۔ کیٹی تابوت میں لیٹی ہوئی تھی۔ تابوت میں گھپ اندھیرا تھا۔ آہستہ آہستہ کیٹی کے جسم کی طاقت واپس آنا شروع ہو گئی۔ مگر اس میں اتنی طاقت ابھی نہیں آئی تھی کہ وہ زور لگا کر تابوت توڑ کر قبر سے باہر نکل سکتی۔ کسی غیر محسوس طلسمی طاقت نے اسے تابوت میں ہی رہنے پر مجبور کر رہی تھی۔ یہ طلسم نہیں بلکہ آسیب تھا۔ جس طرح کہ بھوتوں اور بد روحوں کے پاس طلسم نہیں ہوتا۔ جادو نہیں ہوتا بلکہ آسیب ہوتا ہے۔ یہی آسیب دوسروں کو پتھر بنا دیتا ہے۔ اس آسیب کو دہشت بھی کہہ سکتے ہیں۔ چونکہ کیٹی ایک بہادر اور دوسرے سیارے کی رہنے والی لڑکی تھی۔ اس لیے ابھی تک زندہ تھی اور اس پر کسی آسیب کا اتنا اثر نہیں ہو سکا تھا کہ وہ مر جاتی۔ پھر بھی وہ ہر صورت میں تابوت سے باہر نکلنا چاہتی تھی۔

تاکہ اس مُردوں کی بستی سے فرار ہونے کی کوئی راہ تلاش کر کے عنبر ماریا کے پاس پہنچ جائے۔ کیٹی کو عنبر تھیوسانگ اور ماریا جیسے خواب کے لوگ معلوم ہونے لگے تھے۔ اُسے محسوس ہو رہا تھا کہ اُن سے بچھڑے ہزاروں برس بیت گئے تھے۔
کیٹی کو قبر کے اندر پڑے پڑے سات روز گزر گئے۔
آٹھویں روز دو ممیاں آئیں۔ انہوں نے کیٹی کی قبر کھدوا کر تابوت میں سے نکالا اور غور سے دیکھا۔ کیٹی نے اپنی آنکھوں کو جان بوجھ کر پتھرا لیا۔ جیسے وہ ساکت ہو گئی ہوں۔ دونوں ممیوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر کیٹی کو اٹھا کر مردہ محل کے اندر کاہن موت کے سامنے لے گئے۔ مردہ محل سیاہ پتھروں کا بنا ہوا تھا جس کے اندر جگہ جگہ ستونوں کے ساتھ انسانی ڈھانچے چپ چاپ کھڑے تھے۔ طاق میں نیلی موم بتیاں دھیمی دھیمی روشنی دے رہی تھیں۔ کاہن موت نے سیاہ لبادہ اوڑھ رکھا تھا۔ اس کی آنکھیں کمرے کی مدھم نیلی روشنی میں الّو کی آنکھوں کی طرح چمک رہی تھیں۔
ممیوں نے کیٹی کو کاہن موت کے سامنے لے جا کر کھڑا کر دیا۔ کاہن موت پتھر کے تابوت پر سے اُٹھ کر کیٹی کے پاس آیا۔ اسے ہاتھ لگا کر دیکھا۔ پھر اس کی پلکوں کو انگلی سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اونچا کیا اور اپنے زرد دانت نکالتے ہوئے بولا۔

"میں کاہن موت فیصلہ دیتا ہوں کہ یہ لڑکی مجرم ہے۔ یہ اس کا بھوت ہے۔ اسے بھوت محل میں پہنچا دیا جائے۔ وہاں یہ اپنی سزا کاٹے گی۔"

بھوت محل اس مردہ بستی کی ایک ویران پہاڑی پر واقع تھا۔ اس محل کو دیکھ کر یہی خیال آتا تھا کہ یہاں سوائے بھوتوں کے اور کوئی نہیں رہ سکتا۔ محل ایک طرف کو جھک گیا تھا۔ دیواروں کے پتھر اکھڑ گئے تھے۔ ایک الو مسلسل بول رہا تھا۔ بھوت محل کی لمبی ڈیوڑھی میں داخل ہوتے ہی کیٹی کو عورتوں اور مردوں کے عجیب ڈراؤنے قہقہے سنائی دیئے۔ کیٹی کو اس محل کی ڈیوڑھی میں چھوڑ کر مردہ فرعون کی ممیاں واپس چلی گئی تھیں۔

کیٹی کے جسم کی توانائی واپس آ گئی تھی۔ اس نے چاروں طرف ایک گہری نگاہ دوڑائی۔ ڈیوڑھی کے آگے ایک ٹوٹا ہوا دروازہ تھا۔ اس پر اندھیرا اور موت کا سناٹا چھایا تھا۔ کیٹی دروازے کی طرف بڑھی۔ دوسری طرف ایک لمبا برآمدہ تھا۔ برآمدے کی چھت کے ساتھ جالے لٹک رہے تھے۔ آمنے سامنے اندھیری کوٹھڑیاں تھیں۔ کیٹی آہستہ آہستہ ان کوٹھڑیوں کے قریب سے گزری تو ایک کوٹھڑی سے کسی عورت

کی آواز آئی۔

"ساتویں کوٹھڑی تمہاری ہے۔"

کیٹی نے گردن پھیر کر دیکھا۔ کوٹھڑی کے کونے میں ایک سیاہ کمبل کی ڈھیری پڑی تھی۔ کیٹی نے آہستہ سے پوچھا۔

"تم کون ہو؟"

عورت کی دوبارہ آواز بلند ہوئی۔

"میرا نام نیکوما ہے۔ میں دس برس کی سزا کاٹ رہی ہوں۔"

کیٹی نے پوچھا۔

"یہ کون سی جگہ ہے۔ کیا یہاں سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں؟"

نیکوما خوفزدہ ہو گئی۔ سہمی ہوئی آواز میں بولی۔

"ہمیں بتایا گیا ہے کہ تمہارا نام قسیطانی ہے۔ تمہیں سات برس کی سزا ہوئی ہے۔ ایسی بات کبھی نہ سوچنا۔ جو ایک بار یہاں آتا ہے اپنی سزا پوری کیے بغیر باہر نہیں جا سکتا۔"

کیٹی بولی۔

"بھوت محل کا دروازہ تو ٹوٹا ہوا ہے۔ کیا میں اس میں سے باہر نہیں جا سکتی؟"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"نہیں" نیکوما نے کہا "جب تم اس بھوت محل میں داخل ہوئی تھیں۔ تو دروازے پر آسیب کا نظر نہ آنے والا پردہ گر پڑا تھا۔ ہم میں سے کوئی اگر باہر جانے کی کوشش کرے گا۔ تو طلسمی پردے سے ٹکرا کر اس کے جسم کے دو ٹکڑے ہو جائیں گے"

کیٹی سخت مایوس ہو گئی۔ کم بخت یہ کس عذاب میں پھنس گئی تھی وہ۔ اس نے سوچا۔ پھر اس نے نیکوما سے پوچھا کہ بھوت محل میں کتنی عورتیں مرد رہتے ہیں۔ نیکوما نے بتایا کہ بھوت محل میں دس عورتیں اور سات مرد ہیں۔ جو اپنی اپنی کوٹھڑیوں میں پڑے رہتے ہیں۔ یہ بہت کم ایک دوسرے سے بات کرتے ہیں۔ کیٹی نے کچھ سوال کرنا چاہا تو نیکوما نے اپنے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"قسطانی! تم پہلے ہی بہت باتیں کر چکی ہو۔ اس سے زیادہ بات کرنے کی ہمیں اجازت نہیں۔ جاؤ اپنی کوٹھڑی میں جا کر اپنی سزا کاٹنا شروع کرو"

کیٹی خاموشی سے چلتی ہوئی برآمدے کے آخر میں اپنی کوٹھڑی میں آ گئی۔ اس کوٹھڑی میں لکڑی کے ایک چھوٹے سے

تخت اور پانی کی ایک بالٹی کے سوا کچھ نہیں تھا۔ طاق میں پہلے ہی سے نیلی موم بتی روشن تھی۔ کیٹی نے غور کیا تو اسے محسوس ہوا کہ یہ ایک عجیب پر اسرار دنیا ہے۔ اس کو یقین تھا کہ یہ عورتیں اور مرد مردہ نہیں۔ بلکہ زندہ ہیں۔ اور یہاں کوئی خطرناک چکر چلایا گیا ہے۔ مگر اس بارے میں وہ کسی سے بات نہیں کر سکتی تھی۔ وہ چپ چاپ دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر تخت پر بیٹھ گئی اور ناگ تھیوسانگ اور ماریا کے متعلق سوچنے لگی کہ وہ تو یہاں کبھی بھی نہیں پہنچ سکیں گے۔

○

دوسری طرف ناگ ماریا اور تھیوسانگ بحری جہاز میں سفر کرتے عتیکا کی بندرگاہ پر پہنچ کر جہاز سے اتر گئے۔ یہاں سے شہر سودیہ تک انہیں پیدل صحرا میں سفر کرنا تھا۔ سودیہ شہر کے باہر ایک ویران مقام پر وہ قدیم مصری اہرام تھا۔ جس میں ٹیکول مصری راہب کی لاش دفن تھی۔ ناگ کو یہاں چلہ کر کے مصری راہب کی روح سے کیٹی کے بارے میں راہ نمائی حاصل کرنی تھی۔ آپ کو یاد ہو گا کہ شہر سودیہ وہی شہر تھا۔ جہاں راجہ شکالی کی حکومت تھی اور جہاں ملوخ کا بہت بڑا مندر تھا اور اس مندر کے باہر کھائی کے پل کی دوسری جانب عنبر کا بت لگا تھا۔ جس پر لوگ آتے جاتے مٹھیاں بھر بھر کر مٹی پھینکتے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھے۔ یہ مندر شہر کے اندر تھا۔ جبکہ نیک دل راہب کا اہرام شہر سے باہر ایک کوس کے فاصلے پر صحرا میں واقع تھا۔

ماریا تھیوسانگ اور ناگ کو کسی قافلے کے ساتھ شامل ہونے کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ پیدل ہی شہر سوریہ کی طرف چل پڑے۔ یہ راستہ صحرا میں سے گزرتا تھا۔ ریت کے ٹیلوں کے درمیان ایک راستہ بنا ہوا تھا۔ قافلے اسی راستے پر سفر کرتے تھے۔ ناگ عقاب کا روپ دھار کر فضا میں بلند ہو کر آگے نکل گیا۔ تاکہ راستے کا جائزہ لے۔ اس نے واپس آکر بتایا کہ راستہ بے خطر اور صاف ہے۔ چنانچہ وہ دن بھر صحرا میں سفر کرتے رہے۔ ماریا کبھی ان کے سروں کے اوپر اڑنے لگتی۔ اور کبھی ان کے ساتھ ساتھ صحرا میں سفر کرتی۔ شام کے وقت انہیں دور سوریہ شہر کی فصیل کی روشنی دکھائی دی۔ ناگ اڑ کر گیا۔ اور اس نے شہر سے باہر نیک دل راہب کے اہرام کو پہچان لیا۔ وہ واپس آ گیا اور بولا۔

"اہرام شہر سے باہر ہی ہے۔ میں اسے دیکھ آیا ہوں"

ناگ اپنے دوستوں کو لے کر اہرام کے پاس آ گیا۔ اس اہرام کو دیکھ کر ہی خوف آتا تھا۔ کالا سیاہ اونچا لمبا اہرام ایک بہت بڑے بھوت کی طرح صحرا کی شام کے اندھیرے میں خاموش کھڑا جیسے ان کو گھور رہا تھا۔ ماریا نے اہرام کے گرد ایک چکر

لگایا اور کہا کہ اس اہرام کے اندر جانے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ تھیوسانگ بولا۔

"کوئی نہ کوئی خفیہ راستہ ضرور ہو گا"

ناگ اور تھیوسانگ نے بہت کوشش کی مگر اہرام کے اندر جانے کا کہیں کوئی راستہ نہیں تھا۔ آخر تھیوسانگ نے کہا۔

"میں اہرام کے کسی ذرا اکھڑے ہوئے پتھر کو چھوٹا کرتا ہوں۔ یوں وہ پتھر ہم باہر نکال کر آسانی سے اس کے اندر داخل ہو سکیں گے"

اس کے لیے شرط تھی کہ اس پتھر اور اہرام کی دیوار میں تھوڑا فاصلہ ہو۔ تاکہ اس پتھر کے ساتھ ہی کہیں سارے کا سارا اہرام بھی چھوٹا نہ ہو جائے۔ کافی تلاش کے بعد تھیوسانگ کو ایک چوکور پتھر نظر آیا جس کی اوپر کی سطح اہرام کی دیوار سے تھوڑی سی الگ تھی۔ تھیوسانگ نے اسے خاص انگلی سے اپنے ارادے کے ساتھ چھوا تو وہ پتھر چھوٹی سی ٹافی کی طرح کا ہو گیا۔ اس ٹافی جتنے پتھر کو ناگ نے باہر نکال دیا۔ وہاں ایک چوکور سوراخ پیدا ہو گیا تھا۔ ماریا اور ناگ اندر جانے لگے تو تھیوسانگ نے کہا۔

"میرا خیال ہے پہلے مجھے اندر جا کر معلوم کرنا چاہیے۔"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کہ ٹھیک دل راہب کی قبر کس جگہ پر ہے ۔ کیونکہ ہو سکتا ہے اندر کوئی ایسا طلسم ہو تم دونوں پر اثر ہو جائے ۔"

ماریا بولی ۔

"تو کیا تم پر طلسم کا اثر نہیں ہو گا ؟"

تھیوسانگ نے کہا ۔

"مجھ پر کم سے کم اثر ہوتا ہے ۔ کیونکہ میں بہر حال دوسرے سیارے کی مخلوق ہوں ۔"

ناگ نے بھی تھیوسانگ کو منع کیا مگر تھیوسانگ انہیں تسلی دیتا اہرام کے چوکور سوراخ میں سے اندر داخل ہو گیا ۔ ناگ اور ماریا باہر کھڑے اسے دیکھ رہے تھے ۔ تھیوسانگ چوکور سوراخ میں جھک کر اہرام کے اندر گیا ۔ جونہی وہ اہرام میں داخل ہوا ۔ اندر کہیں سے بھاری پتھر تیزی سے آیا اور کھٹاک کی آواز کے ساتھ دیوار کے شگاف میں آکر چپک گیا ۔ چوکور شگاف بند ہو گیا ۔

ناگ اور ماریا گھبرا گئے ۔ ناگ نے چلا کر کہا ۔

"ماریا ! جلدی سے اہرام میں گھس جاؤ ۔ تھیوسانگ کسی مصیبت میں پھنس گیا ہے ۔"

ماریا زمین سے اچھل اور تیزی سے ہوا کی لہر کی طرح اہرام

کی دیوار سے ٹکرائی ۔ اس کا خیال تھا کہ وہ پتھروں کے اندر داخل ہو جائے گی ۔ مگر ایسا نہ ہوا ۔ اس سے پہلے بھی ماریا نے ایک جگہ سے اپنے طور پر اہرام میں داخل ہونے کی کوشش کی تھی ۔ اس بار بھی ناکام ہوئی تو پریشان ہو کر بولی ۔

"ناگ ! اہرام کی دیواریں مجھے اندر جانے سے روک رہی ہیں ۔"

ناگ بھی پریشان ہو گیا ۔

"ماریا ! ہمیں ہر حالت میں اہرام میں داخل ہونا ہو گا ۔ تھیوسانگ کو کسی طلسم نے اپنے قابو میں کر لیا ہے ۔"

ماریا نے اہرام کے چاروں طرف گھوم پھر کر جگہ جگہ سے اندر داخل ہونے کی کوشش کی ۔ مگر وہ ہر بار ناکام رہتی ۔ ناگ بھی سانپ کی شکل میں جگہ جگہ سے کسی درز کو ڈھونڈھتا پھرا مگر اہرام میں کسی جگہ کوئی معمولی سی درز بھی تھی ۔ پتھر ایک دوسرے سے جڑے ہوئے تھے ۔ ناگ انسانی شکل میں آگیا ۔ اس نے پوری طاقت سے تھیوسانگ کو آواز دی ۔ مگر اندر سے کوئی جواب نہ آیا ۔ ماریا اور ناگ کو بے حد تشویش ہوئی ۔ ناگ نے سر کو مایوسی سے جھٹک کر کہا ۔

"میں نے اسے منع بھی کیا تھا کہ اندر مت جائے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مگر وہ اپنی ضد پر اڑا رہا۔"

ماریا بولی۔

„اب کیا کریں گے ناگ! تھیوسانگ پر نہ جانے اندر کیا بیت رہی ہو گی۔"

ناگ چپ چاپ ایک طرف ریت پر بیٹھ گیا۔ پھر اچانک کچھ سوچ کر بولا۔

„میرا خیال ہے مجھے یہاں کسی صحرائی سانپ سے پوچھنا چاہیئے کہ اہرام کے اندر کیا ہے؟ سانپ زمین کے اندر رہتے ہیں۔"

ماریا نے کہا۔

„تمہارا خیال بہت اچھا ہے۔ مگر مجھے ایسا لگتا ہے کہ اس اہرام میں کسی نیک دل راہب کا مزار نہیں ہے۔ کیونکہ نیک دل لوگوں کی روحیں کسی کو یوں پریشان نہیں کیا کرتیں۔"

ناگ بولا۔

„میرا بھی یہی خیال ہے۔ اس اہرام میں ضرور کوئی پر اسرار مخلوق رہتی ہو گی۔ بہر حال ابھی معلوم کرتا ہوں۔"

ناگ غروب ہوتے سورج کی دھندلی سرمئی روشنی میں سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ پھر اس نے صحرائی سانپ کو آواز دے کر کہا۔

„اگر تم کہیں آس پاس موجود ہو تو فوراً سامنے آؤ۔ میں ناگ دیوتا بول رہا ہوں۔"

تھوڑی ہی دیر میں ریت کے ایک چھوٹے سے ٹیلے کی طرف ایک سانپ پھن اٹھائے رینگتا ہوا اس کی طرف آ رہا تھا۔ اس نے آتے ہی ناگ کی تعظیم کی اور کہا۔

„عظیم ناگ دیوتا! غلام حاضر ہے۔"

ناگ نے اس سے پوچھا کہ اس اہرام کے اندر کیا ہے۔

سانپ بولا۔

„عظیم ناگ دیوتا! اس اہرام میں اس علاقے کا کوئی سانپ کبھی آج تک داخل نہیں ہو سکا اس کے نیچے چاروں طرف آگ کے الاؤ جل رہے ہیں۔ کوئی سانپ ادھر کا رخ نہیں کرتا۔"

ماریا اور ناگ سانپ کے منہ سے یہ سن کر اور زیادہ پریشان ہو گئے۔ اس کا مطلب تھا کہ تھیوسانگ کسی بہت بڑی مشکل میں گرفتار ہو چکا تھا۔ ناگ نے سانپ سے کہا۔

„مجھے اطلاع ملی تھی کہ اس اہرام میں کسی نیک دل راہب کی قبر ہے۔ میں اسی کی تلاش میں یہاں آیا تھا۔"

سانپ بولا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"عظیم ناگ دیوتا! ہم آج تک اپنے بڑے بوڑھوں سے یہی سنتے آئے ہیں کہ اس اہرام میں آگ کے آسیب رہتے ہیں۔ وہ آگ سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور آگ ہی میں زندہ رہتے ہیں۔ اگر انہیں آگ سے باہر نکالا جائے تو وہ مر جاتے ہیں۔"

ناگ کی پریشانی اور بڑھ گئی۔ کیونکہ تھیوسانگ پر آگ اثر کر سکتی تھی اور اس آگ میں اس کی انگلی بھی جھڑ سکتی تھی جس سے وہ مر سکتا تھا۔ ناگ نے سانپ کو واپس بھیج دیا اور ماریا سے کہا۔

"میرا خیال ہے ہمیں سویرے شہر چل کر اس سلسلے میں کسی پروہت پنڈت سے مدد لینی چاہیئے۔ ان کے پاس اس قسم کے طلسم جادو کے توڑ ہوتے ہیں۔"

ماریا بڑی اداس تھی کہنے لگی۔

"پہلے کیٹی ہم سے جدا ہوئی۔ اب تھیوسانگ بھی جدا ہو گیا ہے۔ عنبر پہلے ہی غائب ہے۔"

پھر گہری آہ بھر کر بولی۔

"چلو شہر چل کر بھی کوشش کر دیکھتے ہیں۔"

وہ دونوں شہر کی طرف چل پڑے۔ اب رات ہو گئی تھی۔ شہر کی دیوار پر کئی جگہوں پر مشعلیں روشن تھیں۔ شہر کا دروازہ کھلا تھا۔ کھیتوں میں کام کرنے والے دروازے میں سے گزر کر واپس

اپنے اپنے گھروں کو جا رہے تھے۔ ماریا اور ناگ بھی شہر میں آ گئے۔ شہر کے گلی کوچوں میں بھی جگہ جگہ دکانوں اور مکانوں کی ڈیوڑھیوں میں شمعیں روشن تھیں۔ کچھ دکانیں بند تھیں۔ کچھ ابھی تک کھلی تھیں۔ ناگ عام انسانی شکل میں تھا۔ ماریا اس کے ساتھ ساتھ غیبی حالت میں چل رہی تھی۔ ناگ کو کسی پروہت پنڈت کی تلاش تھی اور یہ لوگ کسی چھوٹے موٹے مندر میں ہی مل سکتے تھے۔ ناگ کو ایک گلی کے کونے میں مندر کی چھوٹی سی عمارت دکھائی دی۔ اس کے دروازے کے باہر آگ روشن تھی۔ دو پجاری ہاتھ جوڑے بیٹھے آگ کی پوجا کر رہے تھے۔ یہ آگ کی پوجا کرنے والوں کا مندر تھا۔

ناگ مندر میں داخل ہو گیا۔ چھوٹا سا مندر تھا۔ جس کی کوٹھڑی میں ایک منڈے ہوئے سر والا پروہت پیالے میں آگ روشن کیے اس کے سامنے آنکھیں بند کیے بیٹھا اس کی پوجا کر رہا تھا۔ کتنی عجیب بات ہے کہ قدیم زمانے میں لوگ جس آگ کے آگے سر جھکاتے تھے آج وہ ماڈرن زمانے کے انسان کی غلام بن چکی ہے اور آج کے زمانے کا انسان جب چاہے اسے جلا کر اس سے کھانا تیار کر سکتا ہے۔ سائنس جتنی جتنی ترقی کرتی جائے گی یہ پرانے توہمات اور جاہلانہ عقیدے ختم ہوتے جائیں گے۔ ہمارے دین اسلام نے اسی لیے آج سے چودہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سو سال پہلے انسان کو یہی تعلیم دی تھی کہ آگ، پانی، بجلی، پہاڑ، درخت اور پتھر کے بتوں کی پوجا غلط اور فضول ہے کیونکہ یہ انسان کے غلام ہیں۔ پرستش کے لائق صرف خدا کی ذات ہے جس کے قبضے میں کائنات کی ہر شے ہے۔ وہی عبادت اور تعریف کے لائق ہے۔

بہر حال ہم تو اسلام سے بھی پہلے کے زمانے کی بات کر رہے ہیں۔ جب ہر طرف جاہلیت کا دور تھا اور انسان آگ کی بھی پوجا کرتے تھے۔ ناگ خاموشی سے پروہت کے سامنے جا کر بیٹھ گیا۔ پروہت نے ناگ کی طرف دیکھا اور کہا۔

"تم اس شہر میں اجنبی لگتے ہو؟"

ناگ نے بڑے ادب سے کہا۔

"جی ہاں مہاراج۔ میں مسافر ہوں۔ ملک شام کا رہنے والا ہوں۔ آتش پرست ہوں۔"

ناگ نے ایسا جان بوجھ کر کہا تھا۔ تاکہ پروہت کو اس پر شک نہ ہو۔

پروہت مسکرایا۔ کہنے لگا۔

"اگر تم چاہو تو اس مندر کی ایک کوٹھڑی میں رات بسر کر سکتے ہو۔ تمہیں کھانے کو روٹی اور گوشت بھی مل جائے گا۔"

ناگ نے کسی قدر رازداری سے کہا۔

"مہاراج! آپ کا شکریہ مگر میں اس وقت آپ سے صرف یہ پوچھنے آیا ہوں کہ اس شہر میں ایک اہرام ہوتا تھا۔ میں اس اہرام کی سیر کرنے آیا ہوں۔"

پروہت نے بڑے غور سے ناگ کی طرف دیکھا۔ پھر کہا۔

"میں تمہیں یہی کہوں گا کہ اس اہرام کا خیال دل سے نکال دو۔"

ناگ نے مصنوعی تعجب کا اظہار کرتے ہوئے پوچھا۔

"کیوں مہاراج۔ اس اہرام میں ایسی کون سی بات ہے؟ میں نے تو سنا تھا کہ وہ تاریخی اہرام ہے۔"

پروہت اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے ناگ کے کاندھے پر ہاتھ رکھا۔ اور اسے کوٹھڑی سے باہر لے آیا۔

"دیکھو میاں۔ تم ابھی نوجوان ہو۔ ابھی تمہیں بہت دیر تک زندہ رہنا چاہیے۔ اس لیے اہرام کی طرف مت جانا۔ اس اہرام کے نیچے آگ اور لاوے کے دیوتا کا گھر ہے۔ اس کے اندر ہر وقت لاوا کھولتا رہتا ہے۔ جو کوئی اس اہرام کے قریب جاتا ہے لاوے کا دیوتا اسے اپنے اندر کھینچ لیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ اہرام جب سے ہم دیکھ رہے ہیں۔ ویران پڑا ہے۔ کوئی شخص

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کبھی اس کے قریب بھی نہیں پھٹکتا۔"

ماریا بھی ناگ کے قریب ہی کھڑی یہ سُن رہی تھی۔ ناگ کے ساتھ وہ بھی پریشان ہو گئی۔ اگر یہ سچ کہہ رہا ہے تو تھیو سانگ تو لاوے میں پگھل کر لاوا بن گیا ہو گا۔ ناگ نے پروہت سے اجازت لی اور مندر سے چلا آیا۔ کچھ دور جا کر ماریا نے کہا۔

"ناگ! کیا یہ پروہت سچ کہہ رہا تھا؟ یہ تو بڑی پریشانی کی بات ہے پھر۔"

ناگ بولا

"یہ محض توہمات ہیں۔ کوئی لاوے اور آگ کا دیوتا نہیں ہوتا۔"

ماریا نے کہا۔

"لیکن ایسا تو ہو سکتا ہے کہ اہرام کے اندر آگ ہو۔"

ناگ نے کہا۔

"اہرام کے سوراخ پر کسی نے پتھر گرا کر اسے بند کیا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ اندر کوئی انسان موجود تھا۔"

ماریا بولی۔

"پھر میں اس کے اندر کیوں نہیں جا سکی؟ ضرور وہاں کسی نے طلسم بھی کیا ہوا ہے۔"

ناگ گلی سے باہر نکل کر بازار میں ایک چبوترے پر بیٹھ گیا جس کے پاس ہی کھمبے پر ایک مشعل جل رہی تھی۔ اس نے کہا۔

"معاملہ بہت زیادہ پر اسرار معلوم ہوتا ہے۔ سانپ بھی اہرام کی طرف جاتے ہوئے گھبراتے ہیں۔ آگ کے بارے میں تو سانپ نے بھی کہا تھا۔"

ماریا شہر میں دور بادشاہ کے محل کی طرف دیکھ رہی تھی۔ اس محل کے پاس ہی طوح کے مندر کا تکونی مینار ابھرا ہوا تھا۔ جس پر روشنی ہو رہی تھی۔ اس نے ناگ سے تعجب سے کہا۔

"دور کسی مندر کا تکونی مینار نظر آ رہا ہے۔ میرا خیال ہے وہاں چلتے ہیں۔ ہو سکتا ہے اہرام کے بارے میں کچھ سراغ ملے۔"

ناگ نے اس خیال کا اظہار کیا۔ کہ اگر کہیں سے کوئی ایسا آدمی مل جائے جو طلسم جانتا ہو۔ تو اس راز پر سے پردہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اور تھیو سانگ کا بھی کھوج مل سکتا ہے۔ ماریا نے کہا۔ طلسم جاننے والا تو کسی مندر میں ہی ملے گا۔ مینار والا مندر سب سے بڑا معلوم ہوتا ہے۔ وہاں چلتے ہیں۔ ممکن ہے وہاں کسی جادوگر سے ملاقات ہو جائے۔ ناگ اٹھا اور ماریا کی خوشبو کے ساتھ ساتھ شہر کے سب سے بڑے مندر کی طرف چل پڑا۔ یہ وہی مندر تھا جس کی پانی سے بھری ہوئی کھائی کے باہر عنبر بت کی شکل میں موجود تھا۔

○

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

خونی راز

یہ ملوخ دیوتا کا مندر تھا۔

وہی منحوس مندر جس پر انسانوں کی قربانی دی جاتی تھی۔ ناگ اور ماریا اندھیرے میں ایک میدان سے گزر کر اس جگہ پہنچے جہاں مندر کے قلعے نما دروازے کے آگے کھائی پہ پل بنا ہوا تھا۔ انہوں نے دیکھا کہ وہاں مشعلوں کی روشنی میں ایک انسانی مجسمہ نصب ہے جس پر مندر میں جاتے ہوئے لوگ زمین سے مٹی اٹھا کر پھینک رہے ہیں جونہی وہ بت کے قریب پہنچے تو سکتے میں آگئے۔ ماریا نے چیخ کر کہا۔

"ناگ یہ تو عنبر کا بت ہے"

ناگ پہلے ہی اسے دیکھ چکا تھا۔ اور اس وقت بھی پھٹی پھٹی آنکھوں سے عنبر کے بت کو تک رہا تھا۔ عنبر کا ایک ہاتھ اوپر کو اٹھا تھا۔ بت پر جو کوئی آتا مٹی کی ایک مٹھی پھینک دیتا تھا۔ ناگ نے ماریا سے سرگوشی کی۔

"ماریا خاموش رہنا"

پھر وہ بت کے قریب آ گیا۔ عنبر کے سائز کا بت تھا۔ بلکہ عنبر ہی تھا۔ ناگ نے ایک آدمی سے پوچھا کہ یہ کس کا بت ہے اور لوگ اس پر مٹی کیوں پھینک رہے ہیں اس شخص نے بتایا کہ یہ ایک جادوگر تھا جس نے ہمارے ملوخ دیوتا کے بت کو پاش پاش کر دیا۔ ہم نے اپنے دیوتا کا بت دوبارا بنا لیا ہے۔ اور اس جادوگر کو ہمارے دیوتا نے پتھر بنا ڈالا ہے۔ اب ہم اس پر مٹی پھینک کر اپنے دیوتا کو خوش کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ ہمارے دیوتا کا دشمن تھا۔

ساری بات ناگ اور ماریا کی سمجھ میں آگئی۔ وہ آدمی چلا گیا تو ناگ نے عنبر کے قریب جا کر کہا۔

"عنبر اگر تم میری آواز سن رہے ہو تو فکر مت کرو۔ میں آگیا ہوں۔ ماریا بھی میرے ساتھ ہے۔ تھیوسانگ اور کیٹی ہم سے جدا ہو کر کسی مصیبت میں پھنس گئے ہیں۔ مگر ہم ان کے ساتھ تمہیں بھی مشکل سے نجات دلا دیں گے۔ کیا تم جواب دے سکتے ہو۔

ناگ اور ماریا نے مشعل کی روشنی میں عنبر کے بت کیطرف

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

غور سے دیکھا۔ عنبر سن ضرور رہا تھا مگر بول نہیں سکتا تھا۔ ماریا نے آہستہ سے کہا۔

"ناگ! عنبر بھائی ضرور سن رہا ہے۔ مگر بول نہیں سکتا۔ اس پر بھی کسی جادوگر نے جادو کر دیا ہے"

ناگ بولا۔

"اب ہمیں کسی ایسے جادوگر کی ضرورت ہے جو بہت تجربہ کار جادوگر ہو"

ناگ پل پر سے گزر کر مندر میں داخل ہو گیا۔ ماریا بھی اس کے ساتھ تھی۔ وہ مندر کے صحن میں ایک ستون کے پاس جا کر بیٹھ گیا اور یوں ظاہر کرنے لگا۔ جیسے ملوخ دیوتا کی عبادت کر رہا ہو۔ حالانکہ وہ ملوخ دیوتا کے بہت بڑے بت کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ کیونکہ اسی کی وجہ سے عنبر کی یہ حالت ہوئی تھی۔ ماریا اس کے قریب ہی بیٹھی تھی۔ اس نے ناگ کے کان میں کہا۔

"کسی پجاری سے بات کرنی چاہیئے۔ ان لوگوں کو جادوگروں کا پتہ ہوتا ہے"

اتنے میں ایک پجاری وہاں سے گزرا۔ ناگ نے اٹھ کر اس کی تعظیم کی اور کہا۔

"مہاراج! میری ماں پر کسی دشمن نے حملہ کر دیا ہے۔

وہ گھر پر تین روز سے بے ہوش پڑی ہے۔ وید جی نے کہا ہے کہ اس کا علاج کوئی جادوگر ہی کر سکتا ہے۔ کیا یہاں کوئی ایسا آدمی ہے جو جادو جانتا ہو؟"

پجاری نے کہا۔

"بیٹا اس شہر میں صرف ایک ہی افریقی جادوگر ہے جو بادشاہ کا جادوگر ہے۔ وہی تیرے کام آ سکتا ہے"

ناگ نے پوچھا کہ افریقی جادوگر کہاں رہتا ہے۔ تو پجاری نے بتایا کہ شاہی افریقی جادوگر بادشاہ کے محل کے پیچھے ایک بارہ دری میں رہتا ہے۔ مگر وہ کسی سے نہیں ملتا۔ کسی کو اس کی بارہ دری میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے۔ ناگ نے پجاری کا شکریہ ادا کیا اور مندر کی ڈیوڑھی کی طرف چلا۔ ماریا ساتھ ساتھ تھی۔ کہنے لگی۔

"کہیں اس کم بخت نے بارہ دری کے باہر طلسمی دائرہ نہ کھینچ رکھا ہو"

ناگ نے کہا۔

"وہاں چل کر دیکھا جائے گا۔ تم میرے ساتھ آؤ"

جب وہ شاہی محل کے پیچھے بارہ دری سے کچھ دور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہی تھے تو ناگ نے ماریا سے کہا۔ کہ افریقی جادوگر بڑا عیار جادوگر ہے۔ ہو سکتا ہے۔ اسے تمہاری موجودگی کا پتہ چل جائے۔ اس لیے تم اسی جگہ ٹھہرو۔ میں اس کے پاس جا کر بات کرتا ہوں۔ ماریا وہیں رک گئی۔ اسی نے ناگ کو تاکید کی کہ اپنا خیال رکھے۔ ناگ بارہ دری کی طرف چلا۔ افریقی جادوگر کی شاندار کوٹھڑی بارہ دری کے درمیان میں بنی ہوئی تھی جس کی دیواروں پر چاندی کا پترا چڑھا ہوا تھا۔ افریقی جادوگر اپنی عالیشان کوٹھڑی کے باہر صندل کی چوکی پر آلتی پالتی مارے بیٹھا تھا۔

ناگ کو قریب آتے دیکھ کر غضبناک آواز میں بولا۔

"کون ہو تم جو یوں منہ اٹھائے چلے آ رہے ہو؟"

ناگ سمجھ گیا کہ اسے میرے سانپ ہونے کے بارے میں علم نہیں ہو سکا۔ اس نے فوراً ہاتھ باندھے اور گردن جھکا کر بولا۔

"مہاراج! میں ملوخ دیوتا کا پرستار ہوں۔ میں ملک شام سے ملوخ دیوتا کی پوجا کرنے آیا ہوں جب مجھے معلوم ہوا کہ دیوتا کے ایک دشمن کو آپ نے پتھر کا بت بنا کر باہر کھڑا کر دیا ہے تو میں بے حد خوش ہوا۔ میں آپ کو مبارک باد دینے حاضر ہوا ہوں حضور!"

افریقی جادوگر خوش ہوا۔ بولا۔

"ہم دیوتا ملوخ کے دشمنوں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتے ہیں۔ اب تم جا سکتے ہو۔"

ناگ نے کہا۔

"لیکن مہاراج کہیں یہ دشمن پھر سے انسان تو نہیں بن جائے گا؟ حضور ہم اسے ہمیشہ پتھر کا بت ہی دیکھنا چاہتے ہیں تاکہ اس پر خاک ڈالتے رہیں۔"

افریقی جادوگر نے بڑے فخر سے گردن بلند کی اور کہا۔

"ملوخ دیوتا کے دشمن کا پھر سے انسانی شکل میں آنا ناممکن ہے۔"

ناگ بولا۔

"مہاراج! میں نے سنا ہے کہ ملک بابل کا ایک جادوگر اسے انسانی شکل میں لانے کے جتن کر رہا ہے۔"

افریقی جادوگر کو طیش آ گیا۔ غصے سے لرزتی آواز میں بولا۔

"اس کا باپ بھی ملوخ کے دشمن کو پھر سے انسان نہیں بنا سکتا۔"

پھر مسکرا کر بولا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"بیٹا یہ تو اسی صورت میں پھر سے انسان بن سکتا ہے کہ زمین کی گہرائیوں سے نکل کر خود ناگ دیوتا یہاں آئے اور اس بت کے گرد چکر لگا کر اس پر تین بار اپنی پھنکار پھینکے - اور یہ ناممکن ہے۔"

ناگ کا دل خوشی سے اُچھل پڑا۔ یہ کام تو ناگ بڑی آسانی سے کر سکتا تھا۔ اس نے شاہی جادوگر کی تعظیم کی اور مڑ کر مندر سے باہر آگیا۔ ماریا نے دور سے ناگ کو آتے دیکھا تو لپک کر اس کے پاس پہنچی۔ ناگ نے اس کی تیز خوشبو محسوس کرتے ہی کہا۔

"ماریا! عنبر کو ہم ابھی زندہ کریں گے۔"

پھر ناگ نے ماریا کو بتایا کہ عنبر کے گرد چکر لگا کر اسے تین بار پھنکار مارنی ہو گی۔ وہ تیزی سے عنبر کے مجسمے کے پاس آگئے۔ اس وقت رات کا دوسرا پہر گزر رہا تھا اور عنبر کے مجسمے کے پاس کوئی آدمی نہیں تھا۔ ناگ نے چاروں طرف ایک نگاہ ڈالی جب اسے تسلی ہو گئی کہ کوئی اسے نہیں دیکھ رہا تو وہ سانس کھینچ کر سانپ کی شکل میں آگیا اس نے تیزی سے عنبر کے بت کے گرد ایک چکر لگایا اور پھر تین بار اس کے چہرے پر پھنکار ماری۔ ایک دم سے

عنبر میں جان پڑ گئی اور وہ چبوترے سے زندہ ہو کر نیچے آگیا اور ناگ سے گلے لگ کر ملا۔ پھر بولا۔

"پیاری بہن ماریا! مجھے تمہاری خوشبو آرہی ہے۔ تم کیسی ہو؟"

ماریا نے کہا۔

"عنبر بھیا! خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تم اپنی اصلی حالت میں آگئے۔"

عنبر بولا۔

"یہاں سے کسی دوسری جگہ نکل چلو۔ لوگوں نے مجھے زندہ دیکھ لیا تو جادوگر کو علم ہو جائے گا۔ ممکن ہے وہ پھر کوئی جادو پھونک دے۔"

ناگ نے کہا۔

"اس جادوگر کی طبیعت بھی صاف کر دوں گا۔ مگر پہلے ہمیں تھیوسانگ کو بچانا ہے۔"

"وہ کہاں ہے؟" عنبر نے سوال کیا۔

ماریا اور ناگ نے تھیوسانگ اور کیٹی کے بارے میں اسے سب کچھ بتا دیا۔ عنبر گہری سوچ میں ڈوب گیا۔ اس نے کہا۔

"چلو — یہاں سے کسی دوسری جگہ چلو۔"

وہ رات کے اندھیرے میں وہاں سے تیز تیز قدم اٹھاتے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شہر کی دوسری طرف چلے گئے جہاں ایک پرانا باغ تھا۔ اس باغ میں ایک کنواں بھی تھا جس کے پاس ہی ایک گھنے درخت کے نیچے پتھر جوڑ کر بیٹھنے کے لیے ایک فرش بنا دیا گیا تھا عنبر اور ماریا یہاں بیٹھ کر تھیوسانگ کے بارے میں غور کرنے لگے۔

ادھر یہ غور کر رہے تھے۔ اور دوسری طرف جب ایک سپاہی ڈیوڑھی سے نکل کر پل پار کر کے آیا تو یہ دیکھ کر اس کے ہاتھوں کے طوطے اُڑ گئے کہ ملوخ کے دشمن کا بُت غائب تھا۔ ایک دم وہاں شور مچ گیا۔ فوراً بادشاہ کو اطلاع مل گئی۔ اس نے شاہی جادوگر کو بلا کر جب بتایا کہ ملوخ کے دشمن کا بت غائب ہو گیا ہے تو شاہی جادوگر کو فوراً ناگ کا خیال آگیا۔ بادشاہ کہہ رہا تھا۔

"تم کیسے جادوگر ہو کہ دیوتا ملوخ کا دشمن غائب ہو گیا۔ اور تمہیں خبر ہی نہیں؟ اسے جہاں بھی ہو فوراً واپس لاؤ۔ نہیں تو ہم پر ملوخ دیوتا اپنا قہر نازل کر دے گا"

شاہی جادوگر نے ادب سے جھک کر کہا۔

"بادشاہ سلامت! میں صبح ہونے سے پہلے پہلے ملوخ کے دشمن کو پتھر کے بت کی شکل میں آپ

کی خدمت میں حاضر کر دوں گا"

بادشاہ بولا۔

"جلدی کرو۔ دیوتاؤں کے لیے جلدی کرو۔ اگر ملوخ دیوتا کا قہر نازل ہوا تو ہم میں سے کوئی بھی زندہ نہ بچ سکے گا"

شاہی جادوگر کے پاس جادو کے دو تین ٹوٹکے ہی تھے۔ جن کو وہ بار بار استعمال کیا کرتا تھا۔ جب بادشاہ نے اسے حکم دیا کہ عنبر کو دوبارہ تلاش کر کے پتھر کا بت بنا دیا جائے تو وہ کچھ پریشان ہو گیا۔ اس کے پاس کوئی ایسا جادو نہیں تھا۔ جو اسے بتا سکتا کہ عنبر زندہ ہونے کے بعد کہاں چلا گیا ہے۔ اس نے اپنے چار شاگردوں کو شہر میں دوڑا دیا۔ کہ جو بت مندر کے سامنے لگا تھا اس کی شکل کے آدمی کو ڈھونڈیں۔ اور اسے پکڑ کر لے آئیں۔ اس شاہی جادوگر نے خود بھی ایک فقیر کا بھیس بدلا اور لمبی نقلی ڈاڑھی لگا کر شہر میں نکل آیا۔ وہ اس آدمی یعنی ناگ کی تلاش میں تھا جو اس سے عنبر کے بارے میں پوچھ گچھ کر کے گیا تھا۔ شاہی جادوگر کو یقین تھا کہ وہ شخص دھوکے سے اس سے عنبر کے طلسم کا توڑ پوچھ گیا تھا۔ اور اسی کی مدد سے ناگ دیوتا نے عنبر کو دوبارہ زندہ کر دیا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وہ رات عنبر ناگ اور ماریا نے ——— شہر کے باغ میں ہی گزارنے کا فیصلہ کیا۔ انہیں باغ میں آتے جاتے لوگوں کی زبانی پتہ چل گیا تھا کہ عنبر کے مجسمے کے غائب ہونے کی وجہ سے لوگ پریشان ہیں اور بادشاہ نے فوج کے دشمن کو پکڑنے کے احکامات جاری کر دیئے ہیں۔ ناگ نے عنبر کو ہدایت کی کہ وہ اکیلا شہر میں جانے کی کوشش نہ کرے۔ عنبر بولا۔

"بھائی تم مجھے بزدل سمجھتے ہو؟ میں بھلا کسی سے ڈرتا تھوڑا ہوں؟"

ناگ اور ماریا نے اسے سمجھا دیا کہ یہ ڈرنے کی بات نہیں ہے بلکہ حالات کا تقاضا یہی ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے نہ آئے۔ کیونکہ اگر ایک بار اس پر طلسم ہوا ہے تو دوسری بار بھی ہو سکتا ہے۔ عنبر جوش میں آکر بولا۔

"اس وقت میرا ارادہ کمزور تھا۔ اور مجھ پر شاہی جادوگر کا طلسم چل گیا۔ اب میں ذہنی طور پر بے حد مضبوط اور طاقتور ہو چکا ہوں۔ میرے دل میں یہ ارادہ لوہے سے زیادہ مضبوط ہے کہ مجھ پر کسی شاہی جادوگر کا طلسم نہیں چل سکے گا۔ میں کوئی بھیس بھی نہیں بدلوں گا۔"

عنبر ضد پر اڑ گیا ——— ماریا اور ناگ اسے مجبور نہیں کر

سکتے تھے۔ کیونکہ وہ ان کی ٹولی کا سب سے بڑا یعنی سینئر ممبر تھا۔ ماریا نے کہا۔

"اچھا بھائی جان آپ بے شک بھیس نہ بدلیں۔ بس احتیاط ضرور کریں۔ کیونکہ شاہی جادوگر آپ کی تلاش میں ضرور نکلے گا۔"

پھر ماریا نے بات کا موضوع بدلا اور تھیوسانگ کے متعلق فکرمند لہجے میں کہنے لگی۔

"ہمیں اب پوری توجہ اس اہرام کی طرف کرنی چاہیئے۔ جس نے ہمارے پیارے ساتھی تھیوسانگ کو نگل لیا ہے۔ میں شاہی جادوگر کی یہ بات ماننے کو تیار نہیں ہوں کہ اس اہرام کے نیچے لاوے کا دیوتا بیٹھا ہے۔"

عنبر بولا۔

"ماریا! میں ایک بار لاوے کے دیوتا سے جنگ کر چکا ہوں۔ یاد ہے؟ عنبر کھولتے ہوئے لاوے میں گر پڑا تھا۔ اگر تھیوسانگ میری مدد کر کے مجھے وہاں سے نہ نکالتا تو ابھی تک شاید لاوے کے اندر لاوا بن کر کھول رہا ہوتا۔ اگر اہرام میں طلسم کا اثر بھی ہے تو ضرور کسی جادوگر کی شرارت ہے۔ جو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

انسانوں کا دشمن ہے اور اس نے اہرام میں ایسا طلسم بنا رکھا ہے کہ جو کوئی اس کے اندر جاتا ہے اسے طلسم کھینچ کر لاوے میں پھینک دیتا ہے اور شگاف پتھر سے بند ہو جاتا ہے۔"

ناگ تشویش کے ساتھ بولا۔

"اس کا تو مطلب یہ ہوا کہ تھیوسانگ اندر کھولتے ہوئے لاوے میں پگھل گیا ہوگا۔"

عنبر کہنے لگا۔

"چونکہ تھیوسانگ بھی میری طرح مر نہیں سکتا۔ ہاں اگر اس کی انگلی کاٹ دی جائے تو وہ زندہ نہیں بچے گا۔ اس لیے لاوے میں گرنے کے بعد وہ بھی پگھلے ہوئے لاوے کا بت بن جائے گا مگر مرے گا نہیں۔"

ماریا بولی۔

"لیکن ہم اسے اس حال میں نہیں چھوڑ سکتے۔ ہمیں فوراً اسے وہاں سے نکالنے کی کوشش کرنی چاہیے۔"

ناگ نے عنبر کی طرف دیکھا اور بولا۔

"میرا خیال ہے تم اسی جگہ ٹھہرو۔ میں ایک بار پھر اہرام کی طرف جاتا ہوں۔"

ماریا نے کہا۔

"عنبر کا یوں اس جگہ باغ میں بیٹھے رہنا مناسب نہیں لگتا۔ بہتر ہے کہ میں اور عنبر شہر سے باہر شہر کی دیوار کے نیچے ایک جگہ پرانی بارہ دری ہے۔ ہم دونوں اس بارہ دری میں چلے جاتے ہیں۔ کیوں عنبر؟"

عنبر نے سر ہلا کر کہا۔

"جیسے تمہاری مرضی۔ ویسے میرا تو خیال تھا کہ میں بھی ناگ کے ساتھ ہی چلوں۔"

ناگ نے کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں عنبر بھیا۔ میں نہیں چاہتا کہ اب ہم تینوں کسی مصیبت میں پھنس جائیں۔ تم دونوں بارہ دری میں ہی ٹھہرو۔ میں اہرام کا ایک چکر لگا کر آتا ہوں۔"

ماریا اور عنبر کو شہر کی دیوار کے نیچے والی پرانی بارہ دری میں میں چھوڑ کر ناگ انسانی شکل میں اہرام کی طرف روانہ ہوا۔ ابھی وہ تھوڑی دور گیا ہوگا کہ اسے سامنے ایک لمبی ڈاڑھی والا فقیر آتا دکھائی دیا۔ یہ فقیر وہی افریقی شاہی جادوگر تھا جس نے ناگ کو دیکھتے ہی پہچان لیا۔ وہ قریب آیا تو ناگ نے بھی اسے پہچان لیا کہ یہ شاہی جادوگر ہے مگر فقیر کے بھیس میں ہے اور ناگ ہی کی تلاش میں نکلا ہوا ہے شاہی جادوگر نے ناگ کو دیکھتے ہی بلند آواز میں کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"بیٹا! دیوتا ملوخ تم پر مہربان ہو گیا ہے۔ اس نے تمہیں اپنے مندر میں خاص طور پر بلایا ہے۔ میرے ساتھ چلو۔"
ناگ نے کہا۔

"تم چلو میں تھوڑی دیر میں پہنچ جاؤں گا۔"

شاہی جادوگر بھلا ناگ کو کب چھوڑنے والا تھا۔ فوراً بولا۔

"اگر تم میرے ساتھ نہ گئے تو میں تمہیں زبردستی ساتھ لے جاؤں گا۔"

ناگ کو معلوم تھا کہ اس شخص کے پاس ایسا جادو ہے کہ یہ اسے اپنے قبضے میں کر لے۔ چنانچہ ناگ نے ایک سیکنڈ کے اندر سانس کھینچا اور عقاب بن کر فضا میں تیزی سے بلند ہوا اور اہرام کی طرف پرواز کر گیا۔ شاہی جادوگر اسے حیرت سے تکتا رہ گیا۔ یہ سب کچھ اتنی جلدی ہو گیا کہ وہ کوئی جادو بھی نہ کر سکا۔ اسے اب یقین آ گیا تھا کہ یہی شخص یعنی ناگ ہی ملوخ کے دشمن عنبر کو رہا کروا کر لے گیا ہے۔ چنانچہ شاہی جادوگر نے ناگ کا پیچھا کرنے کا فیصلہ کیا اور زمین پر جھک کر اس نے اپنے پاؤں سے لکڑی کی کھڑائیں اتار لیں۔ کھڑاؤں کے اترتے ہی شاہی جادوگر بھی ہوا میں اڑنے لگا۔ شاہی جادوگر جانتا تھا کہ ناگ اہرام کی طرف گیا ہو گا۔ اور اس نے عنبر کو بھی وہیں کہیں چھپا رکھا ہو گا۔

اس نے فضا میں بلند ہو کر دیکھا۔ آسمان میں دور سیاہ عقاب اڑا جا رہا تھا۔ شاہی جادوگر جان بوجھ کر پیچھے رہا۔ وہ چھپ کر ناگ کی حرکات کا جائزہ لینا چاہتا تھا۔

ناگ اڑتے اڑتے سیدھا اہرام کے اوپر جا کر بیٹھ گیا۔ اسے اہرام کے اندر سے کسی قسم کی مقناطیسی کشش یا گرمی کا احساس نہ ہوا۔ وہ نیچے اتر آیا اور اس جگہ کو غور سے دیکھا جہاں دیوار میں شگاف پیدا ہوا تھا۔ اہرام کی دیوار کا پتھر دیوار کے ساتھ ہی جڑا ہوا تھا۔ ذرا سی بھی جگہ خالی نہیں تھی۔ ناگ نے سوچا کہ سانپ بن کر اہرام کے اندر جانے والا کوئی چھوٹا سا سوراخ تلاش کرنا چاہیے۔ چنانچہ اس نے فوراً سانپ کی شکل اختیار کی اور اہرام کے ارد گرد چکر لگانے لگا۔ ابھی اس نے آدھا چکر پورا کیا تھا کہ ایک خشک جھاڑی کے اندر سے مٹیالے رنگ کا صحرائی سانپ تیزی سے نکل کر ناگ کی طرف آیا اور اپنا سر زمین پر رکھ کر بولا۔

"عظیم ناگ دیوتا! آپ کا آنا مبارک ہو۔ لیکن آپ کے پیچھے آپ کا ایک دشمن بھی چلا آ رہا ہے۔"
ناگ نے کہا۔

"وہ شاہی جادوگر ہے اور میرے خلاف ہے۔ میں اسے جانتا ہوں۔ وہ میرے بھائی عنبر کی تلاش میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہے اور اسے شک ہے کہ میں عنبر کو رہا کروا کر لے گیا ہوں ہو۔"

صحرائی سانپ بولا۔

"عظیم ناگ! اس شاہی جادوگر کے جادو کا توڑ میرے پاس ہے۔"

"وہ کیا توڑ ہے؟" ناگ نے پوچھا۔

صحرائی سانپ نے کہا۔

"عظیم ناگ دیوتا یہ توڑ آپ کے اپنے پاس ہی ہے جس طرح آپ نے اپنے بھائی عنبر پر تین بار پھنکار کر اسے پتھر سے زندہ انسان بنا دیا تھا اسی طرح اگر آپ اس شاہی جادوگر پر تین بار پھنکار ماریں گے تو وہ پتھر کا بن جائے گا۔"

ناگ کو خوشی ہوئی کہ وہ اب اس شاہی جادوگر سے صرف چھٹکارا ہی حاصل نہیں کرے گا بلکہ اسے عنبر کو پتھر کا بت بنانے کی سزا بھی دے سکے گا۔ ناگ نے سانپ کا شکریہ ادا کیا اور دائیں طرف چھپ کر شاہی جادوگر کے آنے کا انتظار کرنے لگا۔ شاہی جادوگر ہوا میں اڑتا کھڑاویں بغل میں دبائے اہرام کے قریب آکر نیچے اتر آیا اور ادھر ادھر گھوم پھر کر ناگ کو تلاش کرنے لگا۔ اس کے وہم و گمان بھی نہیں تھا کہ ناگ سانپ

کی شکل میں وہاں موجود ہو گا۔ ناگ جھاڑیوں کے پیچھے شاہی جادوگر کو دیکھ رہا تھا۔

جونہی جادوگر چلتا چلتا جھاڑی کے قریب سے گزرنے لگا تو ناگ تیزی سے پھن اٹھائے اس کے سامنے آگیا۔ اس نے بجلی کی تیزی کے ساتھ منہ سے تین پھنکاریں نکال کر جادوگر کے چہرے پر پھینکیں۔ جادوگر ابھی سنبھلنے بھی نہ پایا تھا کہ وہیں پتھر کا بت بن گیا۔ ناگ نے فوراً انسانی شکل اختیار کی اور جادوگر کے بت کی طرف غور سے دیکھا اور کہا۔

"تمہیں اپنے کئے کی سزا مل گئی ہے۔ تم نے عنبر کو پتھر کا بت بنایا تھا اب تم خود پتھر بن کر اس اہرام کے پاس رہو گے۔"

ناگ نے ایک بار پھر اہرام کے اندر جانے کا کوئی راستہ ڈھونڈنے کی کوشش کی مگر جب ناکام رہا تو واپس عنبر اور ماریا کے پاس چلا آیا۔ ان کو پہلے تو یہ بتایا کہ اس نے شاہی جادوگر سے عنبر کا بدلہ لے لیا ہے۔ اور اسے صحرا میں پتھر کا بت بنا کر نصب کر دیا ہے۔ اس پر عنبر خاص طور پر بہت خوش ہوا۔ دوسری خبر اس نے یہ بتائی کہ وہ اہرام کے اندر جانے کا کوئی راستہ تلاش نہیں کر سکا۔ اس پر پھر عنبر ناگ ماریا سر جوڑ کر بیٹھ گئے۔ ایک عرصے کے بعد عنبر ناگ ماریا اکٹھے ہوئے تھے۔ اس پر وہ خوش بھی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھے مگر گیتی و. تھیو سانگ سے الگ ہو جانے کا انہیں افسوس اور تشویش بھی بہت تھی۔ تھیو سانگ کی تو زندگی کی انہیں فکر پڑی تھی۔ کیونکہ اہرام کے اندر لاوا پگھل رہا تھا۔ عنبر نے کہا۔

"خدائے واحد کی طرف سے مجھ پہ ایک فرض بھی ہے کہ میں ملوخ کے منحوس بت کو ایک بار پھر گرا کر پاش پاش کر دوں گا۔ لیکن سب سے پہلے میں تھیو سانگ کو اہرام کی قبر سے نکالنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ ہو سکتا ہے وہ شدید تکلیف کی حالت میں ہو۔ افسوس اس بات کا ہے کہ ہمیں اس کی نجات کا کوئی راستہ نہیں مل رہا۔"

ماریا کہنے لگی۔

"کتنے افسوس کی بات ہے کہ ہم تینوں ایک جگہ اکٹھے بیٹھے ہیں۔ ہم تینوں کے پاس الگ الگ غیر معمولی طاقتیں ہیں۔ مگر پتھر کے ایک اہرام کے اندر نہیں جا سکتے اور اپنے ساتھی تھیو سانگ کو نکال کر باہر نہیں لا سکتے۔"

ناگ بولا۔

"پہلی بار ہمیں اپنی بے بسی کا احساس ہوا ہے۔ لیکن ہم شکست تسلیم نہیں کریں گے۔ تھیو سانگ کو اہرام

کے اندر سے ضرور نکالیں گے چاہے اس کے لیے ہمیں کچھ ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔"

عنبر کہنے لگا۔

"یہی تو میں پوچھتا ہوں کہ وہ کچھ ہی کیا ہے جو ہمیں کرنا چاہیئے؟"

ماریا نے فوراً بیچ پڑ کر کہا۔

"آپس میں تلخ ہونے کی ضرورت نہیں ہے میرے بھائیو۔ بہتر یہی ہے کہ اس وقت کچھ دیر آرام کر کے سوچتے ہیں۔ غور کرتے ہیں۔ بادل بھی آرہے ہیں۔ پھر اکٹھے مل کر کوئی فیصلہ کریں گے۔"

عنبر نے آسمان کی طرف دیکھا۔ مشرق کی طرف سے کالے کالے بادل اُمڈے چلے آرہے تھے۔

"لگتا ہے بارش کا طوفان آرہا ہے۔" ناگ بولا۔

ماریا کہنے لگی۔

"اسی ویران بارہ دری میں بیٹھے رہتے ہیں۔ دن بھی ڈھل رہا ہے۔ رات اسی جگہ گزاریں گے۔ ہو سکتا ہے صبح کوئی نئی ترکیب سوجھ جائے۔"

بادل دیکھتے دیکھتے آسمان پر چھا گئے۔ اوپر تیز ہوائیں چلنے لگیں۔ پھر بارش شروع ہو گئی۔ دن غروب ہو گیا۔ رات کا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اندھیرا چھا گیا۔ طوفانی ہوائیں اسی طرح چل رہی تھیں، بارش بھی موسلا دھار ہو رہی تھی۔ عنبر ناگ ماریا ویران بارہ دری کی اوٹ میں چھت کے نیچے بیٹھے تھے۔ شہر کی فصیل اور صحرا میں کالا سیاہ اندھیرا چھا رہا تھا۔ بجلی چمکی تو ماریا کو صحرا میں سے دو گھوڑ سوار دوڑتے آتے دکھائی دیئے۔ ماریا نے عنبر اور ناگ کو خبردار کیا۔

"دو گھوڑ سوار شاید ادھر ہی کو چلے آ رہے ہیں"

عنبر اور ناگ اندھیرے میں بھی دیکھ سکتے تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ دو آدمی گھوڑے دوڑاتے چلے آ رہے ہیں۔ ان میں سے ایک نے اپنے آگے گھوڑے پر کوئی بوری ڈال رکھی ہے۔ عنبر بولا۔

"وہ اسی طرف آ رہے ہیں۔ شاید بارش سے کچھ دیر بچنا چاہتے ہیں"

ناگ نے کہا۔

"ہمیں چھپ کر دیکھنا چاہیئے کہ یہ کون ہیں اور انہوں نے اپنے ساتھ یہ بوری کس چیز کی اٹھا رکھی ہے"

عنبر ناگ ماریا جلدی سے بارہ دری سے ہٹ کر شہر کی دیوار کے پاس ایک گھنی جھاڑی کے پیچھے چھپ کر بیٹھ گئے۔ عنبر ناگ ماریا تینوں میں اتنی طاقت تھی کہ گھپ اندھیرے

میں بھی انہیں چیزیں دکھائی دے جاتی تھیں۔ ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی۔ رات گھپ اندھیری تھی۔ دونوں گھوڑ سوار بارہ دری کے پاس آ کر گھوڑوں سے اتر آئے۔ انہوں نے بوری کو بھی گھوڑے سے اتار کر بارہ دری میں رکھ دیا اور خود بھی بارہ دری کی چھت کے نیچے بیٹھ گئے۔ ان کے لباس لمبے کرتے تھے اور سروں پر پگڑیاں لپیٹ رکھی تھیں۔ کمر کے ساتھ تلواریں بھی لٹک رہی تھیں۔ ماریا نے سرگوشی کی۔

"مجھے تو یہ ڈاکو لگتے ہیں"

عنبر نے آہستہ سے کہا "ہاں۔ بوری میں لوٹ کا مال رکھا ہوگا"

ناگ بڑے غور سے بارہ دری کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اتنے میں انہیں گھوڑ سواروں کے باتیں کرنے کی آواز آئی۔ ایک گھوڑ سوار کہہ رہا تھا۔

"گولاشش کو چھوٹے بچے چاہئیں۔ اب ہم جس لڑکے کو اٹھا کر اس کے پاس لے جا رہے ہیں۔ اس کی عمر چودہ سال سے کم نہیں ہے"

دوسرا بولا۔

"اگلی بار چھوٹا بچہ اس کے پاس لے جائیں گے مگر یار وہ ان بچوں کا کرتا کیا ہے؟"

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پہلا بولا۔

"سنا ہے وہ دوسرے ملکوں میں لے جا کر انہیں بیچ دیتا ہے۔ مگر ہمیں اس سے کیا ہمیں تو وہ ایک بچے کے عوض سونے کے دو ہزار سکے دیتا ہے جو اتنے زیادہ ہیں کہ اب ہمیں کہیں ڈاکہ ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے"

دوسرا ڈاکو ہنس پڑا۔ بولا۔

"بالکل ٹھیک کہا تم نے۔ بس ایک لڑکا اغوا کر کے بوری میں بند کیا اور اسے اٹھا کر گولاش کے حوالے کر دیا"

پہلا ڈاکو کہنے لگا۔

"یہ بارش تو رکتی نظر نہیں آتی اور ابھی ہمیں پانچ کوس سفر کرنا ہے۔ میرا خیال ہے ہمیں رکنے کی بجائے یہاں سے نکل جانا چاہیئے۔ لڑکا بھی بے ہوش ہے۔ کہیں اس کا سانس ہی نہ رک جائے"

"تو چلو۔ اٹھو پھر چلتے ہیں"

دونوں ڈاکو اٹھے اور بوری کو اٹھا کر گھوڑے پر رکھنے لگے۔ عنبر ناگ ماریا نے یہ سب کچھ سن لیا تھا۔ عنبر آہستہ سے

کہنے لگا۔

"یہ تو کسی معصوم لڑکے کو اغوا کر کے لائے ہیں"

ناگ نے سرگوشی کی۔

"میں ابھی ان دونوں کو ہلاک کر دیتا ہوں"

ماریا نے سرگوشی میں کہا۔

"نہیں ناگ۔ ہمیں ان کے ٹھکانے کا پتہ چلانا چاہیے۔ اصل مجرم وہ گولاشی نامی بردہ فروش ہے۔ ہو سکتا ہے وہاں دوسرے بچے بھی قید میں پڑے ہوں"

ماریا نے آہستہ سے کہا۔

"میں ان کا پیچھا کرتی ہوں۔ تم اسی جگہ رہنا۔ میں ابھی گولاش کے ٹھکانے کا پتہ چلا کر آتی ہوں۔ پھر اس سے بھی نمٹ لیں گے"

اتنی دیر میں دونوں ڈاکو گھوڑ سوار گھوڑوں پر بیٹھ کر صحرا کی کالی بارش والی رات میں شمال کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔

ماریا نے عنبر ناگ سے کہا

"میں جا رہی ہوں۔ تم اسی جگہ میرا انتظار کرنا"

ماریا اس کے ساتھ ہوا میں اچھلی اور تاریک فضا میں تیرتی ہوئی گھوڑ سواروں کے سروں پر جا پہنچی۔ دونوں گھوڑے صحرائی راستے پر سرپٹ دوڑ رہے تھے۔ ماریا ان کے اوپر ساتھ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ساتھ ــــ اُڑی جا رہی تھی۔ گھوڑ سوار سورپہ شہر سے دور نکل گئے۔ شہر کی دیوار ریت کے اونچے ٹیلوں کے پیچھے چھپ گئی تھی۔ ہلکی ہلکی بارش اسی طرح ہو رہی تھی۔ صحرا میں کافی دُور آنے کے بعد ماریا کو دُور ایک جگہ دھیمی سی روشنی نظر آئی۔ گھوڑ سوار اس روشنی کی طرف بڑھ رہے تھے۔ ماریا ان کے ساتھ تھی۔ یہ روشنی ایک مشعل کی تھی، جو صحرا میں کھجور کے درختوں کے ایک چھوٹے سے باغ میں بنی ہوئی حویلی کے دروازے پر جل رہی تھی۔

گھوڑ سوار باغ میں داخل ہو گئے۔ انہوں نے گھوڑوں کو ایک طرف باندھا۔ بوری کو اٹھا کر ایک ڈاکو نے کاندھے پر ڈالا اور حویلی کے پچھلے دروازے پر آ کر تین بار کنڈی کھٹکھٹائی۔ ایک سیاہ فام حبشی نے دروازہ کھولا۔ اور ڈاکو پہچاننے کے بعد بولا

"جس کمرے میں جایا کرتے ہو وہاں جا کر بیٹھ جاؤ۔ میں مالک کو اطلاع کرتا ہوں۔"

ڈاکوؤں نے مسکرا کر سر ہلائے اور بوری اٹھائے اندر داخل ہو گئے۔ ماریا بھی خاموشی سے ان کے ساتھ ہی حویلی میں داخل ہو گئی۔ آگے چند سات سیڑھیاں اتر کر ایک تہہ خانہ آ گیا جو کافی کھلا تھا اور جہاں فرش پر قالین بچھے تھے اور گاؤ تکیے لگے تھے۔ شمع روشن تھی۔ دونوں ڈاکوؤں نے بوری کو قالین پر ڈال کر اس کا منہ کھول دیا۔ اور اندر سے تیرہ چودہ برس کے بے ہوش

لڑکے کو نکال کر قالین پر لٹا دیا۔

"یہ ابھی ہوش میں نہیں آیا۔" ایک ڈاکو بولا۔

دوسرے نے قالین پر آرام سے بیٹھتے ہوئے کہا

"ابھی آ جائے گا ہوش میں۔"

ماریا ان کے پیچھے ایک طرف کھڑی لڑکے کو دیکھ رہی تھی۔ لڑکا کسی غریب آدمی کا بیٹا لگتا تھا۔ اس کا لباس میلا کچیلا تھا مگر اس کی شکل بڑی پیاری تھی۔ سر کے بال بھی گھنگھریالے تھے۔ ڈاکو نے بے ہوش لڑکے کے گھنگھریالے بالوں میں ہاتھ پھیرا اور بولا۔

"بس گولاش کہتا ہے کہ مجھے تو گھنگھریالے بالوں والے صحت مند بچے چاہئیں۔"

دوسرا ڈاکو جو قالین پر لیٹا ہوا تھا بولا۔

"بھئی وہ آگے جہاں ان بچوں کو فروخت کرتا ہے وہاں گھنگھریالے بالوں والے بچوں کی مانگ زیادہ ہوگی۔"

پہلا ڈاکو قالین پر نیم دراز ہو گیا۔ کہنے لگا۔

"بھئی ہمیں اس سے کیا۔ گھنگھریالے بال ہوں یا بال بالکل نہ ہوں۔ ہمیں تو سونے کے سکوں سے غرض ہے۔"

اتنے میں پردہ ہٹا اور ایک چھوٹے قد کا پہلوان قسم کا آدمی جس نے لمبا جبہ پہن رکھا تھا۔ بڑی بڑی مونچھوں پر ہاتھ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پھیرتا اندر داخل ہوا۔ اسے دیکھ کر دونوں ڈاکو اُٹھ کر بیٹھ گئے۔ ایک ڈاکو قالین پر بے ہوش پڑے لڑکے کی طرف اشارہ کر کے بولا۔

"گولاش! یہ دیکھو تمہارے لیے گھنگھریالے بالوں والا لڑکا چھین کر لائے ہیں۔ اس بار"

"مگر تم بڑے لڑکے کیوں لاتے ہو؟ میں نے تمہیں ہزار بار کہا ہے کہ مجھے پانچ پانچ چھ چھ سال کے بچے چاہئیں۔ اگر تم پھر بڑا لڑکا لائے تو میں ایک سکہ بھی نہیں دوں گا۔ آئندہ میرے لیے چھ سال کی عمر کے بچے اغوا کر کے لاؤ۔ اور ہاں ان کے بال ضرور گھنگھریالے ہونے چاہئیں"

دونوں ڈاکوؤں نے ایک ساتھ کہا۔

"ایسا ہی ہو گا گولاش"

گولاش نے تالی بجائی۔ دو حبشی غلام پردے کے پیچھے سے نمودار ہوئے۔ ان میں سے ایک کے ہاتھ میں چمڑے کی تھیلی تھی۔ گولاش نے وہ تھیلی لے کر ڈاکوؤں کی طرف اچھالی اور کہا۔

"اس میں تم دونوں کی رقم موجود ہے۔ اب خاموشی کے ساتھ حویلی میں سے نکل جاؤ۔ اور خبردار دن کے وقت کبھی ادھر کا رخ مت کرنا"

"ہم جانتے ہیں گولاش۔ تم بے فکر رہو"

یہ کہہ کر دونوں ڈاکو جدھر سے آئے تھے ادھر ہی سے تہہ خانے سے باہر نکل گئے۔ ماریا تہہ خانے میں ایک طرف کھڑی یہ سب کچھ سن رہی تھی۔ پہلے تو اس نے سوچا کہ ان دونوں ڈاکوؤں کو ختم کر دے تاکہ یہ پھر کسی بچے کو اغوا کر کے یہاں نہ لا سکیں۔ پھر اسے خیال آیا کہ ان ڈاکوؤں کی بجائے خود گولاش کو ختم کر دینا چاہیے۔ یہ نہیں رہے گا تو ڈاکوؤں کو بھی بچے اغوا کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی مگر ماریا پہلے یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ گولاش کے پاس اور کتنے معصوم بچے ہیں اور وہ اس نے کہاں رکھے ہوئے ہیں۔ اس لیے وہ تہہ خانے میں ہی کھڑی رہی۔

گولاش نے ڈاکوؤں کے جانے کے بعد حبشی غلاموں سے کہا۔

"اس بے ہوش بچے کو لے جا کر دوسرے کمرے میں ڈال دو"

حبشی غلاموں نے بے ہوش لڑکے کو اٹھایا اور دوسرے کمرے کی طرف لے گئے۔ گولاش، پردہ اٹھا کر دوسری طرف چلا گیا۔ ماریا اس کے پیچھے پیچھے گئی۔ کیا دیکھتی ہے کہ ادھر ایک شاندار سجا ہوا کمرہ ہے۔ قالین بچھا ہے، دیواروں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پر ریشمی پردے پڑے ہیں۔ پلنگ کے سرہانے صندل کی تپائی پر ایک شمع روشن تھی۔ اس کے پاس ہی زمرد کا ایک خوب صورت مجسمہ فرش پر کھڑا تھا۔ یہ مجسمہ زمرد کا لگتا تھا اور شمع کی روشنی میں ستارے کی طرح چمک رہا تھا۔ ماریا نے ایسا خوبصورت مجسمہ پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ گولاش نے کونے میں لٹکی ہوئی ایک ریشمی ڈوری کو کھینچا۔ کسی دوسرے کمرے میں گھنٹی بجی ہو گی۔ تھوڑی دیر میں پردہ اٹھا اور ایک خوب صورت کنیز اندر داخل ہوئی۔ اس نے جھک کر تعظیم کی اور خاموش کھڑی ہو گئی۔ گولاش نے کہا۔

"کیا وہ لوگ آ گئے ہیں؟"

کنیز نے کہا۔

"جی ہاں مالک، وہ ابھی ابھی آئے ہیں۔"

گولاش نے ایک پل کے لیے کچھ سوچا۔ پھر کنیز کو اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"انہیں کہو کہ ساتھ والے کمرے میں ان کا مال پڑا ہے اُسے اٹھا کر لے جائیں۔"

کنیز سر جھکا کر واپس چلی گئی۔ ماریا نے تھوڑی کر دی۔ وہ گولاش کی نقل و حرکت نوٹ کرتی رہی کہ دیکھیں اس کے بعد وہ کیا کرتا ہے۔ چنانچہ جب وہ دوسرے کمرے میں داخل

ہوئی تو بے ہوش لڑکا وہاں نہیں تھا۔ پُراسرار آدمی اسے اٹھا کر کہیں لے جا چکے تھے۔ ماریا سخت پریشان ہو گئی۔ وہ اس معصوم بچے کو کسی دوسرے ملک لے جا کر فروخت ہونے سے بچانا چاہتی تھی۔ ماریا گولاش سے نہیں پوچھ سکتی تھی۔ کیونکہ اس طرح وہ باقی اغوا کیے ہوئے بچوں کا پتہ نہیں چلا سکتی تھی۔

اس وقت گھر کی کنیز ہی ایسی لڑکی تھی جو ماریا کو بتا سکتی تھی کہ پراسرار آدمی بے ہوش بچے کو لے کر کہاں گئے ہیں۔ کیونکہ ماریا نے حویلی سے باہر آ کر بھی اِدھر اُدھر دیکھا تھا۔ اسے کوئی گھوڑ سوار نظر نہیں آیا تھا۔ اسے محسوس ہوا کہ ضرور اس حویلی کے اندر کوئی خفیہ راستہ ہے جس کے ذریعے پُراسرار آدمی بے ہوش لڑکے کو اٹھا کر لے گئے ہیں۔ ماریا سیدھی حویلی میں اس کمرے میں آ گئی۔ جہاں کنیز اپنے پلنگ پر چادر اوڑھے لیٹی تھی۔ اس کے سرہانے کی جانب ایک گھنٹی لٹک رہی تھی۔ یہی وہ گھنٹی تھی جس کو بجا کر اس کا مالک گولاش اسے بلاتا تھا۔

ماریا سوچنے لگی اسی طرح اچانک کنیز سے بات کی تو وہ ڈر جائے گی۔ کوئی ایسی ترکیب نکالنی چاہیے کہ کنیز ڈرے بھی نہ اور ماریا کو گولاش بردہ فروش کا سارا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

راز بتا دے کہ وہ بچوں کو کس خفیہ جگہ پر رکھتا ہے اور نئے شکار کو اس نے کہاں روانہ کیا ہے۔ ماریا کمرے میں اِدھر اُدھر دیکھنے لگی۔ وہ مایوس ہو چکی تھی کہ اچانک ایک سانپ اس کی مدد کو وہاں پہنچ گیا۔ اس سانپ نے ماریا کو دیکھا تو نہیں تھا مگر اس میں سے اُٹھتی ناگ دیوتا کی ہلکی ہلکی بُو ضرور محسوس کر لی تھی۔ مگر جب اسے ناگ دیوتا بھی وہاں دکھائی نہ دیا تو وہ اپنے بل میں سے نکل کر پلنگ پر لیٹی کنیز کی طرف بڑھا۔

یہ سانپ کنیز کو ڈسنے آیا تھا۔ وہ کنیز کے پلنگ پر چڑھ گیا اور اس کے منہ سے پھنکار نکل گئی۔ کنیز نے آنکھیں کھول دیں۔ اس سے پہلے کہ سانپ کنیز کو ڈستا ماریا نے اسے پکڑ کر دیوار کے ساتھ دے مارا۔ وہ چاہتی تھی کہ کنیز سانپ کو اچھل کر دیوار سے ٹکراتے دیکھ لے۔ کیونکہ اگر وہ سانپ کو اپنے ہاتھ میں اٹھا لیتی تو وہ فوراً غائب ہو جاتا۔

کنیز کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکل گئی۔ ماریا نے کہا۔

"گھبراؤ نہیں بہن۔ میں نے سانپ کو بھگا دیا ہے۔"

اب سانپ کو بھی احساس ہو گیا کہ ناگ دیوتا کی بہن وہاں موجود ہے۔ اس نے اپنی زبان میں معافی مانگتے ہوئے کہا۔

"ناگ دیوتا کی بہن! مجھے معاف کر دینا۔ مجھ سے غلطی

ہو گئی۔"

ماریا نے کہا۔

"یہاں سے نکل جا اور خبردار اگر پھر کبھی اس کنیز کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی دیکھا تو میں تمہیں وہیں جلا کر بھسم کر ڈالوں گی۔"

سانپ بولا۔

"میں جا رہا ہوں۔ پھر کبھی نہیں آؤں گا۔"

کنیز پہلے سانپ کی وجہ سے سہمی بیٹھی تھی اب ایک عورت کی غیبی آواز سُنی تو ڈر کے مارے تھر تھر کانپنے لگی۔ سانپ وہاں سے "رفوچکر" ہو گیا تھا۔ ماریا نے جلدی سے کنیز کو تسلی دی اور کہا۔

"مجھ سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں بہن۔ میں کوئی جن بھوت نہیں ہوں۔ میں تمہاری طرح کی زندہ لڑکی ہوں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ میں غائب ہوں۔ اور تم نظر آتی ہو۔ اس وقت میں تمہارے پاس ایک ضروری کام سے آئی تھی کہ یہ سانپ یہاں آ گیا۔ خدا کا شکر ہے کہ تمہاری جان بچ گئی۔ پہلے یہ بتاؤ کہ اب تم مجھ سے ڈرو گی تو نہیں؟"

کنیز ابھی تک سہمی ہوئی تھی مگر ماریا کی ان باتوں سے اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کا خوف کچھ کم ہو گیا۔

ماریا نے کہا۔

"مجھ پر کسی نے جادو کر دیا تھا جس کے بعد میں غائب ہو گئی۔ اب میں تو سب کچھ دیکھتی ہوں مگر کوئی مجھے نہیں دیکھ سکتا مجھے صرف اتنا بتا دو کہ تمہارا مالک بچوں کو اغوا کر کے کہاں فروخت کرتا ہے۔ کیونکہ میں ایک غمزدہ ماں سے مل کر آ رہی ہوں جس کے بچے کو تمہارے مالک گولاشش کے آدمی اغوا کر کے لے گئے ہیں۔ کیا تم دکھی ماں کی مدد نہیں کرو گی؟"

کینز آہستہ سے اٹھی اور ہوا میں تکتے ہوئے بولی۔

"پہلے میں تمہیں کوئی چڑیل سمجھ رہی تھی مگر ایک تو تم نے سانپ سے میری جان بچائی۔ جو ایک چڑیل نہیں کر سکتی۔ پھر تم نے ایسی باتیں کی ہیں کہ مجھے یقین ہو گیا ہے کہ تم بھی میری طرح انسان ہو۔ لیکن کاشش میں تمہیں ان بچوں کا راز بتا سکتی جن کو میرا مالک سونے کے سکے دے کر خریدتا ہے۔"

ماریا نے کینز کے قریب جا کر کہا۔

"اگر تم ایک ماں ہوتیں اور کوئی تمہارے جگر کے ٹکڑے کو اٹھا کر لے جاتا اور اسے دوسرے ملک

میں جا کر فروخت کر دیتا تو تمہارا کیا حال ہوتا؟ ذرا سوچو۔ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بتاؤ۔ تمہارا کیا حال ہوتا؟ تم اگر مجھے بتا دو گی تو کئی ماؤں کے گھر برباد ہونے سے بچ جائیں گے۔"

کینز نے تڑپ کر کہا۔

"آہستہ بولو میری بہن! میں مجبور ہوں اگر میں نے تمہیں کچھ بتا دیا تو دیوتاؤں کا مجھ پر عذاب نازل ہوگا۔"

ماریا نے کہا۔

"کوئی نیک کام کرنے سے کبھی کسی دیوتا کا عذاب نازل نہیں ہوتا۔"

کینز بولی۔

"نہیں نہیں۔ میں ایسا نہیں کر سکتی۔ تم یہاں سے چلی جاؤ۔"

اب ماریا کو بھی غصہ آ گیا۔ اس نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر تم مجھے معصوم بچوں کے بارے میں کچھ نہیں بتاؤ گی تو پھر میں اس سانپ کو تمہاری طرف آنے کا حکم دے دوں گی۔ وہ اس وقت آئے گا۔ جب تم سو رہی ہو گی۔ اور بڑے آرام سے تمہیں ڈس کر ہمیشہ کی نیند سلا دے گا۔"

کینز نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"دیوتاؤں کے لیے ایسا نہ کرنا۔ مجھے سانپ سے نہ ڈسوانا۔"
ماریا نے کہا۔

"تم دیکھ چکی ہو کہ سانپ میرا حکم مانتا ہے، اب جلدی سے بتاؤ کہ تمہارا مالک بچوں کو اغوا کر کے کہاں لے جاتا ہے؟"

کنیز گہرا سانس کھینچ کر اُٹھی۔ اور بولی۔

"تمہارا نام کیا ہے غیبی بہن؟"

"ماریا۔ میرا نام ہے" ماریا نے کہا۔

کنیز نے کہا۔

"تو سنو! میرا مالک بچوں کو اغوا کر کے فروخت نہیں کرتا۔"

"تو پھر کیا کرتا ہے؟" ماریا نے بے اختیار پوچھا۔

کنیز بولی۔

"وہ ——— وہ ——— انہیں۔ ———"

کنیز ایک دم سے چپ ہو گئی۔ "نہیں نہیں میں نہیں بتا سکتی۔ یہ بڑا خطرناک راز ہے۔ میں نہیں بتا سکتی۔"

ماریا غصے کی حالت میں کنیز کی طرف دیکھنے لگی۔ جب اس نے کنیز کو ڈرایا دھمکایا تو وہ بولی۔

"تو سنو۔ میں اس خونی راز سے پردہ اٹھاتی ہوں۔"

یہ خطرناک خونی راز کیا تھا؟

یہ آپ اگلی قسط نمبر ۱۳۷ سرکٹا ناگ میں پڑھیے گا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

عنبر ناگ ماریا کیپٹن اور خلا میں

اے حمید

نیا مکتبہ اقرا
۱۴-بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور-۸

PDFBOOKSFREE.PK